A-PDF Watermark DEMO: Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark
perfect24u.com

مطالعۂ پاکستان

جماعت دہم

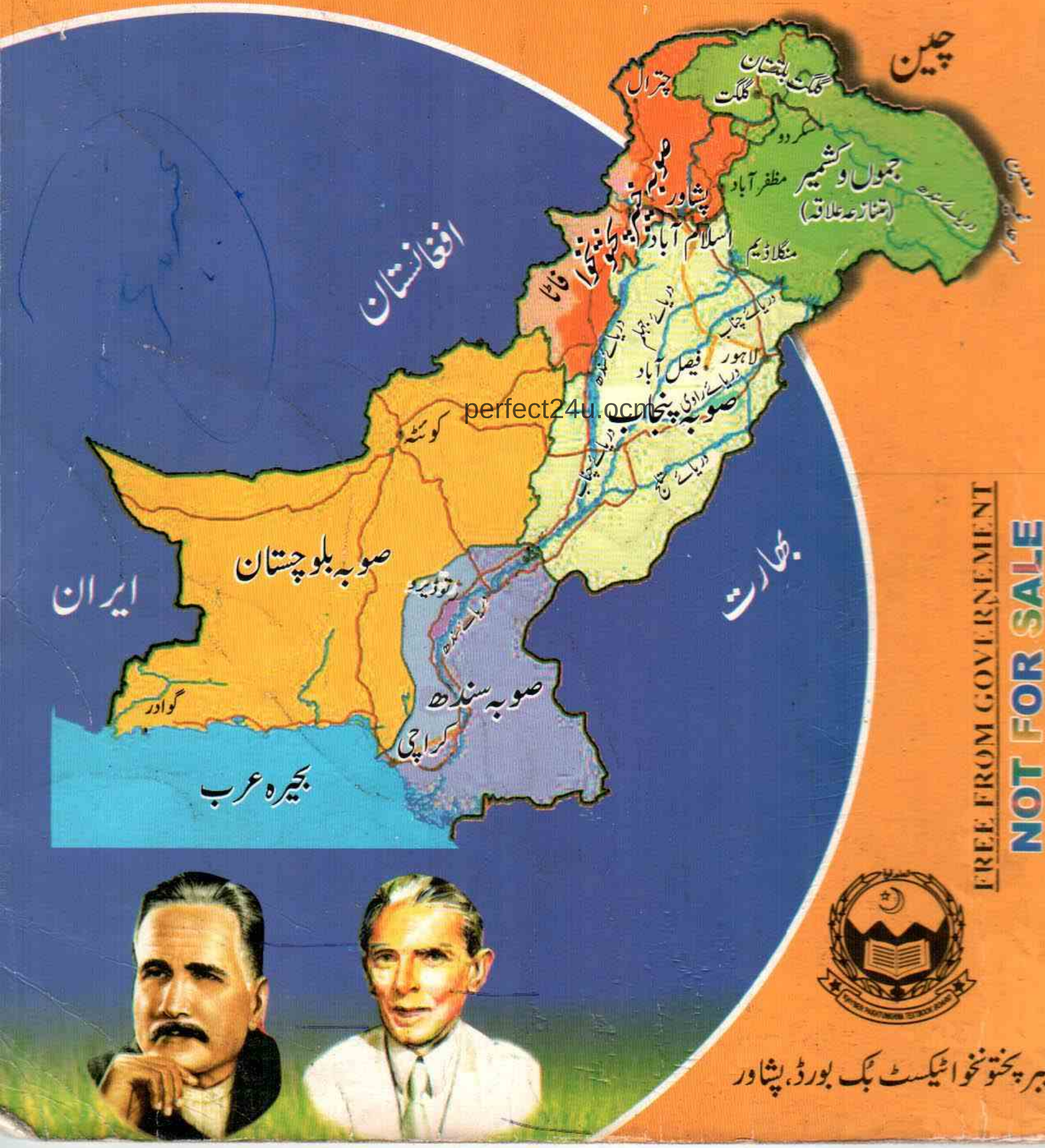

FREE FROM GOVERNMENT
NOT FOR SALE

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

perfect24u.cm

مطالعۂ پاکستان

جماعت دہم

نام = صاحبزادہ حفیظ الرحمٰن

کلاس:- 10thA

مطالعہ پاکستان

perfect24u.ocm

Published by:
Leading Books Publisher

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

perfect24u.cm

جملہ حقوق بحق لیڈنگ بکس پبلشر محفوظ ہیں

منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب) حکومت پاکستان اسلام آباد
نظر ثانی: ڈائریکٹریٹ آف کریکولم اینڈ ٹیچر ایجوکیشن، ایبٹ آباد
بمطابق نصاب 2006
مراسلہ نمبر F.8-5/2011 SSG مورخہ 4 اپریل 2011ء

مؤلفین: آسما خاتون، مس ثانیہ مراد

نگران نظر ثانی کمیٹی: سید بشیر حسین شاہ ناظم، نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

نظر ثانی: مسٹر منیر احمد، لیکچرر، جی ایچ ایس ایس، ایبٹ آباد
مسٹر حامد خان، ایس ایس، جی ایچ ایس ایس، نواں شہر، ایبٹ آباد
مسٹر فضل الرحمان، ایس اس، ڈی سی ٹی ای، ایبٹ آباد
سید رفاقت علی شاہ، ایس ایس ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

مدیر: سید رفاقت علی شاہ، ماہر مضمون خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

طباعت زیر نگرانی:
اصغر علی (چیئرمین)
محمد مطہر (ممبر ای اینڈ پی)
خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ

تعلیمی سال: 2017-18ء
ویب سائٹ: www.kptbb.gov.pk
ای میل: membertbb@yahoo.com
فون نمبر 091-9217889

perfect24u.ocm

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

فہرست مضامین

mid term exam

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	تاریخ پاکستان	1
2	پاکستان اور بیرونی دنیا	42
3	معاشی ترقی	69
4	پاکستان کی آبادی، معاشرہ اور ثقافت	103

perfect24u.ocm

mid term exam

1

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

علم حاصل کرنا ہر مسلمان

مرد اور عورت

پر فرض ہے۔

perfect24u.ocm

(الحدیث)

perfect24u.cm

باب
1

تاریخ پاکستان (حصہ دوم)

حاصلات تعلیم

اس سبق کی اموزش کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- 1971ء تا 1977ء کے دوران ہونے والی اقتصادی اصلاحات کے اہم پہلوؤں کی وضاحت کر سکیں۔
- صنعت، تعلیم، کامرس اور تجارت پر قومیانے کے اثرات پر بحث کر سکیں۔
- 1973ء کے آئین کے اہم پہلوؤں کی نشاندہی کر سکیں۔
- 1977ء تا 1988ء کے دوران اسلامی نظام کے نفاذ کے اہم پہلوؤں کی تفہیم کر سکیں۔
- جونیجو حکومت (1988ء - 1985ء) کی کارکردگی کی وضاحت کر سکیں۔
- افغان جہاد، مہاجرین کے مسئلہ اور پاکستانی معاشرے پر ان کے اثرات کا تجزیہ کر سکیں۔
- بے نظیر حکومت کی کارکردگی پر بحث کر سکیں۔
- نواز شریف حکومت کی کارکردگی پر بحث کر سکیں۔
- پاکستان کے ایٹمی طاقت بننے پر بحث کر سکیں۔
- فوجی اقتدار (12 اکتوبر 1999ء) کے اسباب کی تفہیم کر سکیں۔
- پرویز مشرف کے اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کے عمل بالخصوص مقامی حکومت خود اختیاری کی تعریف کر سکیں۔
- انتخابات 2002ء اور جمہوریت کی بحالی پر بحث کر سکیں۔
- روشن خیالی، اعتدال پسندی کی تعریف کر سکیں۔
- مشرف دور میں نج کاری اور صنعتی ترقی کو بیان کر سکیں۔
- نج کاری کے اثرات بیان کر سکیں۔
- پرویز مشرف اور شوکت عزیز کے متعارف کردہ معاشی اصلاحات پر بحث کر سکیں۔

perfect24u.com

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

پس منظر

جنرل یحییٰ خان نے 1970ء میں جو انتخابات کرائے تھے اس میں دو سیاسی پارٹیاں واضح طور پر سامنے آئیں۔ مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ نے واضح اکثریت حاصل کی اور مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی نے۔ لیکن دونوں پارٹیوں میں اختلافات پیدا ہوگئے اور دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان علیحدہ ہوا۔ اس کے بعد جنرل یحییٰ خان اپنے عہدے سے مستعفی ہوئے اور حکومت کی باگ ڈور پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو کے حوالے کی۔

ذوالفقار علی بھٹو کا دورِ حکومت (1971ء-1977ء)

ذوالفقار علی بھٹو نے 20 دسمبر 1971ء کو ملک کے پہلے سویلین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے اقتدار سنبھالا۔ 20 اپریل 1972ء تک ملک میں مارشل لاء نافذ رہا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے نہایت ہی نازک وقت میں اقتدار سنبھالا تھا۔ انہیں بے پناہ مشکلات کا سامنا تھا۔ 1971ء کی جنگ میں 93 ہزار سے زیادہ افراد کو بھارت نے جنگی قیدی بنالیا تھا۔ ان میں فوجی بھی تھے اور مغربی پاکستان کے شہری بھی۔ نئی حکومت کو ان کی رہائی کے لیے حکمت عملی بھی بنانی تھی اور اقدامات بھی کرنے تھے۔ عوام میں مایوسی پھیلی ہوئی تھی۔ نئی حکومت کو ان کی مایوسی دور کرنا اور ان میں تعمیر نو کا عزم پیدا کرنا تھا۔ ایسے حالات میں عوام کا تعاون حاصل کرنا خاصا مشکل تھا۔

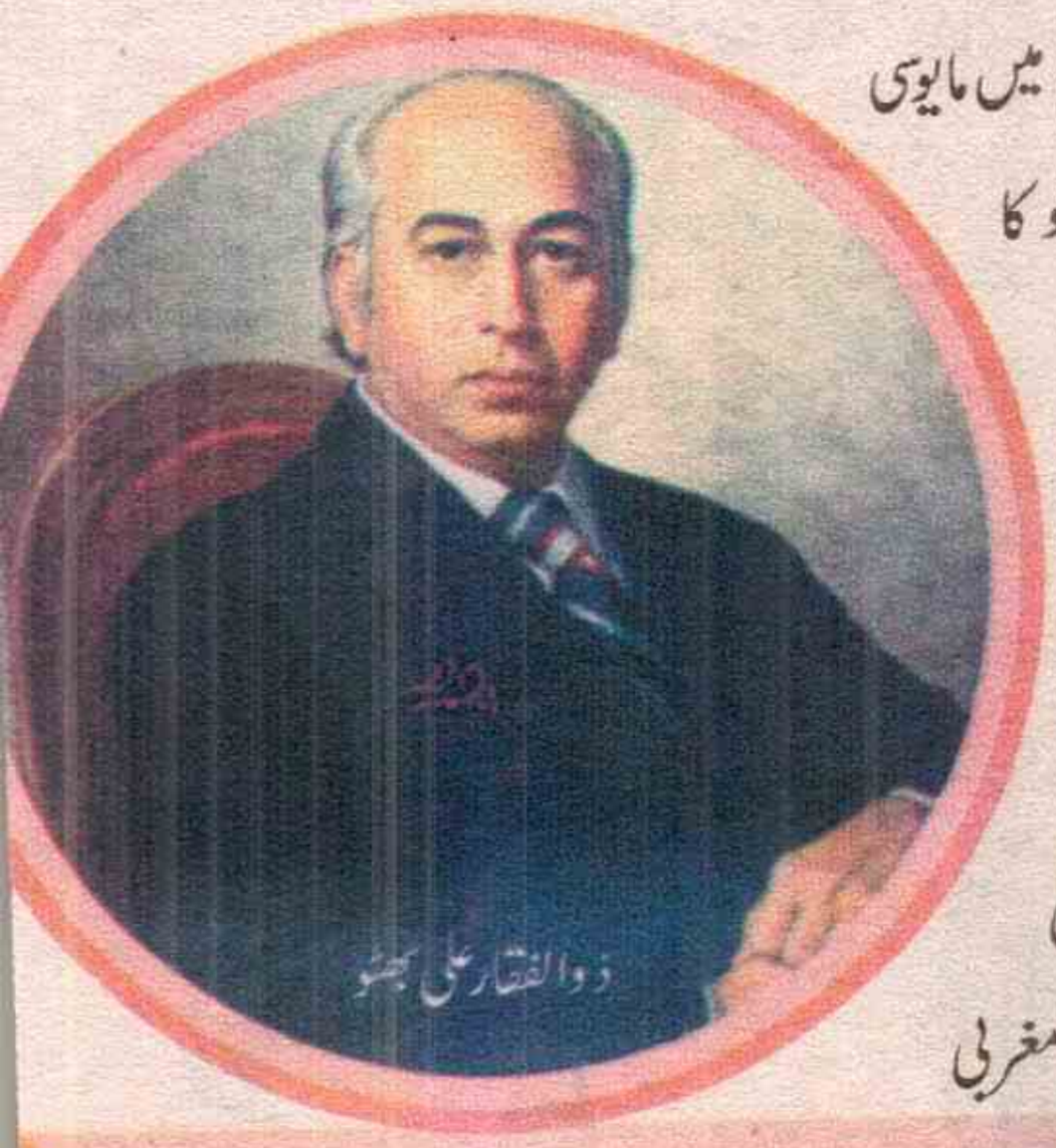
ذوالفقار علی بھٹو

بحیثیت چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر ذوالفقار علی بھٹو کے اختیارات لامحدود تھے۔ ان اختیارات کو استعمال میں لاتے ہوئے بھٹو نے چاروں صوبوں میں اپنے نمائندوں کو گورنر منتخب کیا۔ ممتاز علی بھٹو کو سندھ کا، حیات محمد خان شیر پاؤ کو خیبر پختونخوا (سابقہ شمال مغربی

perfect24u.cm

سرحدی صوبہ) کا، غلام مصطفیٰ کھر کو پنجاب کا اور غوث بخش رئیسانی کو بلوچستان کا گورنر مقرر کیا۔

ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے دسمبر 1971ء میں تمام ریاستوں کے نوابوں کے جیب خرچ اور وظائف و مراعات ختم کر دینے کا اعلان کر دیا اور سرمایہ دار خاندانوں کے پاسپورٹ ضبط کیے تاکہ وہ سرمایہ باہر منتقل نہ کر سکیں۔ مارچ 1972ء میں بدعنوانی کے الزامات کی بنا پر تین سو تیرہ (313) سے زائد سرکاری ملازمین کو نااہل قرار دے کر برطرف کر دیا گیا تاکہ نوکر شاہی (Bureaucracy) کو قواعد و ضوابط کا پابند بنایا جا سکے۔

بھٹو حکومت کی اصلاحات Test

ذوالفقار علی بھٹو نے جب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے اقتدار سنبھالا تو ان کی کوشش یہ تھی کہ وہ اپنے وسیع اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اپنے منشور کی روشنی میں اصلاحات نافذ کریں۔ جب وہ وزیر اعظم بن گئے تو انہوں نے مندرجہ ذیل اصلاحات نافذ کیں۔

perfect24u.ocm

1. معاشی اصلاحات

ذوالفقار علی بھٹو نے پیپلز پارٹی کے منشور کے مطابق معاشی اصلاحات نافذ کیں۔ عوام کو اشیاء ضرورت کی قیمتوں میں رعایت (Subsidy) دی۔ کاشتکاروں کو کھاد، بیج اور ٹریکٹر رعایتی نرخوں پر فراہم کیے۔ کاشتکاروں سے فصل خریدنے پر امدادی قیمت دی گئی۔ ملازمین کی تنخواہوں اور مراعات پر نظر ثانی کی۔ ملازمین کے بے شمار سکیلوں میں یکسانیت پیدا کر کے 22 سکیل کر دیے گئے۔ ملازمین کو قرضے کی سہولت فراہم کی گئی۔ پنشن کی شرح میں اضافہ کیا گیا۔

کم تنخواہ پانے والے ملازمین کے بچوں کی فیس معاف کی گئی۔ ملازمین کی تفریحی سہولتوں میں بھی اضافہ کر دیا گیا۔ فوت ہو جانے والے پنشنر کی بیوہ کو پنشن کی سہولت دے دی گئی۔ پولیس فورس کے لیے بھی دیگر ملازمین کی طرح متعدد سہولتوں اور مراعات کا اعلان کیا گیا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

2. لیبر اصلاحات

ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت میں پہلی مرتبہ مزدوروں کے لیے قانون سازی کی گئی۔ اس میں مزدوروں اور کارکنوں کے بنیادی حق کو اولیت دی گئی اور مزدوروں کو مراعات دی گئیں ۔ سرمایہ داروں کے ہاتھوں مزدوروں کے استحصال کو روکنے کی کوشش کی گئی۔ مزدوروں کو

میڈیکل کی سہولت اور زخمی ہونے پر معاوضہ دیا گیا۔ مزدوروں کے لیے بونس کی ادائیگی لازمی قرار دی گئی۔ اوورٹائم کی سہولت دی گئی۔ مزدور تحریک اور ٹریڈیونین کے نظام کو بھی زیادہ تحفظ دیا گیا۔ مزدوروں کیلئے بڑھاپے کی پنشن اور اجتماعی بیمہ لازمی قرار دیا گیا۔ بلاوجہ برخاست کرنے پر پابندی لگادی گئی۔

3. صنعتیں

1972ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے بعض صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا گیا جن میں فولاد اور لوہے کی صنعت، بھاری انجنیئر نگ کی صنعت، دھاتوں کی بنیادی صنعت، موٹرگاڑیوں اور ٹریکٹر کے پرزوں کو جوڑنے کے پلانٹ (Assembling plant) ، بجلی کا سامان بنانے کی صنعت، گیس اور تیل صاف کرنے کے کارخانے شامل تھے۔ اس طرح ان صنعتوں سے متعلق 20 بڑے بڑے کارخانے سرکاری انتظام میں دیئے گئے۔ 16 جنوری 1972ء کو مزید گیارہ صنعتی اداروں کو سرکاری کنٹرول میں لے لیا گیا ۔ اس قومیانے (Nationalisation) کی پالیسی کے تحت غیر ملکی سرمایہ کو تحفظ دیا گیا اور وہ ادارے جو غیر ملکی سرمایہ سے چل

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کچھ اعلیٰ تعلیمی ادارے جن کا معیار تعلیم بہت بلند تھا اس پالیسی سے مستثنیٰ تھے جس کی وجہ سے طبقاتی فرق وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔

6. زرعی اصلاحات

یکم مارچ 1972ء کو بھٹو حکومت نے مندرجہ ذیل زرعی اصلاحات نافذ کرنے کا اعلان کیا۔

- حد ملکیت 500 ایکڑ نہری اور 1000 ایکڑ بارانی سے کم کر کے 150 ایکڑ نہری اور 300 ایکڑ بارانی مقرر کی گئی۔
- زائد زمین جاگیرداروں اور زمینداروں سے بلامعاوضہ حاصل کر کے مزارعین میں تقسیم کی گئی۔
- مزارعین کی بے دخلی پر پابندی لگا دی گئی اور اب صرف بٹائی کا حصہ ادا نہ کرنے، لگان ادا نہ کرنے یا زرعی ضروریات کو پورا نہ کرنے کی صورت میں بے دخلی ممکن تھی۔

perfect24u.ocm

- مزارعین کو زمین کی فروخت کی صورت میں حقِ شفعہ دے دیا گیا۔
- بیج مہیا کرنا، لگان اور آبیانہ کی ادائیگی مالکان کے ذمہ قرار پائی۔

1977ء کے انتخابات سے پہلے 5 جنوری 1977ء کو بھٹو نے دوسری زرعی اصلاحات کا اعلان کیا تاہم ان اصلاحات کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔

1973ء کا آئین

اپریل 1972ء میں ملک میں مارشل لاء ختم کر کے ایک عبوری آئین نافذ کیا گیا۔ جبکہ ملک کیلئے مستقل آئین کی تیاری کیلئے منتخب ارکان اسمبلی میں سے 25 ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی جس میں تمام بڑی سیاسی جماعتوں کو نمائندگی دی گئی۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

رہے تھے، سرکاری تحویل میں نہیں لیے گئے۔ صنعتی اصلاحات کا یہ نتیجہ نکلا کہ ملکی معیشت پر حکومت کی گرفت زیادہ مضبوط ہوگئی۔ لیکن سرمایہ داروں کو چونکہ تحفظ حاصل نہیں رہا تھا اس لیے نجی شعبہ میں سرمایہ کاری کی رفتار کم ہوگئی۔

4. بیمۂ زندگی اور بینک

بیمۂ زندگی کا کاروبار کرنے والی تمام کمپنیوں کو 19 مارچ 1972ء کو قومی ملکیت میں لیا گیا اور ان تمام کو ملا کر نومبر 1972 میں سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن کا نام دیا گیا۔ 19 مئی 1972ء کو ایک صدارتی حکم کے ذریعے تمام بینک قومیائے گئے اور ان کا کنٹرول سٹیٹ بینک آف پاکستان کے حوالے کیا گیا۔ تاہم اس اقدام سے ان کے کارکنوں کی کارکردگی کا معیار گر گیا۔

perfect24u.com

5. تعلیمی اصلاحات

تعلیمی سہولیات ایک عام آدمی تک پہنچانے کی غرض سے بھٹو کی حکومت نے تعلیمی اداروں کو قومیا لیا۔ جو سکول قومیا لئے گئے تھے ان میں تعلیم مفت کر دی گئی۔ تاہم یہ پالیسی اپنے

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

پاکستان کی نئی جمہوری حکومت نے ملک کو ایک نیا وفاقی پارلیمانی طرز کا آئین دیا۔ یہ تحریری آئین ہے۔ یہ آئین اصل معنوں میں ایک اسلامی جمہوری ریاست کا آئین ہے۔ پہلی مرتبہ اس آئین کے تحت دو ایوانی مقنّنہ قائم ہوئی۔ قومی اسمبلی میں آبادی کے لحاظ سے جبکہ سینٹ میں چاروں صوبوں کو مساوی نمائندگی دی گئی۔ اس آئین میں صوبوں کو صوبائی خودمختاری حاصل تھی مگر اس کے لیے حدود واضح تھیں اور یہ پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کا متفقہ دستور ہے۔ 1973ء کا یہ آئین 14 اگست 1973ء کو ملک میں نافذ ہوا۔

1973ء کے آئین کی اہم دفعات

1973ء کے آئین کی اہم دفعات درج ذیل ہیں:

1. وفاقی آئین:

perfect24u.ocm

یہ آئین وفاقی ہے۔ جس کی رو سے ملک چار صوبوں، وفاقی دارالحکومت اسلام آباد، وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقوں (فاٹا) اور شمالی علاقوں پر مشتمل ہے۔

2. تحریری آئین:

1973ء کا آئین سرکاری طور پر تحریری شکل میں موجود ہے۔

3. پارلیمانی:

یہ آئین پارلیمانی ہے۔ وزیراعظم اور اس کی کابینہ کے ارکان پارلیمنٹ سے لیے جاتے ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

4. دو ایوانی مقنّنہ:

مرکزی مقنّنہ دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔ ایوان زیریں کو قومی اسمبلی اور ایوان بالا کو سینٹ کہا جاتا ہے۔ قومی اسمبلی میں صوبوں کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی دی گئی ہے جبکہ سینٹ میں تمام صوبوں کو مساوی نمائندگی دی گئی ہے۔

5. بنیادی حقوق:

1973ء کے آئین میں عوام کو بنیادی حقوق دیئے گئے ہیں۔ مقنّنہ کو ایسی قانون سازی کا اختیار حاصل نہیں جو آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق سے متصادم ہو۔

6. ترمیم کا طریقہ کار:

perfect24u.ocm

آئین کے مطابق آئینی ترمیم کا مسودہ کسی بھی ایوان میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ دونوں ایوانوں میں اس مسودے (بل) کے لیے کل ارکان کی دوتہائی اکثریت سے منظوری لینا لازمی ہے۔ یہ آئین نہ تو زیادہ استوار ہے اور نہ زیادہ لچکدار۔

7. آزاد عدلیہ:

1973ء کے آئین میں عدلیہ کی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے اور اس میں اعلیٰ عدالتوں میں جج صاحبان کی تقرری اور برطرفی کے لیے ایک طریقہ کار موجود ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

8. بلاواسطہ انتخابات:

اس آئین کے تحت قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے ہر پانچ سال بعد عام انتخابات منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ انتخابات بلاواسطہ ہوتے ہیں۔

9. قومی زبان:

اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ اس بات کی بھی ضمانت دی گئی ہے کہ علاقائی زبانوں کی ترویج اور ترقی کے لیے کام کیا جائے گا۔

ریاستی پالیسی کے رہنما اصول:

perfect24u.ocm

1973ء کے آئین میں ریاستی پالیسی کے نمایاں اصولوں کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

1. پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے خاطر خواہ سہولتیں فراہم کی جائیں۔ ایسے اقدامات کیے جائیں کہ وہ قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ کو سمجھ سکیں اور اس پر عمل کر سکیں۔
2. قرآن مجید کی تعلیم لازمی قرار دی جائے اور حکومت اس بات کا خیال رکھے کہ قرآن مجید کی طباعت غلطیوں سے پاک ہے۔
3. ملک میں اسلام کا ضابطہ اخلاق نافذ کیا جائے۔
4. زکواۃ اور اوقاف سے متعلق امور کا مناسب انتظام کیا جائے۔

NOT FOR SALE

my name is Hafeez-ur-Rahman

perfect24u.cm

5. ایسی پالیسیاں ترتیب دی جائیں جن سے قبائلی، علاقائی اور صوبائی تعصّبات کی حوصلہ شکنی ہو۔ پسماندہ لوگوں کی تعلیمی اور معاشرتی ترقی کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔
6. زندگی کے ہر شعبے میں عورتوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی لی جائے۔ شادی بیاہ اور عائلی زندگی کو ضروری تحفظ دیا جائے۔
7. اقلیتوں کے حقوق کی مناسب نگہداشت کی جائے۔
8. تمام شہریوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے یکساں مواقع فراہم کیے جائیں۔
9. شہریوں کے معیار زندگی کو بلند کیا جائے اور دولت کو چند ہاتھوں میں نہ سمٹنے دیا جائے۔
10. شہریوں کے مابین مذہب، نسل یا جنس کا امتیاز ختم کیا جائے۔ حکومت بے سہارا لوگوں کی کفالت کرے۔
11. اسلامی اتحاد کو فروغ دینے کے لیے حکومت مسلم ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کے لیے مناسب اقدامات کرے۔

perfect24u.ocm

1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات:

1. آئین کے افتتاحیہ میں کہا گیا ہے کہ پوری کائنات کی حاکمیت اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ پاکستان کے عوام حاکمیت کے اختیارات کا استعمال ایک مقدس امانت کے طور پر کریں گے۔
2. آئین کے تحت ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔
3. 1973 کے آئین کے مطابق اسلام کو ملک کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔
4. آئین کے تحت صدر اور وزیر اعظم کے لیے مسلمان ہونے کی شرط رکھی گئی۔

perfect24u.cm

5. ملک میں کوئی نیا قانون اسلام کے منافی نہیں بنایا جائے گا اور مروجہ قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنانے کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں گے۔
6. پاکستان کے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو قرآن وسنت کے مطابق ڈھال سکیں۔
7. 1973 کے آئین میں مسلمان کی تعریف کی گئی جس کی رو سے ختم نبوت پر ایمان لانا لازمی ہے۔ اس آئین کی رو سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔
8. آئین میں وعدہ کیا گیا کہ قرآن مجید اور اسلامیات کی تعلیم لازمی قرار دینے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔
9. آئین میں کہا گیا تھا کہ سود، عصمت فروشی، جوا اور شراب کا خاتمہ کیا جائے گا۔
10. اسلامی نظریاتی کونسل قائم کی جائے گی۔ یہ قوانین کو اسلامی بنانے میں قانون ساز اداروں کی رہنمائی کرے گی۔

perfect24u.ocm

جنرل ضیاء الحق کا دور حکومت (1977-88ء)

جنرل محمد ضیاء الحق

بھٹو کی حکومت ختم کرکے جنرل ضیاء الحق نے 5 جولائی 1977ء کو اقتدار سنبھالا اور اس طرح ملک میں مارشل لاء کے ایک اور دور کا آغاز ہوگیا۔ جنرل ضیاء الحق نے 90 دن کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا اس عرصے کے دوران آزادیٔ تحریر وتقریر ختم کرکے سیاسی سرگرمیوں پر مکمل پابندی لگا دی گئی۔ اکتوبر 1977ء میں

perfect24u.cm

عام انتخابات کے التواء اور سیاست دانوں کے احتساب کا اعلان کیا گیا۔ مارچ 1978ء کو لاہور ہائی کورٹ نے سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کو نواب محمد احمد خان کے قتل کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا۔

مارشل لاء کے زیر سایہ جولائی 1978ء کو سول کابینہ نے حلف اٹھایا۔ جس میں مسلم لیگ کے وزراء بھی شامل تھے۔ کچھ عرصہ بعد پاکستان قومی اتحاد (PNA) میں شامل بعض جماعتوں کے نمائندوں کو بھی کابینہ میں شامل کرلیا گیا۔ ستمبر 1978ء میں جنرل ضیاء الحق نے صدر پاکستان کا عہدہ بھی سنبھال لیا۔ ملک میں پہلی بار نظام زکوٰۃ وعشر اور حدود آرڈیننس کا نفاذ 80-1979ء میں ہوا۔ ستمبر 1979ء میں ملک میں طویل عرصہ کے بعد بلدیاتی اداروں کے انتخابات منعقد ہوئے۔ مارچ کے بعد اکتوبر 1979ء میں بھی عام انتخابات ایک بار پھر ملتوی ہوئے اور سیاسی پارٹیوں پر پابندی لگا دی گئی۔ 23 مارچ 1981ء کو ملک میں عبوری آئین کا نفاذ ہوا جس نے 1973ء کے آئین کی جگہ لے لی۔

12 اگست 1983ء کو صدر ضیاء الحق نے اپنا آئینی فارمولا پیش کیا جس کے تحت 19 دسمبر 1984ء کو صدارتی ریفرنڈم ہوا جس میں صدر ضیاء الحق نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ 25 فروری 1985ء کو قومی اسمبلی اور 28 فروری کو صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات غیر جماعتی بنیاد پر ہوئے۔ 20 مارچ 1985ء کو محمد خان جونیجو پاکستان کے وزیراعظم بنے۔

صدر جنرل ضیاء الحق نے 30 دسمبر 1985ء کو ملک سے مارشل لاء کے خاتمے کا اعلان کیا۔ جنرل ضیاء الحق نے اپنی حکومت کی افغان پالیسی کی بنا پر دنیا بھر میں اہم مقام حاصل کیا۔ لیکن فوجی اقتدار کی طوالت کی وجہ سے ملک کے سیاسی، سماجی اور معاشی اداروں کو استحکام نہیں مل سکا۔

اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے کوشش

قیام پاکستان کے بعد عوام کی خواہش تھی کہ ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں لایا جائے۔ اس ضمن میں 1977ء میں مختلف سیاسی پارٹیوں نے نظام مصطفیٰ کے قیام کے سلسلے میں بھرپور تحریک چلائی تھی چنانچہ صدر

perfect24u.com

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

پاکستان جنرل ضیاء الحق نے ملک کی باگ ڈور سنبھالنے کے فوراً بعد 10 فروری 1979ء کو ملک میں اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ کا اعلان کیا۔ جسے پاکستان کی تاریخ میں نظام اسلام کے نفاذ کے سلسلے میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن و حدیث میں شراب نوشی، زنا، چوری، اور قذف یعنی الزام تراشی کے لیے جو سزائیں موجود ہیں، ان کے نفاذ کا اعلان کیا۔ اس دور میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے جو اقدامات کیے گئے وہ درج ذیل ہیں۔

1. زکوٰۃ و عشر

20 جون 1980ء کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے ملک میں زکوٰۃ و عشر آرڈیننس نافذ کیا۔ اس کی رو سے حکومت کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ بینکوں میں جمع شدہ رقوم پر ڈھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ کاٹ سکتی ہے۔

2. زکوٰۃ فاؤنڈیشن

perfect24u.ocm

وفاقی حکومت نے فروری 1982ء میں نیشنل زکوٰۃ فاؤنڈیشن قائم کی۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد مستحقین زکوٰۃ کی تربیت ہے تاکہ وہ ہمیشہ زکوٰۃ پر انحصار نہ کریں۔ اس مقصد کے لیے ابتدائی طور پر دس کروڑ روپے مختص کیے گئے۔

3. وفاقی شرعی عدالت

اسلامی نظام کے نفاذ کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے 1973ء کے آئین میں ترمیم کی گئی جس کے ذریعے ہر ہائی کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل ایک شریعت بنچ اور سپریم کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل ایک اپیلٹ شریعت بینچ قائم کیا گیا۔ اس عدالت کو بجا طور پر اختیارات حاصل تھے کہ وہ کسی بھی قانون کو جو اسلامی حوالے

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

سے درست نہ ہو یکسر ختم کردے۔ شریعت بینچوں کا فیصلہ صدر مملکت سمیت ہر ایک کے لیے ماننا لازم قرار دیا گیا البتہ سپریم کورٹ کی اپیلٹ شریعت بینچ کے فیصلے کے خلاف حکومت اپیل کر سکتی تھی۔

4. خلفائے راشدین، اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کی سزا

حکومت نے آئین کی دفعہ 298 میں ترمیم کردی جس کے تحت خلفائے راشدین، اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو تین سال قید بامشقت یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ایک ساتھ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

5. مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کی لازمی تعلیم

وفاقی حکومت نے تعلیمی اداروں میں بی۔اے اور بی۔ ایس۔سی کی سطح تک اور تمام پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں میں مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کے مضامین کو لازمی قرار دیا۔ البتہ غیر مسلموں کے لیے اس بات کی اجازت دی کہ وہ اسلامیات کے بجائے اخلاقیات کا مضمون اپنے لیے منتخب کر سکتے ہیں۔

perfect24u.ocm

6. احترام رمضان آرڈیننس

1981ء میں صدر جنرل ضیاء الحق نے احترام رمضان کے حوالے سے ایک آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے ہر مسلمان رمضان المبارک میں روزے کے اوقات میں سرعام تمباکو نوشی اور کھانے پینے سے باز رہے گا اور خلاف ورزی کی صورت میں تین ماہ قید یا جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا مستحق ہوگا۔ 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے نظام صلوٰۃ کے قیام کے سلسلے میں بھی ہدایت نامہ جاری کیا۔

SALE NOT FOR

perfect24u.cm

7. وفاقی محتسب

احتساب اسلامی معاشرے کا ایک اہم حصہ ہے جس کا مقصد انصاف اور قانون کی بالادستی قائم کرنا، مساوات قائم کرنا ہے تاکہ عوام کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے جون 1981ء میں جنرل محمد ضیاء الحق نے وفاقی محتسب کے ادارے کے قیام کا اعلان کیا۔ وفاقی محتسب کا عہدہ غیر جانبدار اور غیر سیاسی ہے۔ اس عہدے کی میعاد چار سال ہے۔ کوئی شہری اگر کسی سرکاری محکمے یا کسی افسر کے فیصلے، حکم یا کارروائی کے سبب متاثر ہوا ہو تو وہ سادہ کاغذ پر اپنی شکایات لکھ کر وفاقی محتسب کو ڈاک کے ذریعے بھیج کر ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کے لیے درخواست کر سکتا ہے۔

8. مجلس شوریٰ کا قیام

perfect24u.ocm

دسمبر 1981ء میں صدر مملکت جنرل ضیاء الحق نے حکومت اور عوام کے درمیان موثر رابطے کی غرض سے مجلس شوریٰ کے قیام کا اعلان کیا۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کی تعداد 50 تھی۔ مجلس شوریٰ کے فرائض میں شامل تھا کہ وہ ایسے اقدامات کی سفارش کرے جن پر کاربند ہو کر اسلامی معاشرے کے قیام کے بارے میں عوام کی توقعات پوری کی جا سکیں اور نفاذ اسلام کے عمل کو تیز کرنے میں حکومت کی مدد کریں اور ملک میں ایسے حالات پیدا کریں کہ ملک کسی قسم کے بحران کا شکار ہوئے بغیر اپنی اسلامی جمہوری منزل کو طے کر سکے۔

9. بلاسود بنکاری

اقتصادی نظام کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کے لیے صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے بعض اقدامات کا اعلان کیا جس کے تحت تمام بینکوں میں بلاسود بنکاری کا نظام متعارف کرایا گیا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

افغان جہاد اور اس کے اثرات

دسمبر1979ء میں سویت یونین کی ایک لاکھ سے زائد فوج افغانستان میں داخل ہوگئی اور خطرہ تھا کہ وہ پاکستان کی سرحد کی طرف پیش قدمی کرے ۔ جو پاکستان کے لیے خطرہ تھا۔ حکومت نے اس مرحلے پر افغانستان سے آنے والے مہاجرین کے لیے پاکستان کی سرحدیں کھول دینے کا تاریخی فیصلہ کیا۔

سفارتی سطح پر حکومت نے اس جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لیے سب سے پہلے اسلامی ممالک کے ساتھ رابطہ کیا اور1980ء میں اسلامی وزرائے خارجہ کا ہنگامی اجلاس اسلام آباد میں طلب کرلیا۔ امت مسلمہ کے نمائندوں نے افغانستان کی انقلابی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا اور روسی جارحیت کی پرزور مذمت کی۔ افغانستان کے مسئلے کو صرف پاکستان کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ قرار دیا اور افغان مہاجرین کی آمد سے پاکستان پر معاشی بوجھ کو مل کر اٹھانے پر آمادگی ظاہر کی۔

پاکستان کی حکومت ایک طرف افغانستان میں روسی جارحیت کے خاتمے کے لیے کوشاں تھی تو دوسری طرف لاکھوں مہاجرین کی امداد کے لیے سرگرم عمل تھی۔ مہاجرین کے لیے ترقی یافتہ ملکوں نے امداد دینی شروع کردی۔ برطانیہ، مغربی جرمنی اور جاپان نے پاکستان کے بعض قرضے معاف کردیے اور بعض پر سود کی رقم معاف کردی اور مہاجرین کے لیے امدادی اشیاء فراہم ہونا شروع ہوئیں۔ امریکہ کی امداد بھی اڑھائی سال بعد پاکستان پہنچنا شروع ہوگئی۔

perfect24u.com

افغان مجاہدین روایتی ہتھیاروں سے روس کا مقابلہ کر رہے تھے۔ روسی طیاروں کے مقابلے میں افغان مجاہدین کے پاس کسی بھی قسم کے طیارہ شکن میزائل نہ تھے۔ روسیوں کے اچانک ہوائی حملوں سے مجاہدین کو کافی نقصان اُٹھانا پڑتا تھا مگر مجاہدین کے حوصلے پھر بھی پست نہ ہوئے۔

پہلے دو سالوں میں صرف پاکستان ہی افغان جہاد کی ہر لحاظ سے مدد کرتا رہا۔ البتہ بعد میں چین نے روسی ساخت کی بندوقیں مجاہدین کو فراہم کیں۔ اسلامی ممالک خاص طور پر سعودی عرب اور کویت نے پاکستان

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

کو معاشی وسائل فراہم کیے اور عرب دنیا سے بہت سے رضا کار جہاد میں شامل ہونے کے لیے آئے۔ امریکہ نے افغان مجاہدین کو طیارہ شکن توپیں اور سٹنگر (Stinger) میزائل فراہم کئے۔ جن کے پہنچنے سے جنگ کا نقشہ تبدیل ہوگیا اور روسی افواج کے لیے واپسی کے علاوہ کوئی راستہ نہ بچا۔

جنیوا مذاکرات

سویت یونین میں جب میخائیل گورباچوف برسر اقتدار آئے تو انھوں نے افغانستان کے مسئلے پر لچکدار رویہ اختیار کیا۔ پچاس ہزار روسی فوج اور بے پناہ مالی نقصان کے بعد بالآخر روس اس مسئلے سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔ اس طرح دسمبر 1987 میں اقوام متحدہ کے ذریعے اس مسئلے کے حل پر اتفاق کیا گیا اور جینوا مذاکرات کامیاب ہونے لگے۔ 10 جنوری 1988ء کو گورباچوف نے اعلان کیا کہ اگر 15 مارچ تک جینوا مذاکرات کامیاب ہوجائیں تو 15 مئی 1988ء سے روسی افواج کی واپسی شروع ہوجائے گی۔

perfect24u.ocm

اس سلسلے میں وزیراعظم محمد خان جونیجو اور صدر ضیاء الحق کے مؤقف میں واضح اختلاف تھا۔ وزیراعظم جونیجو یکم مارچ تک جینوا معاہدے پر دستخط کرنے کو تیار تھے جبکہ ضیاء الحق کا مؤقف تھا کہ اس مرحلے پر اصل مسئلہ روسی فوجوں کی واپسی نہیں بلکہ عبوری حکومت کا قیام ہے اور اگر افغانستان میں عبوری حکومت قائم نہ ہوئی اور روس افغانستان میں کٹھ پتلی حکومت چھوڑ کر چلا گیا تو افغانستان میں خانہ جنگی شروع ہوجائے گی۔ دوسری بات یہ کہ جنیوا مذاکرات میں افغان مہاجرین کو فریق بنانا چاہیے کیونکہ اس کے بغیر 35 لاکھ مہاجرین کی واپسی ممکن نہیں ہوگی۔ ان تمام باتوں کے باوجود جونیجو نے معاہدہ جنیوا پر دستخط کیے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

پاکستانی معاشرے پر افغان مہاجرین کے اثرات

روس اور افغانستان کی جنگ میں لگ بھگ 35 لاکھ افغان ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ ان مہاجرین کو ضروریات زندگی فراہم کرنے کے لیے پاکستانی حکومت نے دن رات ایک کر دیئے۔ عالم اسلام اور دنیا کے باقی ممالک نے بھی مجاہدین اور افغان مہاجرین کی بڑھ چڑھ کر امداد کی۔ پاکستان میں غیر سرکاری تنظیموں (NGO's) کا دور شروع ہوا۔ اس طرح پاکستانی عوام کو روزگار کے مواقع ملے۔ حکومتِ پاکستان کا ان مہاجرین کو پناہ دینا ایک ہمدردانہ فعل تھا مگر ان کی آمد سے یہاں کے معاشرے پر بہت سے منفی اثرات پڑے۔ معیشت کے حوالے سے مہاجرین کی آمد سے پاکستان کی معیشت پر عام اور صوبہ خیبر پختونخواہ پر خاص طور پر منفی اثرات پڑے بیشتر کاروبار افغان مہاجرین کے ہاتھوں میں چلا گیا۔ افغانستان میں مخدوش حالات کے پیش نظر اب بھی پاکستان میں لاکھوں افغان مہاجرین سکونت پذیر ہیں۔

perfect24u.ocm

محمد خان جونیجو کا دور حکومت (1985ء-1988ء)

1985ء میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات چونکہ غیر جماعتی بنیادوں پر ہوئے تھے اس لیے وزیراعظم کی نامزدگی ضروری ہوگئی تھی۔ صدر ضیاء الحق نے 20 مارچ 1985ء کو محمد خان جونیجو کو وزیراعظم بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت محمد خان جونیجو سندھ سے قومی اسمبلی کے رکن تھے۔ اس ضمن میں صدر نے تمام صوبوں کے ارکان قومی اسمبلی سے ملاقاتیں کیں اور وزارت عظمیٰ کے لیے محمد خان جونیجو کا نام تجویز کر کے ان کی رائے طلب کی جس پر سب نے اتفاق کیا۔ اس طرح 23 مارچ 1985ء کو انہوں نے بحیثیت وزیراعظم پاکستان اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔

محمد خان جونیجو

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

سیاسی جماعتوں کی بحالی

صدر ضیاء الحق ذاتی طور پر سیاسی جماعتوں کے وجود کے خلاف تھے لیکن اس کے باوجود یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ پارلیمانی نظام سیاسی جماعتوں کے بغیر نہیں چل سکتا۔ چنانچہ مرکزی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں سربراہان حکومت نے اپنے اپنے گروپ تشکیل دیے۔ محمد خان جونیجو نے ایوان کے 237 ارکان میں سے 190 ارکان پر مشتمل اپنی پارٹی بنائی اور باقی ارکان نے بھی اپنے آزاد گروپ بنائے۔ سیاسی جماعتوں کی بحالی کا بل نومبر 1985ء کو قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ آزاد گروپ کی مخالفت کے باوجود اسے منظور کرلیا گیا۔ سینٹ نے بھی اس کی توثیق کردی اور صدر کے دستخط سے یہ نافذ ہوگیا۔

مارشل لاء کا خاتمہ

یکم جون 1985ء کو خیبر پختونخوا اسمبلی (سرحد کی این ڈبلیو ایف پی اسمبلی) نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی جس میں مارشل لاء کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا۔ اسی روز پنجاب اور بلوچستان کی اسمبلیوں نے بھی مارشل لاء کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ 10 جون کو قومی اسمبلی کے کچھ ارکان نے مطالبہ کیا کہ مارشل لاء کے خاتمے سے پہلے اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کیا جائے۔ وزیراعظم محمد خان جونیجو نے بھی مارشل لاء اٹھوانے کا مطالبہ کیا جس کی وجہ سے جنرل ضیاء الحق اور وزیراعظم جونیجو میں اختلافات پیدا ہوگئے۔ صدر جنرل ضیاء الحق آٹھویں ترمیم پاس کرنے کی شرط پر مارشل لاء کے خاتمے پر رضامند ہوگئے اور صدر ضیاء الحق نے یکم جنوری 1986ء سے مارشل لاء اٹھالیا۔

perfect24u.com

پانچ نکاتی پروگرام

وزیراعظم محمد خان جونیجو نے 31 دسمبر 1985ء کو اپنے پانچ نکاتی منشور کا اعلان کیا۔ یہ پروگرام چار برسوں پر مشتمل تھا۔ اس پروگرام کے اہم نکات مندرجہ ذیل تھے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

1. نظریہ پاکستان کی بنیاد پر ایک مستحکم اسلامی جمہوری نظام کا قیام۔
2. بے روزگاری کے خاتمے اور عوام کی خوشحالی کو یقینی بنانے کے لیے منصفانہ معاشی نظام کا قیام۔
3. ملک سے ناخواندگی دور کر کے قوم کو جدید سائنسی دور کے لیے تیار کرنا۔
4. بدعنوانی، رشوت اور ناانصافی ختم کر کے عوام کو انصاف اور معاشرتی تحفظ فراہم کرنا۔
5. مضبوط دفاع اور غیر وابستہ متوازن خارجہ پالیسی کے ذریعے ملکی استحکام، قومی سلامتی اور خودمختاری کا تحفظ۔

وزیراعظم نے کچی آبادی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیے۔ کراچی میں تیل اور گیس کی ترقیاتی کارپوریشن کی جانب سے زیر سمندر تیل کی تلاش کے لیے اقدامات کیے گئے۔

صدر ضیاءالحق کو آٹھویں ترمیم کے بعد 1990ء تک وزیراعظم کی نامزدگی کا اختیار حاصل تھا۔ صدر نے سندھ کے مخصوص حالات کے پیش نظر وزیراعظم سندھ سے منتخب کیا تاکہ وہاں کے حالات پر سیاسی طور پر قابو پایا جاسکے۔ مگر جونیجو نے برسراقتدار آ کر مارشل لاء کی جس انداز میں مذمت کی صدر ضیاءالحق کو اس کی توقع نہیں تھی۔ صدر ضیاءالحق نے کابینہ کی تشکیل کے وقت اپنے اعتماد کے بعض وزراء کو اہم شعبوں کی ذمہ داری دی تھی مگر جونیجو نے دو مرتبہ کابینہ کی تشکیل نو کی جس سے ان دونوں میں مزید اختلافات پیدا ہو گئے۔

دوسری طرف افغان جہاد اپنی کامیابی کی منزل پر تھا۔ روس کے لیے افغانستان چھوڑنے کے علاوہ دوسرا راستہ نہ تھا صدر ضیاءالحق کی خواہش تھی کہ جنگ کے خاتمے سے پہلے افغانستان میں مجاہدین کی عبوری حکومت قائم کی جائے مگر وزیراعظم محمد خان جونیجو نے نومبر 1987ء میں وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان کو جو کئی سالوں سے اس مسئلے کے نشیب و فراز سے آگاہ تھے وزارت خارجہ سے فارغ کر دیا اور یہ شعبہ خود سنبھال لیا۔ پھر افغانستان کے مسئلے اور جنیوا مذاکرات کے بارے میں آل پارٹیز کانفرنس بلائی جس میں پاکستان پیپلز پارٹی سمیت تمام پارٹیوں نے شرکت کی۔

10 اپریل 1988ء کو راولپنڈی میں اوجڑی کیمپ کے اسلحے کے ڈپو میں آگ لگ گئی اور سینکڑوں

SALE NOT FOR SALE

perfect24u.cm

جانیں اور کروڑوں روپوں کی املاک تباہ ہوئیں۔ اس واقعے کی تحقیقاتی رپورٹ پر جنرل ضیاء الحق اور کابینہ میں خلیج بڑھ گئی۔

جونیجو حکومت کی برطرفی

22 مئی 1988ء کو وزیراعظم محمد خان جونیجو کوریا کے دورے پر گئے وہاں پر انھوں نے جمہوریت کی بحالی کے لیے جو بیانات دیئے ان کو بھی فوج کی مذمت کا رنگ دیا گیا۔ 29 مئی کو وزیراعظم کی واپسی ہوئی اور صدر ضیاء الحق نے قومی اور صوبائی اسمبلیاں توڑ دیں۔ صدر ضیاء نے اسمبلیاں توڑنے کے تین جواز بیان کیے۔

1. اسلام کے نفاذ کا عمل رک گیا ہے۔
2. جمہوری عمل سست ہوگیا ہے۔
3. امن وامان کی صورت حال ابتر ہورہی ہے جس سے ملکی سالمیت کو خطرہ ہے۔

perfect24u.ocm

حکومت توڑنے کے اسباب میں جنیوا معاہدے کے سلسلے میں صدر ضیاء کے مشوروں کو یکسر نظر انداز کرنا اور سانحہ اوجڑی کیمپ پر فوج پر سرِعام تنقید کرنا بھی شامل تھا۔

سانحۂ بہاولپور

محمد خان جونیجو کی عہدے سے برطرفی کے بعد صدر ضیاء الحق نے عام انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔ لیکن انتخابات سے پہلے 17 اگست 1988ء کو صدر ضیاء الحق کا طیارہ بہاولپور ایئرپورٹ سے پرواز کے تھوڑی دیر بعد حادثے کا شکار ہوا جس کے نتیجے میں صدر ضیاء الحق سمیت 30 افراد جاں بحق ہوگئے۔ اس وقت کے سینٹ کے چیئرمین غلام اسحاق خان ملک کے ساتویں صدر بنے اور مرزا اسلم بیگ ملک کے نئے چیف آف آرمی سٹاف مقرر ہوئے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

بے نظیر بھٹو

بے نظیر بھٹو کی حکومت کے ادوار

بے نظیر بھٹو کا پہلا دور حکومت (1988 - 90)

1988ء کے عام انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے کامیابی حاصل کی۔ اور آئین کی رو سے یکم دسمبر 1988ء کو صدر پاکستان نے قومی اسمبلی میں زیادہ نشستیں حاصل کرنے پر بے نظیر بھٹو کو حکومت بنانے کی دعوت دی۔ اس طرح ملک میں ایک نئے جمہوری دور کا آغاز ہوگیا۔ بے نظیر بھٹو نے بحیثیت وزیراعظم اپنے عہدے کا حلف 2 دسمبر 1988ء کو اٹھایا اور اپنی نامزدگی کے دس روز بعد 12 دسمبر کو قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرلیا۔ تاریخِ جدید میں یہ پہلا موقع تھا کہ کسی اسلامی ملک کے سربراہ حکومت کے عہدے پر کوئی مسلمان خاتون متمکن ہوئی۔

perfect24u.ocm

اقتدار سنبھالنے کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو نے بطور وزیراعظم اپنی پہلی تقریر میں کہا کہ ہم صلح، آشتی اور محبت کا راستہ اپنائیں گے۔ اتحاد، امن، آزادی اور امید ہمارا پیغام ہوگا۔

امریکہ اور روس کے ساتھ بہتر تعلقات کے لیے کوشش کی گئی۔ تیسری دنیا کے مفادات اور حقوق کی حمایت کی۔ ہندوستان اور پاکستان کی کشیدگی کو کم کیا۔ ایم کیو ایم کے ساتھ معاہدہ کیا۔ پریس کی آزادی کے لیے نیشنل پریس ٹرسٹ کو توڑ کر ٹیلی ویژن اور ریڈیو خودمختار ادارے بنادیے گئے۔ جیلوں میں بند سیاسی قیدیوں کو رہائی بخشی۔ مزدور یونین بھی بحال کردی گئیں۔

ایک عرصہ سے پاک بھارت ایٹمی تنصیبات کو باہم تحفظ نہیں دیا جاسکا تھا اس لیے دونوں ممالک کو یہ خطرہ تھا کہ ایک ملک دوسرے ملک کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ نہ کردے۔ چنانچہ سارک کانفرنس کے موقع پر بھارتی وزیراعظم راجیو گاندھی جب پاکستان آئے تو انہوں نے 31 دسمبر 1988ء کو بے نظیر بھٹو سے مذاکرات کیے جس

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

کے نتیجے میں دونوں ممالک کے وزرائے اعظم نے ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کے معاہدے پر رضامندی ظاہر کی۔ اس معاہدے کے علاوہ ثقافتی وفود کے تبادلے کا معاہدہ اور دوہرے ٹیکسوں کی ادائیگی کے خاتمے کا معاہدہ بھی طے پایا۔

23اپریل1989ء کو وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے پشاور میں پیپلز ورکس پروگرام کا آغاز کیا۔ انہوں نے یہ پروگرام عوام کی فلاح و بہبود کے لیے شروع کیا تاکہ عوام اس کے تحت اپنے مسائل حل کرسکیں۔

نومبر1988ء کے انتخابات کے نتیجے میں مرکز میں پیپلز پارٹی کی اور پنجاب میں اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومتیں قائم ہوئیں لیکن دونوں کے درمیان اختلافات کی وجہ سے محاذ آرائی کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

غلام اسحاق خان

صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے 6 اگست 1990ء کو بے نظیر بھٹو کی حکومت پر بدعنوانی، جمہوری روایات کی پامالی اور اختیارات کے ناجائز استعمال کا الزام لگا کر قومی اسمبلی توڑ دی اور بے نظیر حکومت کو برطرف کردیا۔ انہوں نے غلام مصطفیٰ جتوئی کو نگران وزیراعظم مقرر کیا اور 24 اکتوبر 1990ء کو عام انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔

perfect24u.ocm

بے نظیر بھٹو

صدر فاروق احمد خان لغاری

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

وزیراعظم بے نظیر بھٹو کا دوسرا دور حکومت (1993-96ء)

1993ء کے عام انتخابات میں کامیابی کے بعد 19 اکتوبر 1993ء کو بے نظیر بھٹو نے دوسری مرتبہ وزیراعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ سندھ اور پنجاب میں پیپلز پارٹی نے حکومت بنائی۔ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں نواز شریف اور حلیف جماعتوں نے حکومت قائم کی۔

بے نظیر نے دوسری مرتبہ وزیراعظم بننے کے بعد پہلے کے مقابلے میں زیادہ محتاط اور محفوظ پالیسی اختیار کی انہوں نے وفاقی وزارتیں بنانے میں خاص احتیاط اور ذمہ داری سے کام لیا۔ بے نظیر بھٹو کے وزارت عظمیٰ کے پہلے سال میں بیوروکریسی کے ساتھ رویہ لچکدار رہا اور پریس کی آزادی بھی مثالی رہی۔

بے نظیر بھٹو کی عوامی حکومت نے اندرونی اور بیرونی رکاوٹوں، مشکلات اور مزاحمتوں کے باوجود بھی پاکستان کو ایک باوقار اور خوش حال ملک کے طور پر اجاگر کرنے کے لیے کئی اہم اقدامات کئے۔ اس ضمن میں حکومت کی ترجیحات میں بے روزگاری میں کمی، زرعی شعبے کو اضافہ بجلی کی لوڈشیڈنگ کا خاتمہ، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو صحت کی بنیادی سہولتوں کی فراہمی، منشیات کی روک تھام، جرائم و دہشت گردی کا خاتمہ اور بدلتے ہوئے عالمی منظر کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے ملک کی خارجہ پالیسی کے مقاصد کا ازسرنو تعین کرنا وغیرہ سرفہرست تھے۔ تعلیم کو خاص اہمیت دی گئی اور قومی وسائل کو ترقی دی گئی۔

اس کے ساتھ ساتھ پیپلز پارٹی کی حکومت سندھ اور پنجاب کی طرح خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں بھی اپنی حکومت قائم کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ پیپلز پارٹی نے وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا پیر صابر شاہ کی حکومت ختم کرکے آفتاب شیر پاؤ کو وزیراعلیٰ بنایا۔ بعد میں بلوچستان میں ذوالفقار علی مگسی کی حکومت ختم کرکے وہاں بھی اپنی مرضی کی حکومت قائم کرنے کی کوشش شروع کردی۔ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کے مابین محاذ آرائی اور تصادم کی وجہ سے سندھ میں احتجاج اور ہڑتال کا سلسلہ شروع ہوا لہٰذا امن و امان قائم نہ ہوسکا۔

پیپلز پارٹی نے اپنا پہلا بجٹ جون 1994ء کو قومی اسمبلی میں پیش کیا جس میں 128 ارب روپے کے

perfect24u.com

SALE NOT FOR

perfect24u.cm

نئے ٹیکس لگائے گئے جس سے عوام سراپا احتجاج بن گئے۔

26 جون 1996ء کو سپریم کورٹ نے بلدیاتی ادارے بحال کیے۔ لیکن حکومت نے بلدیاتی اداروں کو اختیارات دینے کے بجائے لوکل باڈیز کونسلوں کے اختیارات اپنے پاس رکھنے کے لیے ایک نیا قانون منظور کیا۔

10 اگست 1996ء کو جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف تاجروں نے ملک گیر ہڑتال کی جو دو دن تک جاری رہی۔

ججوں کی تقرری کے بارے میں صدر اور وزیراعظم میں اختلافات بڑھ گئے۔ جب حالات وزیراعظم کے قابو سے باہر ہوگئے تو انہوں نے اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دی تاہم صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری نے آئین کے آرٹیکل 58 (2) بی کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے 5 نومبر 1996ء کو قومی اسمبلی توڑ دی اور سابق سپیکر قومی اسمبلی ملک معراج خالد کو نگران وزیراعظم مقرر کیا اور اس کے ساتھ ہی 3 فروری 1997ء کو نئے انتخابات کا اعلان کیا۔

میاں محمد نواز شریف کے ادوار

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کا پہلا دور حکومت (1990-93)

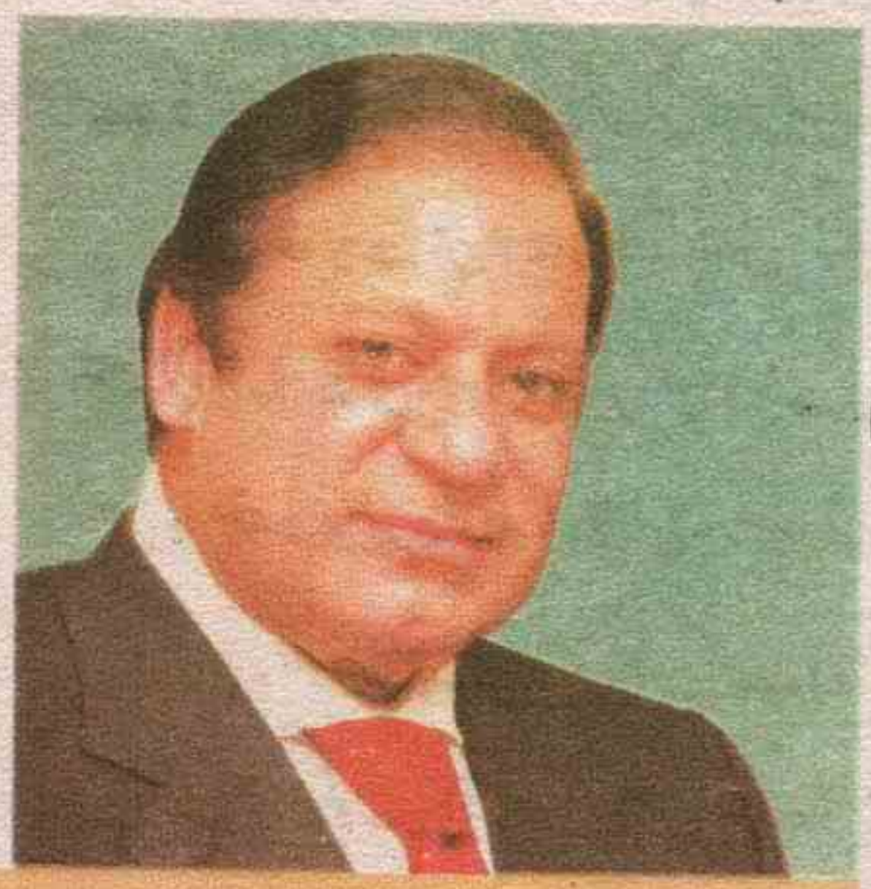

میاں محمد نواز شریف

6 نومبر 1990ء کو صدر غلام اسحاق خان نے قومی اسمبلی میں زیادہ نشستیں حاصل کرنے پر میاں محمد نواز شریف کو حکومت بنانے کی دعوت دی۔ جس کے بعد میاں نواز شریف ملک کے وزیراعظم بن گئے۔ 27 جنوری 1991ء کو پاک بھارت حکومتوں نے ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کے معاہدے کی توثیق کردی۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے مابین رقوم کی تقسیم کے متعلق قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا اعلان وزیراعظم نواز شریف نے کیا۔ قومی مالیاتی کمیشن کا قیام ایک اہم ضرورت تھی۔ اس ایوارڈ کے اعلان سے صوبوں کو اپنے مالی معاملات میں

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

خودمختاری حاصل ہوگئی جس کے باعث صوبوں کی معاشی ترقی اور قومی خوشحالی کا فروغ ممکن ہوگیا۔

دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کے مسئلے پر چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ نے 1991 میں ایک معاہدے پر دستخط کیے۔ باہمی مفاہمت کی کونسل (جو مرکز اور صوبوں کے مابین تنازعات حل کرنے کے لیے ایک دستوری ادارہ ہے) نے وزیراعظم کے زیرصدارت ہونے والے اجلاس میں اس معاہدے کو منظور کرلیا اور اس پر عمل درآمد کے لیے دریائے سندھ کے نظام کی اتھارٹی (IRSA) کے قیام کا فیصلہ کیا۔

اقتصادی حالات کو بہتر بنانے کے لیے 22 جنوری 1991ء کو نجکاری کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا مقصد ان سرکاری اداروں کی نجکاری کرنا تھا جو خسارے میں چل رہے تھے تاکہ قومی خزانے پر پڑے بوجھ کو کم کیا جاسکے۔

ملک کے لیے زرمبادلہ، برآمدات میں اضافہ کرکے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس شعبہ میں حکومت نے بعض اصلاحات کیں جن کی وجہ سے برآمدات میں 12 فیصد تک اضافہ ہوا اور غیرملکی سرمایہ کاری بھی بڑھی۔

perfect24u.ocm

حکومت نے نئی زرعی پالیسی کا اعلان کیا تاکہ زراعت کے شعبے کو مزید ترقی دی جاسکے۔ اس پالیسی نے کاشتکاروں اور کسانوں کو مالی اور غیر مالی ترغیبات فراہم کیں۔

"شریعت بل 1991ء" قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا جسے قومی اسمبلی نے منظور کرلیا۔ اس بل کے تحت قانونی اور انتظامی امور میں قرآن وسنت کی بالادستی کو ملحوظ خاطر رکھا گیا اور بیت المال کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کا مقصد غریب عوام کی فلاح و بہبود تھا۔

حکومت نے بڑھتی ہوئی بے روزگاری پر قابو پانے کے لیے "خودروزگار سکیم" کا اعلان کیا۔ اس سکیم کے تحت عوام کو تین اقسام (پچاس ہزار، ڈیڑھ لاکھ اور تین لاکھ روپے) کے قرضہ جات دیے گئے۔

حکومت نے لیبر پالیسی کا اعلان کیا جس کے تحت ایک سے سولہ گریڈ تک تمام سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کے ملازمین کو عبوری الاؤنس دیا گیا۔

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

لاہور اسلام آباد کے درمیان ٹریفک کے دباؤ اور سفری وقت کو کم کرنے کے لیے حکومت نے موٹر وے کا منصوبہ بنایا۔1992ء میں نواز شریف نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ تاہم یہ شاہراہ نواز شریف کے دوسرے دور حکومت میں مکمل ہوئی اور 1997ء میں اس کا افتتاح ہوا۔

5 ستمبر 1992ء کو وزیراعظم نے "خود انحصاری سکیم" کے تحت پبلک ٹرانسپورٹ پروگرام برائے خودروزگار شروع کیا جس کے تحت صرف دس فی صد قیمت جمع کرانے پر ٹیکسی، بس، وین، ٹرک، پک اپ اور موٹر رکشہ لئے جاسکتے تھے۔

چیف آف آرمی سٹاف کی تقرری اور آٹھویں ترمیم پر صدر غلام اسحاق خان اور وزیراعظم نواز شریف میں اختلافات پیدا ہو گئے اور 18 اپریل 1993ء کو صدر نے اسمبلیاں توڑ دیں اور وزیراعظم نواز شریف کو برطرف کر کے بلخ شیر مزاری کو نگران وزیراعظم بنادیا۔

قومی اسمبلی کے سپیکر نے صدر کے اس اقدام کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ بعد میں نواز شریف نے بھی قومی اسمبلی کی بحالی کے لیے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی۔ سپریم کورٹ نے صدر کے قومی اسمبلی توڑنے اور وزیراعظم اور اس کی کابینہ کو برطرف کرنے کے اقدام کو آئین کے منافی قرار دیتے ہوئے 26 مئی 1993ء کو قومی اسمبلی، نواز شریف اور ان کی کابینہ کو بحال کر دیا۔ 27 مئی 1993ء کو وزیراعظم نواز شریف نے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کیا لیکن بڑھتے ہوئے سیاسی بحران کو حل کرنے کے لیے فوج کے تعاون سے صدر غلام اسحاق خان، وزیراعظم نواز شریف اور آرمی چیف جنرل عبدالوحید کاکڑ کے درمیان ایک سمجھوتہ طے پایا جس میں صدر مملکت کو اسمبلیاں توڑنے، صدر غلام اسحاق خان کے اپنے عہدے سے مستعفی ہونے اور عام انتخابات کا شیڈول دینے کے نکات شامل تھے۔

18 جولائی 1993ء کو صدر غلام اسحاق خان نے اسمبلیاں توڑ دیں اور اپنے عہدے سے بھی مستعفی ہوگئے۔ کاروبار مملکت چلانے کے لیے سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد کو قائم مقام صدر اور معین قریشی کو نگران وزیراعظم مقرر کر دیا گیا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کا دوسرا دورِ حکومت (1997-1999)

3 فروری 1997ء کے عام انتخابات میں میاں محمد نواز شریف نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ 17 فروری 1997ء کو انہوں نے وزیراعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ یکم اپریل 1997 کو وزیراعظم نواز شریف نے آئین میں تیرھویں ترمیم کی۔ اس ترمیم کے ذریعے صدر سے قومی اسمبلی کی تحلیل اور مسلح افواج کے سربراہوں کی تقرری کے صوابدیدی اختیارات واپس لے لیے گئے۔ اس ترمیم سے وزیراعظم کو پارلیمانی نظام میں دیے گئے اختیارات واپس مل گئے۔

30 جون 1997ء کو آئین میں چودھویں ترمیم کی گئی جس کی رو سے کسی جماعت کا کوئی بھی نمائندہ علیحدہ ہو کر دوسری جماعت میں شامل نہیں ہوسکتا اس طرح فلور کراسنگ کا خاتمہ ہوگیا۔ نواز شریف کے مخالفین نے جب سپریم کورٹ کا سہارا لیا تو چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے ان کی حمایت کی جس کی وجہ سے سپریم کورٹ کے ججوں نے چیف جسٹس کے خلاف بغاوت کردی۔ اس دوران سپریم کورٹ پر حملہ بھی ہوا۔ صدر کے پاس زیادہ اختیارات نہ ہونے کے سبب وہ سیاسی امور پر قابو پانے میں ناکام رہے۔ اس لیے 2 دسمبر 1997ء کو صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری اپنے عہدے سے مستعفی ہوگئے اور سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد قائم مقام صدر بن گئے۔

perfect24u.ocm

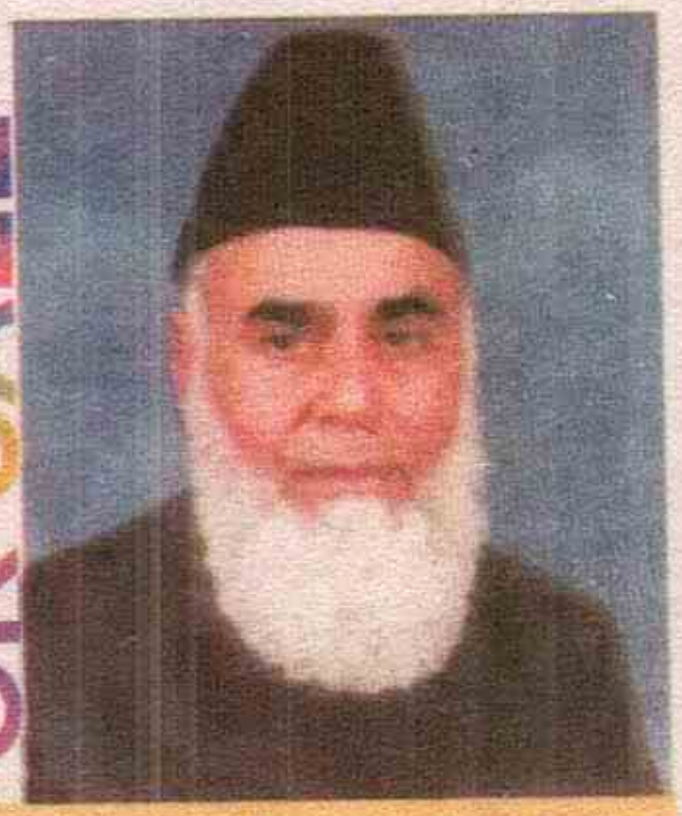

جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ

23 دسمبر 1997ء کو سپریم کورٹ کے دس رکنی بینچ نے چیفِ جسٹس سجاد علی شاہ کی تقرری کو غیر قانونی قرار دیا اور ان کی جگہ جسٹس اجمل میاں کو چیف جسٹس مقرر کیا۔

مسلم لیگ (ن) کی جانب سے جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ کو صدر کے عہدے کے لیے نامزد کیا گیا۔

1998ء نواز شریف کے لیے کامیابیوں کا سال تھا۔ اسی سال

SALE NOT FOR

perfect24u.cm

وزیراعظم نواز شریف نے عدلیہ کے بحران پر قابو پا لیا لیکن صوبہ خیبر پختونخوا میں ایک اور بحران سے گزرنا پڑا کیونکہ مسلم لیگ کی حلیف پارٹی عوامی نیشنل پارٹی صوبہ سرحد کا نام پختونخوا رکھنا چاہتی تھی۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی نے اس قرارداد کو منظور کیا مگر نواز شریف کی حکومت نے اسے مسترد کر دیا جس سے دونوں جماعتوں میں اختلافات پیدا ہو گئے۔

پاکستان بحیثیت ایٹمی طاقت

دفاعی معاملات کے لیے یہ ایک اہم سال تھا۔ 6 اپریل 1998ء کو پاکستان نے غوری میزائل کا کامیاب تجربہ کیا جس کی رینج 1500 کلومیٹر ہے۔ 11 اور 13 مئی 1998ء کو بھارت نے ایٹمی دھماکے کیے اور پاکستان کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ جواباً پاکستان نے بھی اپنے دفاع کے لیے 28 مئی 1998 کو ایٹمی دھماکے کیے جس کی وجہ سے قوم میں خوشی کی لہر دوڑ اٹھی۔ دوسری طرف جب وزیراعظم نواز شریف نے کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا اعلان کیا تو مخالف پارٹیاں سراپا احتجاج بن گئیں جس کے باعث وزیراعظم نے اپنے فیصلے پر نظرثانی کی۔ عوامی نیشنل پارٹی کے بعد متحدہ قومی موومنٹ بھی کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر مسلم لیگ سے الگ ہو گئی۔

perfect24u.com

جون 1998ء میں کراچی میں 200 افراد دہشت گردی کے واقعات میں ہلاک ہو گئے۔ 30 اکتوبر 1998ء کو سندھ کی اسمبلی معطل کر دی گئی اور وفاقی حکومت نے صوبہ میں گورنر راج نافذ کر دیا۔

صدر نے فوجی عدالتوں کے قیام کا آرڈیننس 30 جنوری 1999ء کو نافذ کیا۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان تمام مسائل کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے کے لیے فروری 1999ء میں اعلان لاہور جاری کیا گیا۔ جس پر وزیراعظم نواز شریف اور بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے لاہور میں دستخط کیے۔

پاکستان نے غوری دوم اور شاہین میزائلوں کے کامیاب تجربے 1999ء میں کیے۔ کشمیر میں کارگل کے مقام پر پاکستان اور بھارت کے درمیان محدود جنگ شروع ہو گئی۔ 4 جولائی 1999ء کو اعلان واشنگٹن کے تحت

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

یہ جنگ بند ہوئی۔ اس سے قوم میں حکومت کے خلاف منفی خیالات پیدا ہوئے۔

12 اکتوبر 1999ء کو وزیراعظم نواز شریف نے فوج کے سربراہ جنرل پرویز مشرف کو ہٹا کر جنرل ضیاء الدین بٹ کو فوج کا سربراہ مقرر کیا۔ جنرل پرویز مشرف نے وزیراعظم کے حکم کو ماننے سے انکار کیا اور فوجی طاقت کے بل بوتے پر نواز شریف کو ہٹا کر خود اقتدار سنبھال لیا۔

Paper = mid term exams

جنرل پرویز مشرف کا دورِ حکومت

جنرل پرویز مشرف

جنرل پرویز مشرف کے دور کا آغاز 12 اکتوبر 1999ء سے ہوا جب انہوں نے وزیراعظم نواز شریف کی حکومت برطرف کردی اور ملک کے چیف ایگزیکٹیو بن گئے۔ جنرل پرویز مشرف کے سابق وزیراعظم نواز شریف سے اختلافات کارگل کے واقعہ پر پیدا ہوئے لیکن اختلافات کے باوجود بھی وزیراعظم نے اکتوبر 2001ء تک جنرل پرویز مشرف کو بطور چیف آف آرمی سٹاف اور چیئرمین جوائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی کے خدمات انجام دینے کی اجازت دی۔ اسی دوران جنرل پرویز مشرف کے جہاز کو کراچی پر نہ اترنے کا واقعہ پیش آیا جس کے بعد انہوں نے مسلح افواج کی مدد سے وزیراعظم نواز شریف کی حکومت ختم کردی اور خود برسراقتدار آئے۔ انہوں نے صدر محمد رفیق احمد تارڑ کو سبکدوش کرکے 20 جون 2001ء کو صدر کا عہدہ بھی سنبھال لیا۔

perfect24u.ocm

مقامی حکومتیں

چیف ایگزیکٹیو جنرل پرویز مشرف نے 23 مارچ 2000ء کو حکومتی اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور عوام کی شرکت کو موثر بنانے کے لیے مرحلہ وار بلدیاتی انتخابات کرانے کا ایک جامع منصوبہ پیش کیا۔ قومی تعمیر نو

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

بیورو(NRB) قائم کیا۔ جنرل پرویز مشرف نے 14 اگست 2000ء کو مقامی حکومت کے تین درجاتی نظام کا اعلان کیا۔ جو یونین کونسل، تحصیل /ٹاؤن کونسل اور ضلع کونسل پر مشتمل تھا۔ مقامی حکومت کے تمام قوانین یکساں طور پر دیہی اور شہری علاقوں میں نافذ کیے گئے تا کہ دیہی اور شہری علاقوں کے درمیان فرق کو کم کیا جاسکے۔ مقامی کونسلوں میں مزدوروں، عورتوں، کسانوں اور اقلیتوں کو نمائندگی دی گئی۔ یہ ادارے اپنے اپنے علاقوں میں ترقیاتی کام کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

مرحلہ وار انتخابات کا آغاز دسمبر 2000ء میں ہوا اور جولائی 2001ء میں اپنے اختتام کو پہنچا۔ جس کے فوراً بعد تحصیل اور ضلعی کونسلیں قائم کی گئیں۔ یونین کونسل کے ناظم و نائب ناظم براہ راست عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتے تھے جبکہ تحصیل اور ضلع کی سطح پر ناظم و نائب ناظم کا انتخاب بالواسطہ رکھا گیا۔ ناظم کی تعلیم کی حد کم از کم میٹرک رکھی گئی۔ ہر سطح پر اقلیتوں کے لیے مخصوص نشستیں رکھی گئیں اور خواتین کے لیے بھی ہر سطح پر ایک تہائی نمائندگی دی گئی۔ محنت کشوں اور کسانوں کے لیے بھی نشستیں مخصوص کی گئیں۔ ضلع کی سطح پر ہمہ گیر نظام کے تحت ڈپٹی کمشنر اور ڈویژن کی سطح پر کمشنر کے عہدے ختم کر دیے گئے اور ڈویژن بھی توڑ دیئے گئے۔ نئے نظام کے تحت ضلعی ناظم کو ضلع کے سربراہ کی حیثیت دی گئی۔ ضلعی پولیس کا سربراہ اور ڈی سی او ضلع ناظم کے ماتحت بنا دیئے گے۔ یونین کونسل کا ناظم ضلعی کونسل کا رکن اور نائب ناظم تحصیل کونسل کا رکن ہوتا ہے۔

مقامی حکومتوں کو مالیاتی اختیارات بھی دیے گئے سماجی، نجی اور معمولی مجرمانہ تنازعات پر یونین کونسل کو مصالحت کنندہ بنایا گیا۔ تحصیل کی انتظامیہ کو تحصیل ناظم کی ہدایات پر سالانہ بجٹ کی تیاری کا کام بھی سونپا گیا۔

ضلعی ترقیاتی کاموں میں ضلعی ناظم کے کردار کو بہت اہمیت دی گئی۔ اس کی حیثیت ضلع کے چیف ایگزیکٹیو کی سی تھی۔ صوبائی حکومتوں کے ادارے جو میونسپل اور ترقیاتی مقاصد کے لیے قائم ہوئے تھے وہ سب ضلعی حکومت کے ماتحت قرار دیئے گئے۔ ضلعی پولیس، ڈی سی او اور دیگر افسران کی تقرری صوبائی حکومت 3 سال کے لیے کرتی تھی جبکہ اس سے کم درجے کے افسران کی تقرری ضلعی ناظم ڈی سی او کی سفارش پر کرتا۔

perfect24u.ocm

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

ضلعی کونسل ضلعی بجٹ کی منظوری، ہر قسم کی ٹیکس لگانے، اس میں کمی بیشی کرنے اور قانون سازی کا اختیار بھی رکھتی تھی۔ ضلع کی ترقی کے لیے منصوبوں کی منظوری بھی دیتی تھی۔

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء

جون 2005ء میں نئے بلدیاتی و ضلعی نظام نے جب اپنی میعاد پوری کرلی تو اس نظام میں بہتری کی غرض سے نئے بلدیاتی انتخابات سے پہلے صوبائی اسمبلی کی مشاورت سے اس میں ترامیم کی گئیں۔ جس کے بعد نیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء جاری کیا گیا۔ اس آرڈیننس کے تحت یونین کونسل کے اراکین اور کونسلروں کی تعداد 21 سے 13 کردی گئی۔

صدارتی ریفرنڈم 2002ء

perfect24u.ocm

30 اپریل 2002ء کو الیکشن کمیشن نے صدارتی ریفرنڈم کرانے کا اعلان کیا تاکہ عوام کی رائے معلوم کی جاسکے کہ آیا وہ چیف ایگزیکٹیو پرویز مشرف کو صدر کے طور پر آئندہ پانچ سالوں کے لیے منتخب کرتے ہیں یا نہیں لیکن حزب اختلاف نے اس مہم کو روکنے کے لیے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی تاہم سپریم کورٹ کے نو رکنی بینچ نے تمام گزارشات کو مسترد کردیا۔ ان رکاوٹوں کے خاتمے کے بعد 30 اپریل 2002ء کو ریفرنڈم ہوا جس میں پرویز مشرف بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

لیگل فریم ورک آرڈر (LFO) 2002ء

چیف ایگزیکٹیو پرویز مشرف نے 21 اگست 2002ء کو لیگل فریم ورک آرڈر جاری کیا جس کے تحت صدر قومی اسمبلی میں اکثریتی پارٹی کو اپنے ایک نمائندے کو وزیراعظم کی نامزدگی کے لیے دعوت دے گا اور

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

صوبائی گورنر صوبائی اسمبلیوں کی اکثریتی پارٹیوں کو وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے کی دعوت دیں گے۔ اس آرڈر کی رو سے صدر آئین میں ترمیم کا اعلان کرسکتا ہے اور ترمیم کا یہ آرڈر کسی بھی کورٹ میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ قومی اسمبلی کے لیے نشستوں کا اعلان بھی کیا گیا۔ صدر کے تمام آرڈرز اور آرڈیننس جو الیکشن کمیشن نے 14 اگست 1999ء کی ایمرجنسی کے بعد جاری کیے اور وہ تمام قوانین جو 12 اکتوبر 1999ء اور 21 اگست 2002ء کے درمیان وضع ہوئے ان کو بھی کسی طور پر چیلنج نہیں کیا جاسکتا تھا۔

2002ء کے عام انتخابات

10 اکتوبر 2002ء کو عام انتخابات منعقد کرائے گئے ۔ ان انتخابات میں قومی اسمبلی کی جنرل نشستوں کی تعداد 272 تھی۔

2002ء کے انتخابات کے لیے مقرر کردہ نشستیں

perfect24u.ocm

نشستیں	قومی اسمبلی	پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان
جنرل	272	297	130	99	51
عورتیں	60	66	29	22	11
اقلیتیں	10	8	9	3	3
ٹوٹل	342	371	168	124	65

ان انتخابات کے نتیجے میں پاکستان مسلم لیگ (ق) نے قومی اسمبلی میں واضح اکثریت حاصل کی۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں 72 نشستیں جبکہ پنجاب اسمبلی میں 130 نشستیں حاصل کیں۔ دوسری اکثریتی پارٹی

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

پیپلز پارٹی تھی جس نے قومی اسمبلی میں 63 نشستیں حاصل کیں۔ متحدہ مجلس عمل (MMA) نے قومی اسمبلی کی 45 نشستیں جیت لیں پنجاب اور سندھ میں مسلم لیگ (ق) جبکہ صوبہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں متحدہ مجلس عمل کی حکومتیں قائم ہوگئیں۔

مشرف کی اعتدال پسندی

11 ستمبر2001ء کو امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون پر حملے ہوئے۔ جن میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ مرے۔ ان حملوں کی ذمہ داری ایک تنظیم القاعدہ نے لی۔ القاعدہ تنظیم کی قیادت اس وقت افغانستان میں تھی اس لیے امریکہ نے جوابی کارروائی کے طور پر افغانستان پر حملہ کیا۔ اس وقت پاکستان کو بھی بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جب ساری دنیا پاکستان کو طالبان کا حامی اور دہشت گرد قرار دے رہی تھی۔ اس موقع پر پرویز مشرف نے دنیا پر پاکستان کا نقطہ نظر واضح کیا کہ پاکستان دہشتگردی کے خاتمے کے لیے ہر ممکن مدد کرنے کو تیار ہے۔ اس طرح پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف باقاعدہ تعاون کا آغاز کیا اور امریکہ کو ہر ممکن مدد کی پیشکش کی۔ امریکہ کے ساتھ تعاون کے فیصلے نے پاکستان کو ایک مشکل صورت حال سے دوچار کیا اور بدامنی کی ایک نئی لہر نے جنم لیا۔

perfect24u.ocm

مشرف دور میں صنعت کاری اور نجکاری

عالمی بینک کے رپورٹ کے مطابق پرویز مشرف کے دور حکومت کے آخری 8 سال میں پاکستانی معیشت میں 6.8% ترقی ہوئی جس کی وجہ صنعتی میدان میں ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری ہے۔ ٹیلی کمیونیکیشن کی صنعت، موٹر کار، موٹر سائیکل اور ٹیلی ویژن کی صنعت نے کافی ترقی کی۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

Ideas 2000 کے تحت جنرل پرویز مشرف حکومت نے 14 سے 17 نومبر 2000 کو کراچی میں ایک عظیم الشان بین الاقوامی دفاعی نمائش کا اہتمام کیا۔ یہ ایک عظیم الشان سرگرمی تھی۔ جس نے پاکستان کی ڈیفنس انڈسٹری کو دنیا بھر میں متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا اور پاکستان کی ڈیفنس انڈسٹری پر دوررس اثرات مرتب ہونے لگے۔

دسمبر 2003ء میں بل گیٹس، جو کمپیوٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی اور دفتری آلات میں دنیا بھر میں مشہور شخصیت ہے، نے پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔

مشرف دور میں بینکوں اور صنعتوں کی نجکاری کی وجہ سے 5 فی صد پاکستانی عوام غربت سے نکل کر درمیانے طبقے کا حصہ بن گئے بالخصوص ٹیلی فون، ٹیلی کمیونیکیشن، موٹر کار، موٹر سائیکل وغیرہ کی صنعت نہایت کارآمد رہی۔

perfect24u.ocm

نجکاری کے اثرات

معاشی پالیسی میں نجکاری کا عمل بہت اہم ہوتا ہے۔ یہ اثاثوں کی ملکیت یا کنٹرول اور اشیاء و خدمات کی سرکاری انتظام سے نجی اداروں کو منتقلی ہے۔ اس عمل کے کئی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

1. نجکاری سے مارکیٹ میں مقابلے کا رجحان پیدا ہوتا ہے کیونکہ نجی ادارے زیادہ منافع کمانے کی چکر میں ہوتے ہیں اور بہترین اشیاء فراہم کرتے ہیں۔
2. نجی اداروں کے ملازمین پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے کیونکہ ملازمین اس کمپنی کی طرف رجوع کرتے ہیں جو زیادہ معاوضہ دیتے ہیں۔
3. نجی ادارے کارخانوں کے ساتھ تعلیم اور صحت کے ادارے کھول لیتے ہیں تاکہ ملازمین کے لیے کشش پیدا ہو۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

مشقی سوالات

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ذوالفقار علی بھٹو ملک کے پہلے سویلین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کب بنے؟

(ا) 16 دسمبر 1971ء (ب) 20 دسمبر 1971ء

(ج) 22 دسمبر 1972ء (د) 23 دسمبر 1971ء

(ii) صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کب کیا گیا؟

(ا) 2 جنوری 1972ء (ب) 12 جنوری 1972ء

(ج) 16 جنوری 1972ء (د) 20 جنوری 1972ء

(iii) ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں مارشل لاء کب ختم کیا گیا؟

(ا) فروری 1972ء (ب) مارچ 1972ء

(ج) اپریل 1972ء (د) اگست 1972ء

(iv) 1973ء کے آئین کی تیاری کے لیے کتنے ارکان پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی؟

(ا) 15 (ب) 20

(ج) 22 (د) 25

perfect24u.ocm

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

(v) اقتدار سنبھالنے کے بعد ضیاء الحق نے کتنے دن کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا؟

(ا) 80 (ب) 90

(ج) 95 (د) 120

(vi) جنرل ضیاء الحق نے صدر پاکستان کا عہدہ کب سنبھالا؟

(ا) جولائی 1977ء (ب) مارچ 1978ء

(ج) جولائی 1978ء (د) ستمبر 1978ء

(vii) 20 جون 1980ء کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے کون سا آرڈیننس نافذ کیا؟

(ا) لیبر اصلاحات (ب) اسلامی حدود تعزیرات

(ج) زکوٰۃ وعشر (د) زکوٰۃ فاؤنڈیشن

perfect24u.com

(viii) پانچ نکاتی پروگرام کا اعلان کس وزیراعظم نے کیا تھا؟

(ا) بینظیر بھٹو (ب) محمد خان جونیجو

(ج) نواز شریف (د) غلام مصطفیٰ جتوئی

(ix) وزیراعظم بینظیر بھٹو نے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ کب لیا تھا؟

(ا) 2 دسمبر 1988ء (ب) 8 دسمبر 1988ء

(ج) 10 دسمبر 1988ء (د) 12 دسمبر 1988ء

(x) پیپلز ورکس پروگرام کا آغاز کس نے کیا؟

(ا) وزیراعظم محمد خان جونیجو (ب) وزیراعظم بینظیر بھٹو

(ج) وزیراعظم نواز شریف (د) صدر غلام اسحاق خان

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

(xi) میاں محمد نواز شریف پہلی مرتبہ وزیراعظم کب نامزد ہوئے؟

(ا) 6 نومبر 1990ء (ب) 6 دسمبر 1990ء

(ج) 6 جنوری 1991ء (د) 6 فروری 1992ء

(xii) قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا آغاز کس نے کیا؟

(ا) بینظیر بھٹو (ب) نواز شریف

(ج) معراج خالد (د) فاروق لغاری

(xiii) 28 مئی 1998ء کا دن پاکستان کی تاریخ میں کیوں اہم ہے؟

(ا) نواز شریف برسر اقتدار آئے (ب) مارشل لا نافذ ہوا۔

(ج) خودروزگار سکیم کا اعلان ہوا (د) پاکستان ایٹمی طاقت بنا۔

perfect24u.com

2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(i) صنعتوں کے قومیانے کا اعلان کب ہوا اور کون کون سی صنعتیں قومیائی گئیں؟

(ii) وفاقی شرعی عدالتوں کا قیام کب ہوا؟

(iii) وفاقی محتسب سے کیا مراد ہے؟

(iv) جنیوا مذاکرات پر نوٹ لکھیں

(v) وزیراعظم محمد خان جونیجو کا پانچ نکاتی پروگرام بیان کریں۔

(vi) مقامی حکومتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ mid

(vii) لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء پر نوٹ لکھیں۔ mid

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

3- مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات لکھیں۔

(i) ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کی اصلاحات پر مفصل نوٹ لکھیں۔

(ii) 1973ء کے آئین کے اہم نکات کیا ہیں؟

(iii) نفاذ اسلام کے لیے جنرل ضیاء الحق کی کوششیں تفصیل سے بیان کریں۔

(iv) بینظیر بھٹو کے حکومت کے دونوں ادوار پر نوٹ لکھیں۔

(v) نواز شریف کے پہلے دور حکومت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(vi) جنرل پرویز مشرف کے دور حکومت پر مفصل نوٹ لکھیں۔

سرگرمی:

perfect24u.ocm

- تاریخ پاکستان کے موضوع پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کروائیں۔
- 1971ء تا 2008ء سربراہان حکومت اور سربراہان مملکت کے ادوار کی خط وقت (Time line) چارٹ پر تیار کریں۔
- باب میں موجود سیاسی شخصیات کے حوالے سے کسوٹی کا مقابلہ منعقد کرائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

باب
2
پاکستان اور بیرونی دنیا

حاصلات تعلیم

اس سبق کی اموزش کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد بیان کر سکیں۔
- پاکستان کے قریبی ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات بیان کر سکیں۔
- مسئلہ کشمیر کی ابتداء اور پیش رفت کی وضاحت کر سکیں۔
- پاکستان کے وسطی ایشیا کی ریاستوں کے ساتھ تعلقات کو سمجھ سکیں۔
- اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات پر بحث
- سارک (SAARC) ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کی وضاحت کر سکیں۔
- پاکستان کے امریکہ، چین، برطانیہ، یورپی یونین، روس اور جاپان کے ساتھ تعلقات بیان کر سکیں۔
- دنیا میں قیام امن کے لیے پاکستان کی خدمات پر بحث کر سکیں۔

perfect24u.com

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

پاکستان کی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت

اسلامی جمہوریہ پاکستان جنوبی ایشیا کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ اس کے مغرب میں افغانستان اور جنوب مغرب میں ایران کے اسلامی ممالک واقع ہیں۔ پاکستان کے شمال مشرق میں چین واقع ہے اور مشرق میں بھارت۔ پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب ہے۔

ایشیا کے مرکز اور دنیا کے اہم خطے میں واقع ہونے کی وجہ سے پاکستان جغرافیائی اور سیاسی لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ محل وقوع کے لحاظ سے پاکستان اسلامی دنیا کے مفادات، بین الاقوامی تجارت اور علاقائی سالمیت کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان دنیائے اسلام کے وسط میں واقع ہے جو مغرب میں

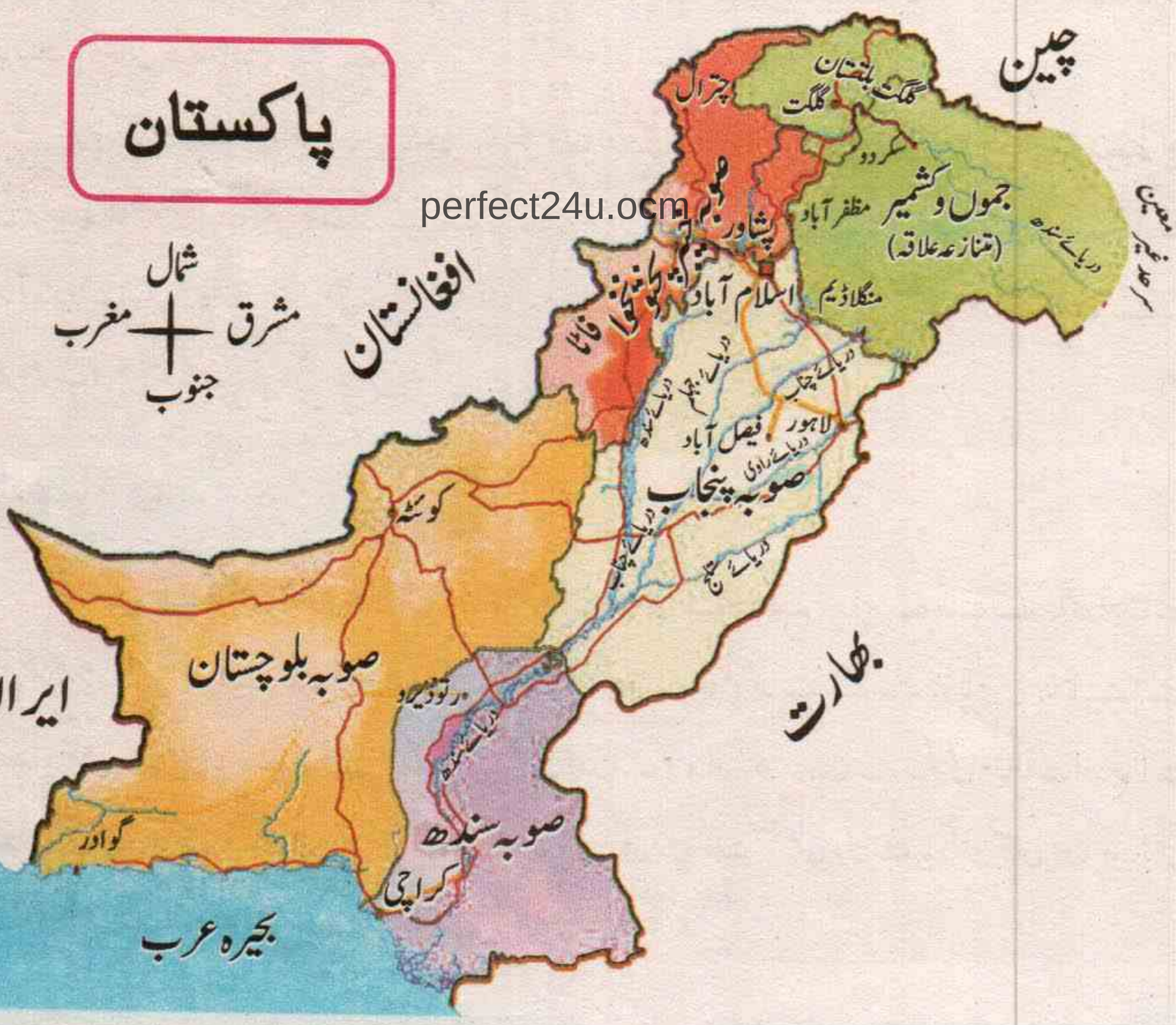

perfect24u.com

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

مراکش سے لے کر مشرق میں انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی ہے اور تیل کی دولت، معدنیات اور زرعی پیداوار کے حوالے سے بہت اہم ہے۔ پاکستان دنیا کی ایک بڑی طاقت چین کا ہمسایہ ہے۔ پاکستان میں چین کی مدد سے کئی ترقیاتی منصوبے چل رہے ہیں۔ چین کے ساتھ تجارت اور آمدروفت شاہراہ قراقرم سے ہوتی ہے جو تجارتی اور دفاعی لحاظ سے اہمیت کی حامل ہے۔

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب کے ساحل پر کراچی کی بندرگاہ ہے جو بین الاقوامی بحری اور فضائی راستوں پر واقع ہونے کے باعث انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ چین کی مدد سے تعمیر ہونے والی نئی بندرگاہ گوادر سے بھی پاکستان کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ افغانستان اور وسطی ایشیاء کے ممالک کی اپنی بندرگاہیں نہیں ہیں۔ پاکستان کی بندرگاہیں وسطی ایشیا کی ریاستوں کی تجارت کے لیے بھی استعمال ہوسکتی ہیں۔ افغانستان اپنی بیرونی تجارت پاکستان کے راستے کرتا ہے۔

پاکستان نے اپنی سڑکوں، ریلوں، بندرگاہوں اور ٹیلی مواصلات وغیرہ کے نظام کو وسعت دینے اور ان کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے کام شروع کیا ہے۔ جس سے نہ صرف اندرون ملک تجارت اور آمدروفت میں سہولت پیدا ہوگئی ہے بلکہ افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کو تجارت اور آمدروفت کے لیے بحیرہ عرب (بحر ہند) تک رسائی حاصل ہوسکتی ہے۔

perfect24u.ocm

خارجہ پالیسی

کسی ملک کا مکمل طور پر خود کفیل ہونا ناممکن ہے۔ اس لیے ہر ملک کو دوسرے ملک کے ساتھ تعلقات قائم کرنا پڑتے ہیں۔ ایک ملک دوسرے ملک کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے لیے جو پالیسی بناتا ہے اسے خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔ خارجہ پالیسی ہر ملک اپنے قومی مفادات کو مدنظر رکھ کر بناتا ہے یہ قومی مفادات اور حالات کے مطابق تبدیل بھی ہوسکتے ہیں۔ یعنی خارجہ پالیسی میں کوئی بھی ملک مستقل دوست یا دشمن نہیں ہوتا بلکہ اس کے قومی مفادات اہم ہوتے ہیں۔

SALE NOT FOR

perfect24u.cm

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد

پاکستان چونکہ ایک نظریہ کے تحت حاصل کیا گیا ہے اس لیے نظریہ پاکستان اور ملک کے مفادات کو مدنظر رکھ کر پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کی گئی ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

1. قومی سلامتی وتحفظ

قومی سلامتی وتحفظ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد ہے۔ پاکستان نے بیرونی ممالک کے ساتھ تعلقات میں قومی سلامتی کو ہمیشہ بہت اہمیت دی ہے۔ پاکستان دوسرے ممالک کی علاقائی سالمیت کا احترام کرتا ہے اور دوسرے ممالک سے بھی یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی اس کی قومی سالمیت کا احترام کریں۔

perfect24u.ocm

2. نظریاتی تحفظ

پاکستان چونکہ ایک نظریاتی ملک ہے اس لیے پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد ہے۔ نظریہ پاکستان کی بنیاد چونکہ اسلام پر ہے اس لیے نظریہ پاکستان کا تحفظ اسلامی ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرکے ہی ہوسکتا ہے۔ پاکستان نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم (OIC) اور اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) میں اہم کردار ادا کیا ہے اور اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات بہتر کرنے کی کوشش کی ہے۔

3. معاشی ترقی

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ اس لیے معاشی ترقی پاکستان کی اولین ترجیح ہے۔ معاشی طور پر

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

مستحکم ہونے کے لیے پاکستان ان ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے جن کے ساتھ تجارت کرکے یا معاشی تعاون حاصل کرکے پاکستانی قوم ترقی کرسکے۔ پاکستان نے خارجہ پالیسی میں تبدیلیاں آزاد اقتصادیات، آزاد تجارت اور نجکاری کے نئے رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے کی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کئے جاسکیں۔

پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات

عوامی جمہوریہ چین

کمیونسٹ انقلاب کے بعد چین کو ابتدائی دنوں میں بین الاقوامی سطح پر کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ پاکستان نے ہمیشہ سے چین کی سفارتی تائید کی پاکستان کے چین سے تعلقات 1960ء کی دہائی سے خاص طور پر دوستانہ ہوگئے اور چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے اور سیکیورٹی کونسل کی مستقل رکنیت بحال کرانے میں بھی پاکستان نے اہم کردار ادا کیا۔

perfect24u.ocm

1950ء کی دہائی میں پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی تنازعہ شروع ہوا تاہم دونوں ممالک نے اسے خوش اسلوبی سے حل کر لیا اور ان کے مابین پاکستان چین سرحدی معاہدہ طے پایا۔ 1963ء میں پیکنگ (موجودہ بیجنگ) میں اس معاہدے پر دونوں ممالک نے دستخط کیے۔

1963ء میں پاکستان اور چین کے مابین پہلا تجارتی معاہدہ طے پایا جس کے تحت چین نے پاکستان سے پٹ سن، کپاس، چمڑا اور اس کی مصنوعات، سیمنٹ، کیمیکلز، کرومائیٹ اور خام مال خریدنے کا اعلان کیا۔ تجارتی سمجھوتے کے بعد دونوں ممالک نے باہم ترجیحی بنیادوں پر تعلقات استوار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے علاوہ پاکستان اور چین مختلف قسم کے دفاعی، زرعی، ترقیاتی اور صنعتی منصوبوں میں بھی ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں۔

SALE NOT FOR

perfect24u.cm

چین اور پاکستان نے دفاعی شعبہ میں مشترکہ لڑاکا ہوائی جہاز (J.F.17 Thunder) بھی تیار کیا ہے۔ شاہراہ قراقرم چین کے باہمی اشتراک سے تعمیر ہوئی ہے جبکہ چین ہی کے تعاون سے پاکستان کی دوسری بڑی بندرگاہ گوادر بھی پایہ تکمیل کو پہنچی ۔ ان تعلقات کو فروغ دینے کے لیے دونوں ممالک کے سربراہان مملکت اور وزراء ایک دوسرے کے ملکوں کے دورے کرتے رہتے ہیں۔اس کے علاوہ پاکستان میں چین کی مدد سے کئی منصوبے چل رہے ہیں جیسا کہ ہیوی میکینکل کمپلیکس ٹیکسلا، ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ ، سینڈک پراجیکٹ، چشمہ پاور پلانٹ، چترال ٹنل، الخالد ٹینک وغیرہ۔ اقوام متحدہ میں بھی اکثر معاملات میں پاکستان اور چین ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں۔

perfect24u.ocm

شاہراہ قراقرم

بھارت

پاکستان اور بھارت کے تعلقات قیام پاکستان سے لے کر آج تک خوشگوار خطوط پر استوار نہیں ہوسکے۔ دونوں ممالک کے مابین کشمیر بنیادی مسئلہ ہے۔ اسی مسئلے کے سبب پاکستان اور بھارت کے مابین کشیدگی نے جنم لیا اور اسی مسئلے کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے درمیان تین جنگیں ہوچکی ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد بھارت نے پاکستان کے لیے کئی مسائل پیدا کیے۔ پانی کے مسئلے کے حل کے

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

لیے پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس کے معاہدے پر 1960ء میں دستخط ہوئے۔ یہ منصوبہ عالمی بینک کی مدد سے تکمیل کو پہنچا۔ 1971ء میں بھارت نے مشرقی پاکستان کے علیحدگی پسند عناصر کی مدد کی جس سے پاکستان کو اپنے مشرقی حصے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہاتھ دھونے پڑے۔

جولائی 1972ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک معاہدہ شملہ کے مقام پر ہوا جسے ''شملہ معاہدہ'' کہتے ہیں۔ اس معاہدے کی رو سے دونوں ممالک نے اپنے اختلافات کو باہمی مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کا اعلان کیا۔ جس سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں بہتری آئی۔ مسافروں کی آمدروفت شروع ہوئی اور محدود پیمانے پر تجارت بھی شروع ہوئی۔

1988ء میں ''جنوبی ایشیا کی علاقائی تعاون برائے ترقی کی تنظیم'' (SAARC) کانفرنس کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کے درمیان مذاکرات ہوئے ان مذاکرات میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے جس کی رو سے دونوں ممالک ایک دوسرے کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کے پابند ہوگئے۔

perfect24u.ocm

1989 ⟸ 19+89 ء میں بھارت کے خلاف کشمیریوں نے مسلح تحریک آزادی کا آغاز کیا تو بھارت نے پاکستان کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ حالانکہ پاکستان ہمیشہ سے مسئلہ کشمیر کا حل اقوام متحدہ کی منظور کردہ قراردادوں کے مطابق چاہتا ہے جبکہ بھارت اس کو دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات کے ذریعے حل کرنا چاہتا ہے۔

1990 ⟸ 19+90 ء میں پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری ہوئی باہمی تجارت اور لوگوں کی آمدروفت بڑھی لیکن یہ تعلقات ایک محدود حد سے آگے نہ بڑھ سکے کیونکہ بھارت مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لیے تیار نہیں۔ 14 جولائی سے 17 جولائی 2001 کو آگرہ میں پاکستان کے صدر اور بھارت کے وزیراعظم کے درمیان ایک اہم ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات کا پوری دنیا میں زبردست شُہرہ ہوا کیونکہ پاکستان کے صدر نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کا موقف پیش کیا لیکن یہ تین روزہ مذاکرات بغیر کسی حتمی فیصلے کے ختم ہوگئے۔

اسلام آباد سارک سربراہ کانفرنس 2004ء کے دوران صدر پاکستان اور بھارت کے وزیراعظم کے درمیان

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

کوششوں سے افغانستان اور پاکستان کے تعلقات بحال ہوئے۔ اس کے علاوہ 1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں میں ایران نے پاکستان کی مالی، اخلاقی اور سفارتی مدد کی۔ اسی طرح جب ایران اور مصر کے تعلقات کشیدہ ہوئے تو پاکستان نے ان کے تعلقات کی بحالی کے لیے اپنی خدمات پیش کیں۔

ایران عراق جنگ کے دوران پاکستانی قیادت نے جنگ بندی کرانے کے لیے دونوں ممالک کے دورے کیے۔

1997ء میں پاکستان اور ایران کے علاوہ چھ اور ترقی پذیر ممالک نے D-8 تنظیم کی بنیاد رکھی۔ 1998ء میں جب پاکستان ایٹمی طاقت بنا تو دنیا کے مختلف ممالک نے پاکستان پر معاشی پابندیاں عائد کر دیں تو اس کڑے وقت میں ایران نے پاکستان کو مختلف شعبوں میں مدد فراہم کی۔

اگرچہ ایران اور پاکستان میں مختلف مواقعوں پر معمولی اختلافات بھی پیدا ہوئے تاہم دونوں ممالک نے مضبوط تہذیبی اور دوستانہ رشتوں کی وجہ سے جلد ہی ان پر قابو پا لیا۔

افغانستان

پاکستان افغانستان کے ساتھ نہ صرف مذہبی بلکہ تاریخی اور ثقافتی رشتوں میں بھی منسلک ہے۔ تاہم دونوں ممالک اتنے قریب ہونے کے باوجود اپنے تعلقات کی ابتداء دوستانہ انداز میں نہ کر سکے۔ کیونکہ قیام پاکستان کے بعد افغانستان وہ واحد ملک تھا جس نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت کی مخالفت کی تاہم اقوام متحدہ نے پاکستان کو 30 ستمبر 1947ء کو اپنا رکن بنا لیا۔

اگست 1956ء میں وزیراعظم پاکستان کا دورۂ افغانستان اور نومبر 1956ء میں افغانستان کے صدر کا دورۂ پاکستان دونوں ممالک کے تعلقات کو معمول پر لانے میں مددگار ثابت ہوئے۔ افغانستان چونکہ خشکی میں گھرا ہوا ملک ہے۔ لہٰذا پاکستان نے افغانستان کو 1958ء میں راہداری کی سہولت فراہم کی۔

1978ء میں افغان کمیونسٹ انقلاب نے پاکستان اور افغانستان کے تعلقات میں کئی دشواریاں پیدا کیں۔ کمیونسٹ انقلاب کے خلاف عوام نے مسلح جدوجہد شروع کی تو پاکستان نے اسلامی جذبے اور ملکی مفاد کی خاطر اس کی حمایت کی اور لاکھوں افغان مہاجرین کو پناہ دی اور ان کو ضروریات زندگی فراہم کیں۔

perfect24u.ocm
SALE
NOT FOR SALE

perfect24u.cm

مذاکرات ہوئے اور کئی سمجھوتے طے پائے۔ اس کے بعد ستمبر 2004 میں صدر پاکستان اور وزیراعظم بھارت کے درمیان ملاقات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر ہوئی۔ دونوں ممالک نے مذاکرات کو جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن تاحال دونوں ممالک کی کشیدگی میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔

ایران

ایران اور پاکستان کے تعلقات شروع ہی سے دوستانہ چلے آرہے ہیں۔ ایران اور پاکستان کے اسلامی، تاریخی، ثقافتی، اور سماجی رشتوں کو دیکھا جائے تو دونوں ممالک ایک دوسرے کے قریب نظر آتے ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد ایران پہلا ملک تھا جس نے اس نوزائیدہ مملکت کو تسلیم کیا۔ اس کے فوراً بعد پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان ایران کے سرکاری دورے پر گئے اور شاہ ایران بھی 1950ء میں پاکستان تشریف لائے۔

1950

پاکستان اور ایران کے تعلقات بہت گہرے اور دوطرفہ مفادات پر قائم ہیں۔ دونوں ممالک ابتداء سے ہی علاقائی اور بین الاقوامی معاہدوں کے مشترکہ رکن رہے ہیں۔ اس ضمن میں 1964ء میں "علاقائی تعاون برائے ترقی کی تنظیم" (RCD) وجود میں آئی۔ جس میں ایران، پاکستان اور ترکی شامل تھے۔ 1965ء میں ایران اور پاکستان کے درمیان ثقافتی معاہدہ ہوا جس کی بنا پر طلبہ، اساتذہ، ادیبوں اور فنکاروں نے ایک دوسرے کے ملکوں کے دورے کیے۔

1979ء میں ایران میں انقلاب کے بعد یہ تنظیم غیر فعال ہوگئی۔ 1985ء میں ایک نئی تنظیم "اقتصادی تعاون کی تنظیم" (Economic Co-operation Organization-ECO) قائم کی گئی۔ اس تنظیم کے اغراض و مقاصد میں اقتصادی شعبوں میں باہمی اشتراک کے لیے موثر اقدامات شامل تھے۔ 1992ء میں سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستیں اور افغانستان بھی اس تنظیم میں شامل ہوگئے۔

ایران اور پاکستان نے مختلف موقعوں پر ایک دوسرے کی مدد کی ہے 1961ء میں شاہ ایران کی

perfect24u.ocm

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

پاکستان نے 1992ء میں افغان مجاہدین کی حکومت کو تسلیم کیا اور ان کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے۔ لیکن افغان مجاہدین کے درمیان خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ اس خانہ جنگی کے خاتمے کے لیے پاکستان نے بھرپور کوششیں کی تاہم یہ کوششیں نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئیں اور 1996ء میں طالبان نے کابل میں حکومت قائم کرلی۔ اس وقت پاکستان پہلا ملک تھا جس نے طالبان کی حکومت کو تسلیم کیا اور سفارتی تعلقات قائم کیے۔

11 ستمبر 2001ء کے واقعات کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے افغانستان پر حملہ کیا اور طالبان کی حکومت کا خاتمہ کرکے ان کی جگہ حامد کرزئی کی حکومت قائم کی۔ ہمیشہ کی طرح پاکستان نے حامد کرزئی کی حکومت کو بھی تسلیم کیا اور ان کے ساتھ بھی سفارتی تعلقات قائم کیے۔ لہٰذا پاکستان اور افغانستان کے تعلقات اچھے خطوط پر استوار ہوگئے ہیں۔ افغانستان کو امداد دینے والے ممالک میں پاکستان سرفہرست ہے۔

وسطی ایشیائی ریاستیں

وسطی ایشیائی ریاستوں (ازبکستان، ترکمانستان، قازقستان، کرغستان، تاجکستان) کی سوویت یونین سے آزادی حاصل کرنے کے بعد پاکستان نے نہ صرف ان ممالک کی آزادی کو تسلیم کیا بلکہ ان سے سیاسی، معاشی اور تجارتی تعلقات قائم کرنے کے لیے بھی معاہدے کیے۔

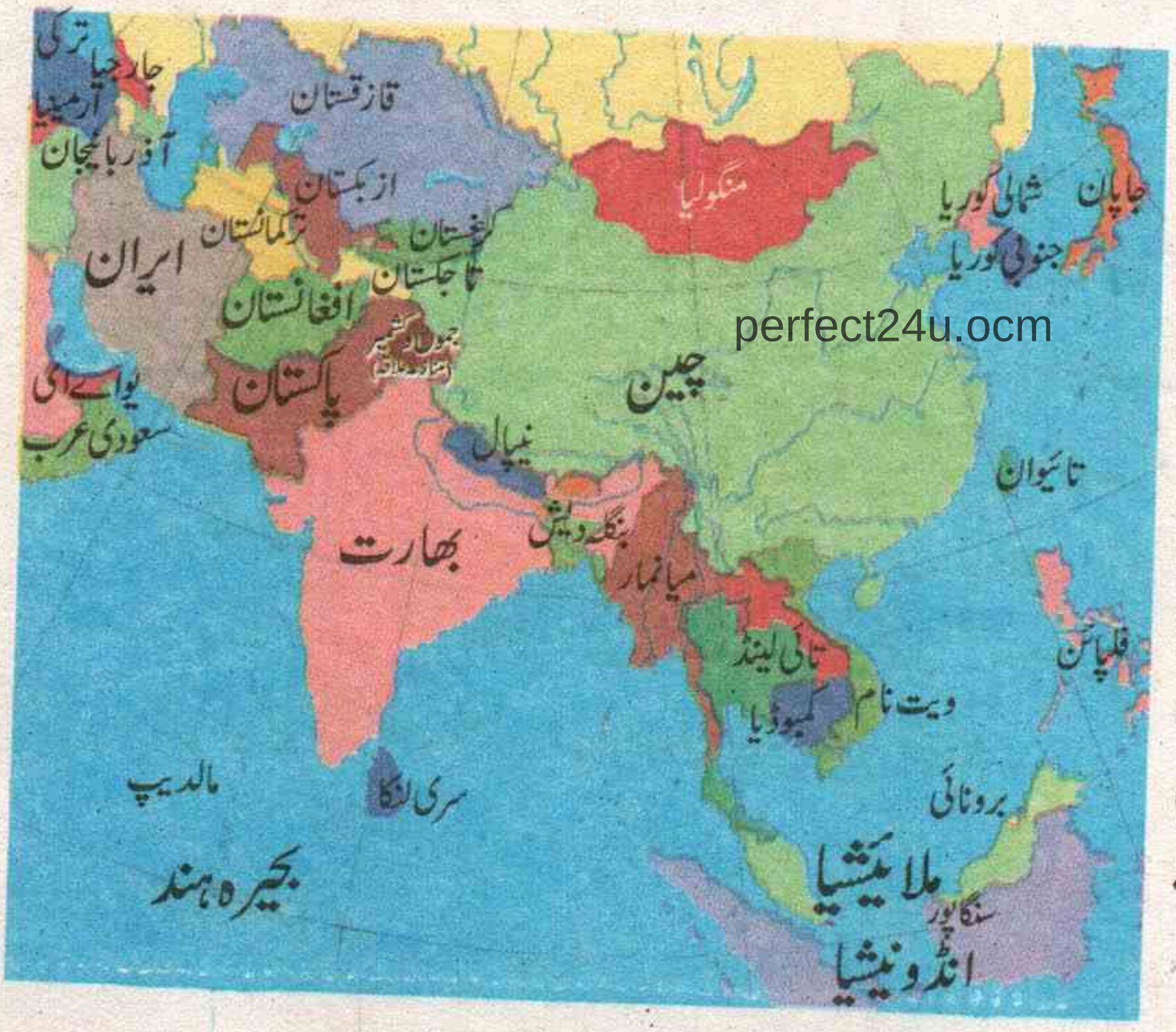

perfect24u.ocm

اُزبکستان

اُزبکستان کی آزادی کے بعد پاکستان اور ازبکستان نے تعلقات کو فروغ دینے کے لیے مختلف قسم کے معاہدوں پر دستخط کیے۔ دونوں ممالک کے درمیان پہلا فضائی معاہدہ 1992ء میں کراچی میں ہوا۔ مارچ

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

1992ء میں ازبکستان اور پاکستان کے مابین اقتصادی، تجارتی اور کاروباری تعلقات کو فروغ دینے کے لیے نجی شعبے میں ایک معاہدہ طے پایا۔ مختلف معاہدوں کے تحت دونوں ممالک تجارت، مواصلات، توانائی، بینکاری اور سڑکوں کی تعمیر کے شعبوں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔

مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں ازبکستان پاکستان کے موقف کی تائید کرتا ہے اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو وہاں کے عوام کی خواہشات کے مطابق حل کیا جائے۔ دونوں ممالک کے مابین باہمی تعلقات کو فروغ دینے کے لیے وزرائے اعظم اور صدور ایک دوسرے کے ملکوں کے دورے کرتے رہتے ہیں۔

ترکمانستان

پاکستان اور ترکمانستان کے مابین دوستانہ تعلقات انتہائی خوشگوار خطوط پر استوار ہیں اور کسی بھی معاملے پر دونوں ممالک میں باہمی اختلاف نہیں ہے۔ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں دونوں ملکوں کا موقف یکساں ہے۔ دونوں ممالک کی سماجی، معاشی اور تہذیبی روایات میں بھی یکسانیت پائی جاتی ہے حالانکہ جغرافیائی اعتبار سے دونوں ممالک کافی دور واقع ہیں۔ پی۔آئی۔اے اور نیشنل بینک آف پاکستان نے ترکماستان کے دارالحکومت اشک آباد میں اپنی اپنی شاخیں قائم کی ہیں۔ پاکستان اور ترکمانستان کے مابین قدرتی گیس خریدنے کا معاہدہ ستمبر 1991ء میں طے پایا۔ دونوں ملکوں کے درمیان مشترکہ کمیشن کا قیام 1999ء میں عمل میں لایا گیا تاکہ مختلف شعبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دیا جاسکے۔

perfect24u.ocm

قازقستان

قازقستان رقبے کے لحاظ سے عالم اسلام کا سب سے بڑا ملک ہے۔ پاکستان اور قازقستان کے مابین خوشگوار تعلقات قائم ہیں اور دونوں ممالک کی ہر سطح پر خیالات میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

قازقستان کے صدر 1992ء میں پاکستان کے دورے پر آئے اس دوران دونوں ممالک نے مختلف نوعیت کے متعدد معاہدوں پر دستخط کیے جن کی رو سے سائنس اور ٹیکنالوجی، تجارت، معیشت اور ذرائع آمدورفت کے شعبوں میں تعاون کی راہیں ہموار ہوئیں۔ 1998ء میں پاکستان، چین، کرغزستان، اور قازقستان کے مابین راہداری تجارت (Transit Trade) کا معاہدہ طے پایا جس پر عمل درآمد ہونے سے چاروں ملکوں میں تجارت کو فروغ ملے گا۔

کرغزستان

کرغزستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات خوشگوار خطوط پر استوار رہیں۔ علاقائی اور عالمی امور میں ان کے خیالات میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ 1991ء میں پاکستان اور کرغزستان کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دینے کا معاہدہ طے پایا۔ 1994ء میں پاکستان، چین، قازقستان اور کرغزستان شاہراہ قراقرم کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بنانے پر متفق ہوئے نیز اس شاہراہ کو قازقستان کے دارالحکومت المانی اور کرغزستان کے دارالحکومت بشکیک تک وسعت دینے پر بھی اتفاق ہوا۔

اس موقع پر تجارت اور ٹرانسپورٹ میں توسیع کے لیے چاروں ملکوں کے نمائندوں کے درمیان تجاویز کے مسودے کا تبادلہ بھی ہوا۔ 1994ء میں پاکستان اور کرغزستان کے مابین ایک دوسرے کے ملک میں سفارتخانے کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔ دونوں ملکوں کے مابین منشیات پر قابو پانے کا سمجھوتہ بھی طے پایا ہے۔

تاجکستان

وسطی ایشیائی ریاستوں میں تاجکستان ہی پاکستان کا نزدیک ترین ہمسایہ ملک ہے۔ تاجکستان کو افغانستان کا علاقہ "واخان" ایک پٹی کی صورت میں پاکستان سے جدا کرتا ہے۔ قریبی ہمسایہ اسلامی ملک ہونے کے ناطے دونوں ممالک کے تعلقات خوشگوار اور دوستانہ ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

جنوری 1992ء میں تاجکستان نے پاکستان میں بجلی کا بحران دور کرنے کے لیے فاضل بجلی فراہم کرنے کی پیشکش کی۔ دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ پروازوں کے معاہدے پر دستخط ہوئے۔ پاکستان نے تاجکستان کو تجارت کے لیے راہداری کی سہولت فراہم کی۔ 1994ء میں [illegible] ممالک نے دوطرفہ معاہدوں پر دستخط کیے جس کے مطابق دونوں ممالک باہمی مفاد میں تکنیکی ، سائنسی، اقتصادی اور تجارتی تعاون کو فروغ دیں گے۔

پاکستان کے عالم اسلام کے ساتھ تعلقات

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام کے ساتھ برادرانہ تعلقات استوار کرنا اور امن وامان کو فروغ دینا پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔

عالمِ اسلام

perfect24u.ocm

افغانستان، ایران، انڈونیشیا، اردن، بنگلہ دیش، ترکی، سعودی عرب، فلسطین، لیبیا، متحدہ عرب امارات، مصر، شام، عراق، کویت، ملائیشیا اور وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کے ساتھ پاکستان کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ افغانستان، ایران اور وسطی ایشیائی ریاستوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔

سعودی عرب

پاکستان کے سعودی عرب کے ساتھ تعلقات بہت گہرے اور دوستانہ ہیں۔ سعودی عرب کی حکومت نے تحریک پاکستان سے لے کر قیام پاکستان تک اس کی بھرپور حمایت کی ہے۔ سعودی عرب ان چند ممالک میں سے ایک ہے جنھوں نے ابتدا ہی میں پاکستان کو تسلیم کیا۔ یہ تعلقات وقت کے ساتھ ساتھ اور بھی مضبوط ہو رہے ہیں۔ سعودی عرب نے ہر موقع پر پاکستان کی سفارتی، اخلاقی، اور معاشی مدد کی ہے۔ یہ تعلقات صدر

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

جنرل ضیاء الحق کے دور میں اور بھی گہرے ہوئے۔ سعودی عرب نے پاکستانی ہنرمند افراد کے لیے ہزاروں ویزے جاری کیے۔ سعودی عرب کے تعاون سے اسلام آباد میں فیصل مسجد اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی بھی قائم ہوئی۔ پاکستان سعودی عرب کو دفاع کے شعبے میں مختلف قسم کی مراعات دیتا رہتا ہے۔1998ء میں پاکستان نے جب ایٹمی دھماکے کیے تو بین الاقوامی برادری نے پاکستان پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کیں۔ اس مشکل وقت میں سعودی عرب نے پاکستان کے معاشی مسائل کو کم کرنے کے لیے ایک عرصے تک کروڑوں روپے کا تیل آسان شرائط پر فراہم کیا۔ 8 اکتوبر 2005ء کے تباہ کن زلزلے اور 2010ء کے سیلاب میں سعودی عرب نے پاکستان کی بھرپور مدد کی۔

ترکی

ترکی کے ساتھ پاکستان کے تعلقات شروع ہی سے دوستانہ رہے ہیں۔ دونوں ممالک اسلامی تاریخی اور ثقافتی رشتوں میں منسلک ہیں۔ جنگ بلقان اور جنگ عظیم اوّل (1914ء-1918ء) میں برصغیر کے مسلمانوں نے ترکی کا ساتھ دیا۔ جنگ کے بعد مسلمانوں نے ترکی اور خلافت کو اتحادی قوتوں کے دست بُرد سے بچانے کے لیے تحریک خلافت چلائی۔ یہی جذبہ آج بھی دونوں ممالک کے عوام میں موجود ہے۔

ترکی اور پاکستان کے مابین معاہدہ دوستی 1951ء میں طے پایا۔ اس معاہدے کی رو سے دونوں ممالک کی حکومتیں اپنے اور دوسرے امن پسند ممالک کے مفاد کو پیش نظر رکھ کر آپس میں سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی میدان میں دوستانہ تعاون کے حصول اور امن و استحکام کی تدابیر کا جائزہ لیں گی۔ پاکستان اور ترکی نے دفاعی پیداوار اور فنی صلاحیتوں کے شعبوں میں باہمی اشتراک کے لیے مفاہمت کی ایک دستاویز پر دستخط کیے جس کی رو سے دونوں ممالک دفاعی امور میں بھی ایک دوسرے سے تعاون کرنے کے پابند ہوں گے۔ معاہدہ بغداد (CENTO) اور (SEATO) میں شمولیت سے دونوں ممالک کے درمیان فوجی لحاظ سے تعاون واشتراک میں اضافہ ہوا۔

perfect24u.cm

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

1964ء میں پاکستان، ایران اور ترکی کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے جس کے نتیجے میں علاقائی تعاون برائے ترقی کی تنظیم Regional Co-operation for Development (RCD) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ 1985ء میں اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) بنی جس سے اتحاد و تعاون کی نئی راہیں ہموار ہوئیں۔

1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں ترکی نے پاکستان کو اخلاقی اور سیاسی امداد فراہم کی۔ کشمیر کے مسئلے پر بھی ترکی نے ہمیشہ پاکستان کے موقف کی تائید کی ہے۔

آذربائیجان

اگست 1992ء میں آذربائیجان آزاد ہوا تو پاکستان نے اس نوآزاد مملکت کا خیر مقدم کیا اور اس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے۔ فاصلے کے اعتبار سے یہ ریاست پاکستان سے دوری پر واقع ہے مگر مسلمان ریاست ہونے کے ناطے پاکستان کے قریب ہے۔

آذربائیجان کی آزادی کے بعد پاکستان اور آذربائیجان کے مابین اقتصادی، ثقافتی، سائنسی اور تعلیمی تعاون کے معاہدے طے پائے۔ 1994ء میں پاکستان اور آذربائیجان کے درمیان صحت کے شعبے میں تعاون کے سمجھوتے پر دستخط ہوئے جس کے تحت دونوں ممالک ادویات اور ویکسین کی تیاری میں باہمی تعاون کریں گے اور طب کے میدان میں طلبہ کا باہمی تبادلہ بھی کیا جائے گا۔

پاکستان نے آذربائیجان پر آرمینیا کی جارحیت کی ہمیشہ مخالفت کی ہے پاکستان کا موقف ہے کہ دونوں ملکوں کے مابین اس مسئلے کو وہاں کے عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ آذربائیجان نے بھی مسلم ملک ہونے کے ناطے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں پاکستان کے موقف کی ہمیشہ تائید کی ہے۔ دونوں ممالک کے صدور اور وزرائے اعظم باہمی تعلقات کو فروغ دینے کے لیے ایک دوسرے کے ملکوں کے دورے کرتے رہتے ہیں۔ آذربائیجان اور پاکستان کے مابین دفاعی شعبے میں تعاون اور تیل و گیس کی تلاش کے معاہدے بھی ہوئے ہیں۔

perfect24u.com

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

OIC کی پہلی سربراہ کانفرنس

اسلامی کانفرنس کی تنظیم (OIC)

مسلمانان عالم کی دیرینہ خواہش تھی کہ ایک ایسا پلیٹ فارم قائم کیا جائے جس پر تمام اسلامی ممالک اکٹھے ہوکر اپنے مشترکہ مسائل کا حل تلاش کرسکیں اور عالم اسلام کو درپیش بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے لائحہ عمل تیار کرسکیں۔ 1969ء میں مقبوضہ بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ میں آتشزدگی کا واقعہ ہوا۔ اس سانحے کے بعد عرب ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس نے تجویز پیش کی کہ مسلم ممالک کے سربراہان ریاست وحکومت کی کانفرنس منعقد کی جائے۔ کانفرنس کے انعقاد کی ذمہ داری سعودی عرب اور مراکش کے وزرائے خارجہ کے سپرد کی گئی جنھوں نے باہمی مشورے سے سات رکنی کمیٹی بنائی تاکہ اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد کی جاسکے۔ یہ سات رکنی کمیٹی مراکش، سعودی عرب، ایران، ملائیشیا، نائیجیریا، پاکستان اور صومالیہ کے ممالک پر مشتمل تھی۔

اس کمیٹی نے اسلامی ممالک کی حکومتوں سے مشورے کے بعد ستمبر 1969ء میں اسلامی سربراہ کانفرنس مراکش کے شہر رباط میں منعقد کی جس میں 24 مسلم ممالک نے شرکت کی۔ اس طرح اسلامی کانفرنس کی تنظیم (Organization of Islamic Conference) کی بنیاد رکھی گئی۔

اس تنظیم کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

1. عالم اسلام کے مسائل حل کرنا۔
2. مقبوضہ فلسطینی علاقوں کی بازیابی میں فلسطینیوں کی مدد کرنا اور ان کی جدوجہد آزادی کی حمایت کرنا۔

perfect24u.ocm

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

3. مسلمانوں کے مقدس مقامات کو یقینی تحفظ فراہم کرنا۔
4. OIC کے رکن ممالک کی آزادی اور سالمیت کو تحفظ دینا اور ان میں یکجہتی، اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے لیے کوششیں کرنا۔

اسلامی سربراہی کانفرنس ہر تین سال بعد ہوتی ہے۔ (OIC) کا صدر دفتر سعودی عرب کے شہر جدہ میں قائم کیا گیا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کی سب سے بڑی تنظیم اسلامی سربراہی کانفرنس ہے۔ آج کل اس کے رکن ممالک کی تعداد 57 ہے۔

جنوبی ایشیا کی علاقائی تعاون کی تنظیم (SAARC)

سارک تنظیم کا قیام بنگلہ دیش کی کوششوں سے عمل میں آیا لیکن پاکستان نے بھی اس کے قیام میں غیر معمولی دلچسپی لی تھی۔ سیکرٹریوں کی سطح پر اس کا اجلاس کولمبو، کھٹمنڈو اور اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ اسلام آباد کا یہ اجلاس ہی اس تنظیم کے قیام کی بنیاد بنا اور بعد ازاں اس کے سربراہی اجلاسوں میں بھی پاکستان نے اہم کردار ادا کیا۔ سارک کے رکن ممالک بنگلہ دیش، پاکستان، بھارت، نیپال، سری لنکا، مالدیپ، بھوٹان اور افغانستان ہیں۔ سارک کی پہلی سربراہ کانفرنس دسمبر 1985ء کو بنگلہ دیش کے دارالحکومت میں ہوئی۔

سارک کے بے شمار اجلاسوں نے بمعہ سارک سربراہی اجلاس پاکستان کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ ممبر ممالک کے ساتھ قریبی تعلقات کو فروغ دے جو کسی اور ذریعے سے ناممکن تھا۔ سارک کے پلیٹ فارم سے اس تنظیم کے ممبران کو ایک دوسرے سے مسلسل اور متواتر رابطے قائم کرنے کی سہولت فراہم ہو گئی ہے۔

پاکستان کے بڑی طاقتوں سے تعلقات

پاکستان کی شروع ہی سے خواہش تھی کہ دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرے چونکہ پاکستان اقتصادی اور دفاعی لحاظ سے کمزور تھا۔ اس لیے پاکستان چاہتا تھا کہ دفاعی اور معاشی لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک سے قریبی دوستانہ تعلقات قائم کرے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان نے امریکہ، چین، برطانیہ، روس، یورپی یونین کے ممالک اور جاپان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ پاک چین تعلقات پہلے بیان کیے جا چکے ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کی نوعیت مختلف اوقات میں مختلف رہی ہے۔ جس طرح انسانی زندگی میں نشیب وفراز آتے ہیں اسی طرح پاک امریکہ تعلقات میں بھی کئی نشیب وفراز آئے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ پاکستان کے وزیراعظم لیاقت علی خان نے امریکہ کا دورہ کیا۔

1950ء کی دھائی میں پاکستان امریکی بلاک میں شامل ہوگیا اور سیٹو(SEATO) اور سینٹو (CENTO) کا رکن بھی بنا۔ دونوں ممالک کے درمیان باہمی دفاعی معاہدہ مئی1954ء میں ہوا۔

1965ء کی پاک بھارت جنگ میں امریکہ نے پاکستان کی کسی قسم کی مدد نہیں کی۔ بلکہ بھارت کی حمایت کرتے ہوئے پاکستان کو اسلحہ کی ترسیل بند کردی۔ اس طرح امریکی امداد کی بندش سے پاک فوج کو زیادہ نقصان پہنچا کیونکہ پاکستان کا اسلحہ زیادہ تر امریکہ سے خریدا جاتا تھا۔1971ء کی پاک بھارت جنگ میں بھی امریکہ نے پاکستان کی کوئی عملی مدد نہ کی لہذا پاکستان نے غیر جانبداری کی پالیسی اختیار کرتے ہوئے (SEATO) اور(CENTO) سے علیحدگی اختیار کرلی۔

perfect24u.com

1979ء میں امریکہ ایک دفعہ پھر پاکستان کی طرف متوجہ ہوا جب ایران میں انقلاب آیا اور کمیونسٹ افواج نے افغانستان میں مداخلت کی۔ دونوں ممالک نے اپنے اپنے مفادات کی خاطر سوویت یونین کی افغانستان میں مداخلت کے خلاف اتحاد کرلیا۔ تاہم کمیونسٹ افواج کے افغانستان سے انخلاء (1989ء) کے بعد اس خطے میں امریکہ کی دلچسپی کم ہوگئی اور پاکستان کو دی جانے والی معاشی و دفاعی امداد میں خاصی کمی کردی گئی۔

1998ء میں بھارت اور پاکستان کی طرف سے کئے جانے والے ایٹمی دھماکوں کے بعد ان ممالک پر امریکہ کی طرف سے معاشی پابندی عائد کردی گئی۔ مگر 11 ستمبر 2001ء کے واقعہ کے بعد جب امریکہ نے افغانستان میں دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے اپنی کوششوں کا آغاز کیا تو اسے ایک مرتبہ پھر پاکستان کے تعاون کی ضرورت پڑی۔ لہذا اس واقعہ نے پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک مرتبہ پھر دوستی کی راہیں ہموار

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

کیں۔لیکن امریکہ بار بار یہ کہہ رہا ہے کہ امریکہ اب پاکستان کے ساتھ مستقل بنیادوں پر تعلقات قائم رکھے گا لیکن یہ امر بالکل واضح ہے کہ بین الاقوامی تعلقات میں سب سے اہم جیز قومی مفادات ہوتے ہیں نہ تو کوئی مستقل دوست ہوتا ہے اور نہ ہی دشمن۔

برطانیہ

پاکستان کے برطانیہ کے ساتھ تعلقات کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ پاکستان اور برطانیہ دولت مشترکہ (Common Wealth) کے رکن ہیں اور دونوں ممالک میں تمام عالمی مسائل پر ہم آہنگی اور یگانگت پائی جاتی ہے۔ اگرچہ 1971ء میں بنگلہ دیش میں سیاسی اور آئینی بحران کے دوران دونوں ممالک کے تعلقات کشیدہ رہے تاہم بعد کے حالات نے انہیں ایک بار پھر نسبتاً خوشگوار کر دیا۔

1947ء میں برطانیہ ان چند ممالک میں سے ایک تھا جس نے پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات کے قیام میں پہل کی۔1965ء میں بھارت اور پاکستان کے درمیان رَن کچھ کا مسئلہ برطانیہ کی کوششوں سے حل ہوا۔ ستمبر 1971ء کو اسلام آباد میں برطانیہ اور پاکستان کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے جس کے تحت برطانیہ نے تربیلا ڈیم کے لیے بارہ لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ کی اقتصادی امداد دینے کا اعلان کیا۔1979ء میں برطانیہ نے پاکستان کے ذمہ 64 ملین پونڈ کا قرضہ معاف کیا۔اکتوبر 1981ء میں برطانوی وزیراعظم مارگریٹ تھیچر پاکستان تشریف لائیں اور انہوں نے افغان مہاجرین کی امداد کا اعلان کیا۔

دفاعی امور میں بھی برطانیہ نے پاکستان سے بھرپور تعاون کیا ہے۔ اس ضمن میں دونوں ممالک نے مختلف اوقات میں معاہدوں پر دستخط کیے۔1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں میں بھی برطانیہ نے مثبت کردار ادا کیا۔1999ء میں خطے کے خراب حالات کے پیش نظر برطانیہ نے پاکستان کو ایٹمی ہتھیار سرحدوں پر نصب کرنے سے منع کیا۔2002ء میں پاک بھارت کشیدگی کے باوجود برطانیہ نے بھارت کو 1 ارب پونڈ کے برطانوی ہتھیاروں کی فراہمی کی پیشکش کی جس میں 60 ہاک طیارے بھی شامل ہیں۔ جس پر پاکستان نے تشویش کا اظہار کیا۔

perfect24u.com

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

یورپی یونین

یورپی یونین کے ساتھ پاکستان کے تعلقات دوستانہ اور خوشگوار بنیادوں پر قائم ہیں۔ پاکستان اپنی برآمدات کا 20% یورپی یونین کو برآمد کرتا ہے۔2001ء سے یورپی یونین پاکستان کے ساتھ نمایاں سیاسی اور اقتصادی تعاون کر رہا ہے۔2009ء کی یورپی یونین اور پاکستانی سربراہ کانفرس کے بعد یہ تعلقات بہت ہی خوشگوار ہو گئے ہیں۔ یورپی یونین پاکستان میں تعلیم، بہبود آبادی، انسانی ترقی، ماحولیاتی آلودگی، چائلڈ لیبر، نشے کی لعنت سے نجات اور دیہی مراکز صحت میں کافی مدد کر رہا ہے۔

جاپان

جاپان اور پاکستان کے سفارتی تعلقات1952ء میں قائم ہوئے۔ دونوں ملکوں کے تعلقات کافی مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں۔ باوجود کئی نشیب وفراز کے پاکستان اور جاپان کے تعلقات میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا ہے۔ دونوں ملکوں میں مضبوط باہمی تجارتی روابط قائم ہیں۔ پاکستان جاپان کو کپاس برآمد کرتا ہے جبکہ جاپان نے پاکستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری کو پروان چڑھایا۔1960ء کی دہائی کے بعد سے جاپان ایک جدید صنعتی ترقی یافتہ ملک کے طور پر ابھرا اور اس نے نہ صرف پاکستان کی مالی معاونت کی بلکہ پاکستان کی ترقی کے لیے پاکستان میں اچھی خاصی سرمایہ کاری بھی کی۔ حکومت جاپان نے پاکستان میں انڈس ہائی وے، چلڈرن ہسپتال، PIMS، کوہاٹ ٹنل اور غازی بروتھا جیسے عظیم منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

perfect24u.ocm

روس

روس اور پاکستان کے باہمی سفارتی تعلقات کا آغاز1948ء سے ہوا۔ یہ تعلقات تاریخی اور تہذیبی بنیادیوں پر استوار ہیں۔ سرد جنگ کے زمانے میں روس اور پاکستان کے تعلقات میں اتار چڑھاؤ آتے رہے۔1947ء سے 1950ء تک دونوں ملکوں کے تعلقات خاصے خوشگوار تھے۔1958ء کے بعد تعلقات میں کچھ سرد مہری ہوئی لیکن

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

1965ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد تعلقات میں پھر بہتری شروع ہوئی۔1980ء کی دہائی میں پاکستان نے افغان مجاہدین کی مدد کی جس کی وجہ سے تعلقات کشیدہ ہوئے۔2000ء کے بعد سے دونوں ملکوں کے تعلقات میں تیزی سے بہتری آنی شروع ہوئی اور دونوں ملکوں کے تعلیمی، ثقافتی، فوجی اور سرکاری وفود کے تبادلے شروع ہوئے۔

مسئلہ کشمیر

کشمیر کا مسئلہ برصغیر پاک وہند کی تقسیم کے وقت سے چلا آرہا ہے۔ 3 جون 1947ء کے منصوبے کے تحت برصغیر پاک وہند کی تمام ریاستوں کو حق دیا گیا کہ وہ چاہیں تو بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کر سکتی ہیں تاہم الحاق کے وقت اپنے جغرافیائی محل وقوع اور رعایا کی مرضی کا خاص خیال رکھیں۔

تقسیم ہند کے وقت کشمیر کا راجہ ہری سنگھ ڈوگرا تھا۔3 جون 1947ء کے تحت یہ فیصلہ کشمیر کی ریاست کے ذمہ تھا کہ وہ پاکستان یا بھارت میں کسی ایک کے ساتھ الحاق کرے۔ ہندو راجہ مسلم اکثریت کی خواہش کے خلاف ہندوستان سے الحاق کرنا چاہتا تھا حالانکہ کشمیر کی تقریباً 75 فیصد آبادی مسلمان تھی اور جغرافیائی اعتبار سے بھی کشمیر پاکستان کے ساتھ ملحق تھا۔ ایسے حالات میں راجا کو یہ خطرہ لاحق ہوگیا کہ کہیں ریاست کے مسلمان اس کے خلاف بغاوت پر آمادہ نہ ہوجائیں۔ اس لیے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے راجا نے 12 اگست 1947ء کو پاکستان کے ساتھ ''معاہدہ جاریہ'' (Stand Still Agreement) کیا جس کے تحت پاکستان کو یقین دلایا گیا کہ معاملات کو حسب معمول رکھا جائے گا اور مناسب حالات دیکھتے ہوئے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے گا۔ لیکن جب راجا ہری سنگھ نے اپنی رعایا کی مرضی کے خلاف بھارت سے الحاق کرنا چاہا تو کشمیر کے مختلف حصوں سے لوگ آزادی کی جنگ کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ریاستی فوج نے انہیں کچلنے کی بھرپور کوشش کی مگر ان مجاہدین نے ریاستی فوج کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور کشمیر کا کچھ حصہ آزاد کرالیا جہاں آزاد کشمیر کی حکومت قائم کی گئی۔

perfect24u.com

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

ہندوؤں اور سکھوں نے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے جموں وکشمیر کے بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا جس کے نتیجے میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ کشمیری مہاراجہ ہری سنگھ نے 27 اکتوبر 1947ء کو کشمیری عوام کی مرضی کے خلاف بھارت کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا اور بھارت سے فوج طلب کی۔ ریاستی مسلمانوں نے قبائلی علاقوں کے مسلمانوں سے مدد کی درخواست کی۔ پاکستان کے قبائلی مسلمان اس درخواست پر لبیک کہتے ہوئے وادیِ کشمیر میں داخل ہوئے۔ اس طرح 48-1947ء میں پاکستان کو اپنی سرحدوں کے دفاع کے لیے کشمیر جنگ میں شامل ہونا پڑا۔ پاکستان کے جنگ میں حصہ لینے پر بھارت نے کشمیر کا مسئلہ یکم جنوری 1948ء کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پیش کیا۔ اقوام متحدہ نے کشمیر کا مسئلہ پُرامن طور پر حل کرنے کے لیے (13 اگست 1948 اور 3 جنوری 1949) کو دو قرار دادیں منظور کیں جن کے مطابق اقوام متحدہ نے دونوں ممالک میں جنگ بندی کرائی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ کشمیری عوام استصواب رائے سے اپنے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کریں گے اور یہ استصواب رائے اقوام متحدہ کی نگرانی میں کرایا جائے گا۔

لیکن مختلف وجوہات کی بنا پر آج تک کسی بھی قرارداد پر عمل نہ ہوسکا۔ اقوام متحدہ نے اس مسئلے کے حل کے لیے کئی کمیشن برصغیر بھیجے لیکن بھارت نے استصواب رائے کرانے سے صاف انکار کر دیا اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کو نظر انداز کر دیا جس کی وجہ سے کشمیر کا مسئلہ آج تک حل نہیں ہوسکا ہے۔ بھارتی فوج آج تک وہاں موجود ہے اور کشمیر کی وادی میں ظلم و بربریت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ اقوام متحدہ جیسا عالمی ادارہ بھی بھارت پر دباؤ نہیں ڈال سکا جو کشمیریوں کو حق خود ارادیت دے سکے۔ کشمیری عوام بھارتی مظالم سے چھٹکارا حاصل کرنے اور آزادی کے حصول کے لیے جہاد کے جذبے سے سرشار ہیں اور اسی جذبے کے تحت کشمیریوں نے ہندوستانی افواج کے خلاف مسلح جدوجہد شروع کر دی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ کشمیر کے مسلمان کو اپنے اور کشمیر کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار مل جائے گا۔

perfect24u.ocm

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

اقوام متحدہ میں پاکستان کا کردار

قیام پاکستان کے صرف ڈیڑھ ماہ بعد یعنی 30 ستمبر 1947ء کو پاکستان اقوام متحدہ کا ممبر بنا۔ پاکستان کا شمار اقوام متحدہ کے ان رکن ممالک میں ہوتا ہے جنھوں نے آزادی حاصل کرنے کے فوراً بعد اس تنظیم کی رکنیت اختیار کی۔ اس روز سے لے کر آج تک پاکستان اقوام متحدہ کی کاروائیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا رہا ہے اور اس تنظیم کو فعال بنانے میں کوشاں ہے۔

اقوام متحدہ کے بنیادی اور مخصوص اداروں کی سرگرمیوں میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ جنرل اسمبلی کے عمومی اور خصوصی اجلاسوں میں پاکستان کے مندوبین نے عالمی مسائل پر اپنے نقطہ نظر کو موثر انداز میں پیش کیا ہے۔ 1980ء میں پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق کو عالم اسلام کے نمائندے کی حیثیت سے جنرل اسمبلی کی صدارت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ پاکستان کئی بار سلامتی کونسل کا غیر مستقل رکن منتخب ہوا ہے۔ اسی طرح اقتصادی، معاشرتی اور سماجی کونسلوں کی کارروائیوں میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

اقوام متحدہ کے مختلف ادارے پاکستان میں ترقی اور معاشرتی بہبود کے بہت سے منصوبوں میں مدد دے رہے ہیں۔ ان اداروں میں عالمی تنظیم برائے خوراک (WFO)، اقوام متحدہ کا بچوں کا فنڈ (UNICEF)، اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام (UNDP)، پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کا ہائی کمشن (UNHCR) اور عالمی ادارہ صحت (WHO) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پاکستان کے فوجی دستوں نے اقوام متحدہ کی امن فوج میں شامل ہو کر بیشتر ممالک میں امن و امان قائم رکھنے کے فرائض انجام دیے ہیں۔

کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کو اقوام متحدہ سے کافی مایوسی ہوئی ہے کیونکہ کشمیر کا مسئلہ 1948ء سے اقوام متحدہ میں پیش ہو رہا ہے اس مسئلے کے حل کے لیے سلامتی کونسل نے قرار دادیں منظور کیں کہ استصواب رائے سے جموں کشمیر کے عوام اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے لیکن تاحال کسی قرار داد پر عمل نہیں ہو سکا ہے۔

perfect24u.com
NOT FOR SALE

perfect24u.cm

مشقی سوالات

1۔ مندرجہ ذیل میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) پاک چین سرحدی معاہدہ کب طے پایا؟

(ا) 1950ء (ب) 1956ء (ج) 1961ء (د) 1963ء

(ii) گوادر کی بندرگاہ کس ملک کے تعاون سے تعمیر ہوئی؟

(ا) ایران (ب) چین (ج) کویت (د) امریکہ

(iii) مسئلہ کشمیر پر اب تک پاک بھارت کی کتنی جنگیں ہو چکی ہیں؟

(ا) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(iv) پاکستان اور بھارت کے درمیان شملہ معاہدہ کب طے پایا؟

(ا) 1969ء (ب) 1972ء

(ج) 1976ء (د) 1980ء

(v) 1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان کون سا معاہدہ طے پایا؟

(ا) معاہدہ سندھ طاس (ب) ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنا

(ج) شملہ معاہدہ (د) تجارتی امور پر معاہدہ

(vi) شاہ ایران نے پہلی بار پاکستان کا دورہ کب کیا تھا؟

(ا) 1948ء (ب) 1950ء (ج) 1952ء (د) 1953ء

perfect24u.cm
NOT FOR SALE

perfect24u.cm

(vii) علاقائی تعاون برائے ترقی کی تنظیم کے رکن ممالک کون کون سے تھے؟

(ا) ایران، پاکستان اور افغانستان (ب) پاکستان، عراق اور ترکی

(ج) ترکی، ایران اور سعودی عرب (د) پاکستان، ایران اور ترکی

(viii) D-8 تنظیم میں شامل ممالک کی تعداد کیا ہے؟

(ا) 7 (ب) 8 (ج) 9 (د) 10

(ix) پاکستان اقوام متحدہ کا رکن کب بنا ہے؟

(ا) اگست 1948ء (ب) ستمبر 1947ء

(ج) اکتوبر 1948ء (د) نومبر 1948ء

(x) 1996ء میں طالبان نے کون سا شہر فتح کیا؟

(ا) قندھار (ب) جلال آباد

(ج) کابل (د) خوست

(xi) وسط ایشیائی ریاستوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ا) پانچ (ب) چھ (ج) آٹھ (د) نو

(xii) رقبہ کے لحاظ سے عالم اسلام کا سب سے بڑا ملک کون سا ہے؟

(ا) پاکستان (ب) قازقستان (ج) ازبکستان (د) ترکمانستان

(xiii) 1969ء میں ہونے والی پہلی سربراہ کانفرنس میں کتنے مسلم ممالک نے شرکت کی؟

(ا) 22 (ب) 23 (ج) 24 (د) 25

perfect24u.com
SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

(xiv) OIC کی سربراہ کانفرنس کتنے سال بعد منعقد ہوتی ہے؟

(ا) تین سال بعد (ب) چار سال بعد

(ج) پانچ سال بعد (د) ایک سال بعد

(xv) مسئلہ کشمیر پہلی مرتبہ اقوام متحدہ میں کب پیش ہوا؟

(ا) یکم جنوری 1948ء (ب) 22 جنوری 1948ء

(ج) 5 جنوری 1949ء (د) 14 مارچ 1949ء

(xvi) معاہدہ جاریہ کب طے پایا؟

(ا) اگست 1948ء (ب) اگست 1949ء

(ج) اگست 1947ء (د) اکتوبر 1947ء

perfect24u.ocm

2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(ا) پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد کیا ہیں؟

(۲) پاکستان کی جغرافیائی اہمیت بیان کریں۔

(۳) پاکستان اور چین کے تعلقات پر نوٹ لکھیں۔

(۴) پاکستان اور ازبکستان کے تعلقات بیان کریں۔

(۵) OIC کیا ہے؟ اس کے قیام کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

(۶) اقوام متحدہ میں پاکستان کے کردار پر نوٹ لکھیں۔

(۷) پاک افغان تعلقات پر روشنی ڈالیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

3۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

(۱) پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔

(۲) پاکستان کے وسط ایشیائی ریاستوں کے ساتھ تعلقات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(۳) پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات پر تبصرہ کریں۔

(۴) America بڑی طاقتوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کا جائزہ لیں۔

(۵) مسئلہ کشمیر اور پاک بھارت تعلقات تفصیلاً بیان کریں۔

سرگرمی:

perfect24u.ocm

- دنیا کے نقشہ پر عالم اسلام اور سارک کے رکن ممالک کی نشاندہی کرائیں۔
- اقوام متحدہ میں پاکستان کے کردار کے موضوع پر تقریری مقابلہ منعقد کرائیں۔

قیام پاکستان سے آج تک پاکستان جن علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں اور اداروں کا رکن رہا ہے ان کے ناموں کی مکمل فہرست تیار کریں۔

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

باب 3

معاشی ترقی

حاصلاتِ تعلیم

اس سبق کی اموزش کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- پاکستان میں گذشتہ دہائیوں میں ہونے والی معاشی ترقی پر بحث کر سکیں۔
- پاکستان کے دھاتی اور غیر دھاتی معدنی وسائل، ان کی معاشی افادیت اور پاکستان میں ان کی تقسیم بیان کر سکیں۔
- پاکستان کی معیشت میں زراعت کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
- پاکستان کے زرعی صلاحیت کی نشان دہی کرنے کے ساتھ ساتھ مسائل اور پیداوار بڑھانے کی تدابیر بتا سکیں۔
- پاکستان کے آبی وسائل اور موجودہ آبپاشی کا نظام بیان کر سکیں۔
- پاکستان میں پیدا ہونے والی اہم فصلوں کی پیداوار اور تقسیم، لائیوسٹاک اور ماہی گیری پر بحث کر سکیں۔
- زراعت میں جدت کے رجحانات بیان کر سکیں۔
- ہماری زراعت کو درپیش مسائل پر بحث کر سکیں۔
- معاشی ترقی میں صنعتوں کی اہمیت پر بحث کر سکیں۔
- گھریلو، چھوٹے پیمانے اور بڑے پیمانے کی صنعتوں کے جائے مقام اور پیداوار پر مختصر بحث کر سکیں۔
- ترقی میں توانائی کے ذرائع کی اہمیت پر بحث کر سکیں۔
- توانائی کے مختلف ذرائع کی پیداوار اور لاگت پر بحث کر سکیں۔
- پاکستان کی بین الاقوامی تجارت، ان کی ترکیب، رجحان اور بدلتے توازن کا تجزیہ کر سکیں۔
- پاکستان میں غربت کے اسباب واثرات بیان کریں۔ غربت کم کرنے کے لیے اقدامات کی نشان دہی کر سکیں۔
- پاکستان کی بندرگاہوں کی اہمیت واضح کر سکیں۔
- پاکستان کی خشک گودیوں کی اہمیت پر بحث کر سکیں۔

perfect24u.com

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

پاکستان میں معاشی ترقی

معاشی ترقی سے مراد یہ ہے کہ قومی پیداوار میں اضافہ ہو۔ لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو، روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں اور بے روزگاری کا مسئلہ نہ ہو۔ خوراک میں ملک خودکفیل ہو اور معاشرے میں دولت کی غیر منصفانہ تقسیم نہ ہو۔ پاکستانی معیشت کی بنیاد زراعت، صنعت، تجارت اور تعلیم وغیرہ پر ہے لہٰذا مختلف شعبوں میں ترقی کا تذکرہ درج ذیل ہے:

زرعی شعبہ میں ترقی

پاکستانی معیشت بنیادی طور پر ایک زرعی معیشت ہے کیونکہ مجموعی آبادی کا 65 فی صد بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر زراعت سے منسلک ہے اور مجموعی قومی پیداوار کا 32 فی صد زرعی شعبہ سے حاصل ہوتا ہے۔

یہ صنعتوں کے لیے خام مال بھی مہیا کرتی ہے لیکن اہمیت کے باوجود ہماری زراعت پسماندہ ہے

perfect24u.com

بہرحال حکومت کی توجہ سے زرعی شعبہ کی ترقی کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

- جدید زرعی آلات مثلاً کمبائن ہارویسٹ، تھریشر، ٹیوب ویل اور ٹریکٹر وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔
- کیمیائی کھاد کا استعمال جو 1952-53ء کے دوران ایک ہزار ٹن تھا 2002-03ء میں چوبیس لاکھ ٹن کھاد تک پہنچا جس سے زرعی پیداوار میں کافی اضافہ ہوا۔
- پیداوار بڑھانے کے لیے 2002-03ء میں 148 ٹن اعلیٰ قسم کا اچھا بیج کسانوں میں تقسیم کیا گیا۔

perfect24u.cm

- حکومت کا محکمہ زراعت فصلوں کو بیماریوں سے محفوظ کرنے کے لیے کسانوں کو مفید مشوروں کے ساتھ ساتھ مختلف اقدامات بھی کرتا ہے۔
- حکومت نے زرعی تعلیم کے فروغ کے لیے پشاور، فیصل آباد، راولپنڈی، لاہور، کراچی اور کوئٹہ میں زرعی یونیورسٹیاں قائم کی ہیں جہاں تعلیم کے علاوہ زرعی مسائل پر تحقیقی کام بھی کیا جاتا ہے۔
- زرعی قرضہ جات کی بہم رسانی، بہترین آبپاشی، زرعی پیداوار کی فروخت اور امدادی قیمت کی پالیسی بھی اپنائی گئی ہے۔

صنعتی ترقی

پاکستان ابتداء سے ہی صنعتی پسماندگی کا شکار ہے۔ تقسیم ہند کے وقت ہندوستان میں 921 بڑے کارخانے تھے۔ جن میں سے پاکستان کے حصہ میں 34 کارخانے آئے۔ زرعی ترقی، تجارت، توازن ادائیگی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے صنعتی ترقی انتہائی ضروری ہے۔

جب سے پاکستان قائم ہوا ہے سیاسی اور معاشرتی حالات پرسکون نہیں رہے۔ ملک کو استحکام نہیں مل سکا۔ اس لیے صنعتی ترقی متاثر ہوئی ہے۔ صنعتی ترقی کے لیے حکومت نے وقتاً فوقتاً کئی اقدامات کئے مثلاً 1952ء میں صنعتی ترقیاتی کارپوریشن قائم کی گئی۔ صنعتی تحقیقاتی مراکز قائم کیے گئے۔ صنعتی اور سائنسی تحقیقاتی کونسل قائم ہوئی۔ 1961ء میں صنعتی ترقیاتی بینک قائم کیا گیا۔ انڈسٹریل ایریاز اور سمال انڈسٹریز کارپوریشن اور فنی تعلیمی ادارے قائم ہوئے۔ 1972ء میں حکومت نے بہت سی صنعتوں کو اور 1974ء میں تمام نجی کمرشل بینکوں کو قومی تحویل میں لے لیا۔ جس کے باعث صنعتکاروں اور بینکاروں کی حوصلہ شکنی ہوئی۔ 80 کی دہائی میں قومی ملکیت میں لی گئی صنعتوں کو دوبارہ نجی ملکیت میں دے دیا۔ اس عمل سے صنعتی پیداوار اور ترقی کا رجحان حوصلہ افزا رہا۔

perfect24u.com
NOT FOR SALE

perfect24u.cm

ملک اب سوتی کپڑے، اونی کپڑے، بناسپتی گھی، سگریٹ، ماچس، چمڑے، ربڑ، سیمنٹ، چینی اور کپاس کی مصنوعات میں نہ صرف خودکفیل ہے بلکہ اب اس قابل ہے کہ یہ اشیاء دوسرے ممالک کو بھی برآمد کر سکے۔

تجارت

معیشت میں تجارت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس میں برآمدات اور درآمدات دونوں شامل ہوتی ہیں۔ کسی ملک کی معاشی ترقی کا اندازہ اس ملک کے توازن تجارت سے لگایا جاسکتا ہے۔ جیسے جیسے پاکستان صنعتی اعتبار سے ترقی کرتا گیا اس کی برآمدات کی پوزیشن بدلتی گئی۔ پہلے پہل زرعی نوعیت کی اشیاء برآمد ہوتی تھیں لیکن اب صنعتی مصنوعات کا حصہ بڑھ گیا ہے۔

perfect24u.ocm

قدرتی وسائل

کسی ملک کی اقتصادی خوشحالی میں قدرتی ذرائع کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ قدرتی وسائل میں آب و ہوا، جنگلات، پانی، معدنی وسائل اور حیوانات، افرادی قوت، پہاڑ وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان میں بے پناہ قدرتی وسائل ہیں لیکن ان کو صحیح طور پر استعمال میں نہیں لایا گیا۔

تعلیم

تعلیم اور معاشی ترقی کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ انسانی وسائل کو ترقی دینے اور معاشی ترقی کے لیے تعلیم کے شعبے میں مناسب سرمایہ کاری نہایت اہم ہے۔ پاکستان میں حکومت نے ہر پانچ سالہ منصوبے میں تعلیم پر خاص توجہ دی ہے۔ نئی قومی تعلیمی پالیسی کا بنیادی مقصد قوم کو اکیسویں صدی کے چیلنجوں کے لیے تیار کرنا ہے۔

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

معدنی وسائل

کسی ملک کی صنعتی ترقی میں معدنیات اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ جتنے زیادہ معدنی ذخائر ہوں معیشت اتنی ہی مستحکم ہوگی۔ تکنیکی مہارت کے بغیر ان معدنیات کو نہیں نکالا جاسکتا۔ ترقی پذیر ممالک کے پاس یہ تکنیکی مہارت نہ ہونے کی وجہ سے ان ممالک کو معدنیات نکالنے کے لیے بین الاقوامی کمپنیوں کی مدد لینا پڑتی ہے۔ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے معدنی وسائل سے نوازا ہے جن میں معدنی نمک، کرومائیٹ، تانبا، چونے کا پتھر، جپسم، خام لوہا، سنگ مرمر، چینی مٹی، آتشی مٹی، کوئلہ، خام تیل اور قدرتی گیس وغیرہ شامل ہیں۔

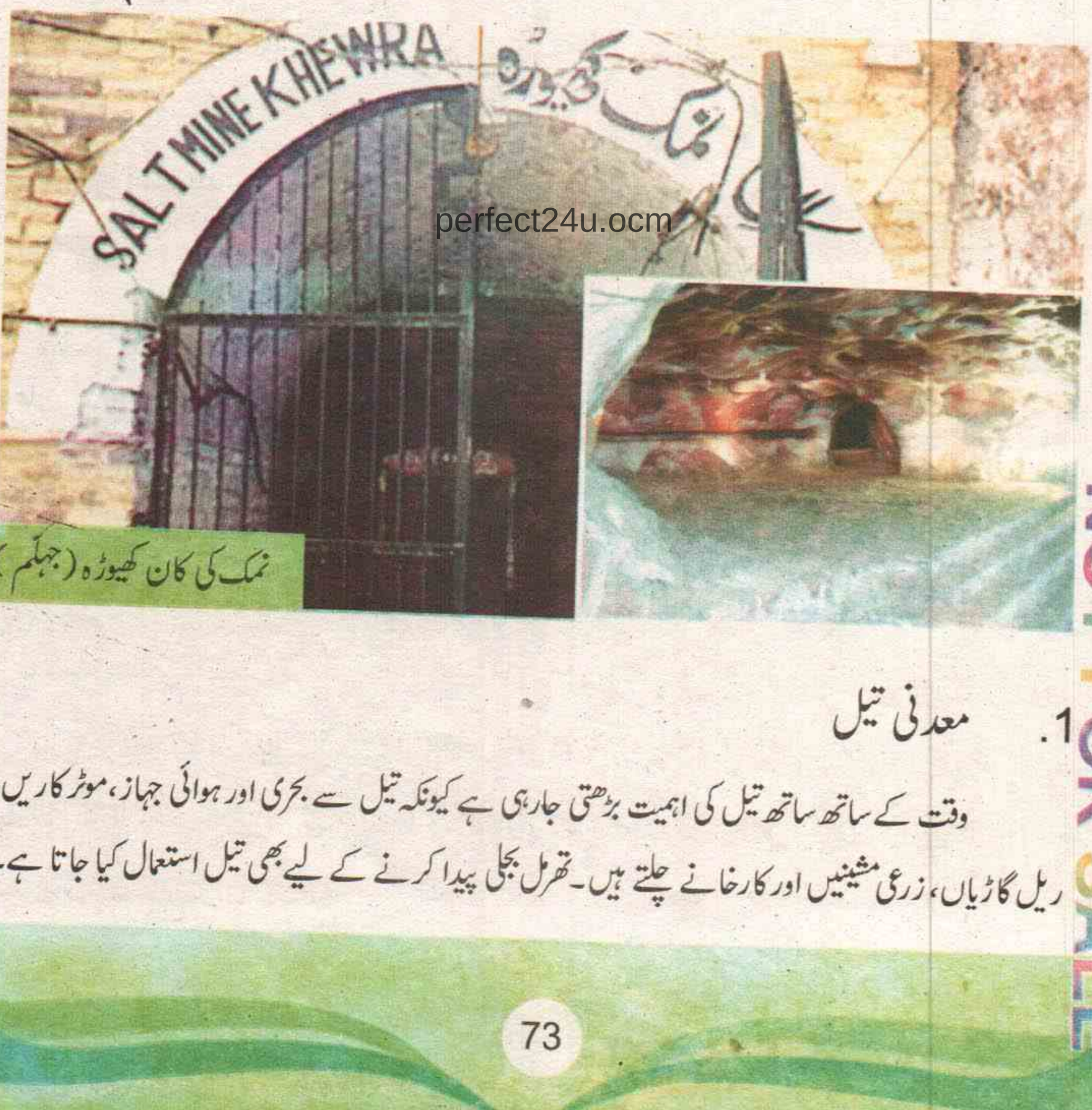

نمک کی کان کھیوڑہ (جہلم)

perfect24u.ocm

1. معدنی تیل

وقت کے ساتھ ساتھ تیل کی اہمیت بڑھتی جارہی ہے کیونکہ تیل سے بحری اور ہوائی جہاز، موٹر کاریں، ریل گاڑیاں، زرعی مشینیں اور کارخانے چلتے ہیں۔ تھرمل بجلی پیدا کرنے کے لیے بھی تیل استعمال کیا جاتا ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

تیل تلاش کرنے اور نکالنے کے لیے بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ پاکستان اپنی ضرورت کا صرف 10 فی صد تیل پیدا کر رہا ہے اس لیے باقی 90 فی صد کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تیل درآمد کرتا ہے جس پر کثیر زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ پاکستان میں معدنی تیل، کوٹ سارنگ، توت، میال، کھوڑ، ڈھلیاں (ضلع اٹک)، ڈھوڈک (ضلع ڈیرہ غازی خان)، کرسال (ضلع جہلم)، ضلع بدین اور آدھی قاضیاں (ضلع راولپنڈی) میں پایا جاتا ہے۔ صوبہ سندھ کے جنوبی حصّوں میں بھی تیل کے وافر ذخائر پائے جاتے ہیں۔

2. قدرتی گیس

قدرتی گیس بھی تیل ہی کی طرح اہمیت کی حامل ہے۔ گھریلو استعمال کے علاوہ یہ گاڑیوں کے چلانے، کھاد بنانے والے کارخانوں میں، سیمنٹ کے کارخانوں میں اور تھرمل بجلی گھروں کے چلانے میں استعمال ہوتی ہے۔ قدرتی گیس کا 29 فی صد کھاد بنانے کے کارخانوں اور 24 فی صد دوسرے صنعتی کارخانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں قدرتی گیس کے ذخائر صوبہ بلوچستان میں سوئی، صوبہ سندھ میں خیرپور، ساری، ہنڈی، مزرانی، کندکوٹ اور سارنگ میں پائے جاتے ہیں جبکہ پنجاب میں ڈھوڈک، پیرکوہ، ڈھلیاں اور میال اور صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع کرک میں گرگری کے مقام پر گیس کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

perfect24u.ocm

3. کوئلہ

کوئلہ اہم معدنیات میں سے ایک ہے۔ تیل اور گیس کے عام ہونے سے پہلے کارخانے اور ریلوے انجن کوئلے سے چلتے تھے۔ کوئلہ مختلف جگہوں سے نکالا جاتا ہے جس میں مچھ، خوست، سارشارگ ڈیگاری، ہرنائی، سنجیدی، پیر اسماعیل زیارت (بلوچستان)، لاکھڑا (دادو)، مکڑوال (میانوالی)، جھمپیر (ٹھٹھہ) اور تھر (تھرپارکر) کے علاقے شامل ہیں۔ دنیا کا سب سے بڑا کوئلے کا ذخیرہ تھر (صوبہ سندھ) میں دریافت ہوا ہے لیکن ابھی تک یہاں سے نکالا نہیں جا سکا۔

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

4. خام لوہا

پاکستان میں معمولی قسم کا لوہا وافر مقدار میں دریافت ہوا ہے۔ جو چلغازی، کالاباغ، لنگڑیال اور چترال کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ جبکہ اعلیٰ قسم کا لوہا بلوچستان میں نوکنڈی کے مقام پر دریافت ہوا ہے۔

5. جپسم

جپسم داؤدخیل، کھیوڑہ اور ڈنڈوت کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ جپسم مصنوعی کھاد، پلاسٹر آف پیرس اور سیمنٹ کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

6. سنگ مرمر

سنگ مرمر عمارتوں کو خوبصورت بنانے کے کام آتا ہے۔ پاکستان میں اعلیٰ قسم کا اور مختلف رنگوں مثلاً سفید، سبز، بھورا اور سلیٹی رنگ کا سنگ مرمر پایا جاتا ہے۔ اس کی پاکستان برآمد بھی کرتا ہے۔ مہمند ایجنسی، باجوڑ ایجنسی، صوبہ خیبر پختونخوا میں سوات، مردان، نوشہرہ اور ورسک کے قریب ملاگوری کے مقامات جبکہ صوبہ بلوچستان میں چنائی کے مقام پر اعلیٰ قسم کا سنگ مرمر پایا جاتا ہے۔

7. چونے کا پتھر

چونے کا پتھر پاکستان میں بیشتر مقامات پر پایا جاتا ہے جن میں کوہاٹ، مارگلہ، ٹیکسلا، رانی پور، ہرنائی، روہڑی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ یہ سیمنٹ اور شیشہ سازی کی صنعت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

8. کرومائیٹ

پاکستان میں کرومائیٹ وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ یہ فولاد سازی، رنگ سازی اور فوٹو گرافی کی

perfect24u.com

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

صنعتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کرومائیٹ کے ذخائر صوبہ بلوچستان میں مسلم باغ، چاغی، خاران، جبکہ صوبہ خیبر پختونخوا میں چارسدہ، مالاکنڈ اور قبائلی علاقہ جات میں شمالی وزیرستان میں پائے جاتے ہیں۔

9. معدنی نمک

کھیوڑہ، بہادر خیل اور جٹہ کے مقامات پر نمک کے بہت بڑے بڑے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ جبکہ بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں سمندر کے پانی سے نمک حاصل کیا جاتا ہے۔

10. گندھک

گندھک گولہ بارود اور کیمیائی صنعتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بلوچستان کے علاوہ مردان اور جیکب آباد کے ضلعوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کو صاف کرنے کے کارخانے کراچی اور کوئٹہ میں موجود ہیں۔

perfect24u.com

11. تانبا

تانبے کی کانیں بلوچستان میں سینڈک اور چاغی کے مقامات پر ہیں ۔ حال ہی میں بلوچستان میں ریکوڈک کے علاقے میں تانبے کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ تانبا بجلی کی تاریں، گھریلو برتن اور سکے بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

معیشت میں زراعت کی اہمیت

زراعت پاکستانی لوگوں کا ایک قدیم پیشہ ہے۔ زراعت ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ آبادی کے تقریباً 65 % لوگ بالواسطہ یا بلاواسطہ زراعت سے منسلک ہیں۔ زراعت سے ہماری

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

خوراک کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ یہ جانوروں کے لیے چارہ فراہم کرتی ہے۔ معیشت میں حیواناتی وسائل کی اہمیت سے بھی انکار نہیں کیا جاتا اور حیواناتی وسائل کا انحصار زراعت پر ہے۔ زراعت صنعتوں کے لیے خام مال مہیا کرتی ہے اور زراعت پر مبنی صنعتیں معاشی ترقی، روزگار کی فراہمی اور تجارت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ملکی دولت کا 32 فی صد اور زرمبادلہ کا 45 فی صد زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔

perfect24u.ocm

زرعی زمین

پاکستان کی زرعی صلاحیت

پاکستان کے میدانی علاقوں کا بیشتر حصہ دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں کی لائی ہوئی سیلابی مٹی سے زرخیز ہوتا ہے۔ دریائے سندھ کا میدان دنیا میں سب سے زیادہ زرخیز علاقہ سمجھا جاتا ہے اور ہمارے ملک کا یہ کشادہ میدانی علاقہ کاشتکاری کے لیے انتہائی موزوں ہے۔ ہمارے ملک کی آب و ہوا زراعت کے لیے موزوں ہے۔ صرف چند پہاڑی علاقے ہیں جو موسم سرما میں سردی اور برف باری کی وجہ سے

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

کاشتکاری سے چند مہینوں کے لیے محروم رہ جاتے ہیں لیکن میدانی علاقوں میں سارا سال کاشتکاری کی جاتی ہے۔ پاکستان میں کل رقبے کا 38 فی صد قابل کاشت زمین ہے۔ جس میں صرف 24 فی صد زمین کو زیر کاشت لائی گئی ہے۔ اگر باقی ماندہ 62 فی صد رقبہ قابل کاشت بنایا جائے اور ساری زمین کو زیر کاشت لایا جائے تو زرعی پیداوار اور ہماری معیشت بہت ترقی کر سکتی ہے۔

زیر کاشت رقبے کا 70 فیصد حصہ نہروں سے جبکہ باقی ماندہ زمین ٹیوب ویل اور کنوؤں سے سیراب کی جاتی ہے قدرت نے ہمیں بہت ساری نعمتوں یعنی دریاؤں، برف باری اور گلیشیرز وغیرہ سے نوازا ہے اگر ان سے نہریں نکال کر آبپاشی کی جائے تو زرعی ترقی کے لیے کافی گنجائش موجود ہے۔

پاکستان میں زرعی پیداوار کی کمی کے اسباب

perfect24u.ocm

1. قدیم طریقہ کاشتکاری

جدید زرعی تعلیم سے ناواقفیت کی بنا پر ہمارے کسانوں نے کھیتی باڑی کے قدیم طریقے اپنائے ہوئے ہیں۔ ہمارے کاشتکار سائنسی طریقے اپنانے کی استطاعت نہیں رکھتے اور پرانے زرعی آلات استعمال کرتے ہیں اس لیے فی ایکڑ پیداوار بہت کم ہے جس کا نہ صرف کسانوں کو نقصان ہے بلکہ پوری ملکی معیشت پر اسکے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

2. کمزور مالی حالت

ہمارے ملک کی آبادی کی اکثریت غریبوں پر مشتمل ہے اور زراعت کے پیشے سے منسلک ہے۔ مالی کمزوری کے باعث کسان پیداوار بڑھانے کے لیے کیمیائی کھاد، عمدہ بیج اور مشینوں کا استعمال نہیں کر سکتے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

3. زمین کی تقسیم در تقسیم

پاکستان میں وراثتی تقسیم کی وجہ سے قابل کاشت زمین تقسیم در تقسیم کے عمل سے گزرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ زمین کے ان چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر مشینی کاشت نہیں ہوسکتی۔ جس کی وجہ سے ملک کو مجموعی طور پر نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔

4. قابل کاشت رقبہ میں کمی

زرعی پیداوار کی کمی کا ایک سبب ہمارے کاشتکار کے پاس کاشت کے لیے محدود رقبے کا ہونا بھی ہے۔ ملک کی آبادی روز بروز بڑھتی جارہی ہے اور قابل کاشت زمین پر مکانات تعمیر ہورہے ہیں۔ جس سے قابل کاشت زمین کے رقبے میں خاطر خواہ کمی ہورہی ہے۔ اس لیے فی کس پیداوار بہت ہی کم ہے۔

5. فصلی بیماریاں

perfect24u.ocm

پاکستان کی مختلف فصلوں کو کئی قسم کی خطرناک بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ کیڑے مار ادویات مہنگی ہوتی ہیں اور کاشتکاروں کی قوتِ خرید سے باہر ہوتی ہیں۔ اس لیے فصل کا ایک بہت بڑا حصہ ان بیماریوں کی نظر ہوجاتا ہے۔

6. سیم وتھور

پاکستان میں زرخیز زمین کا ایک بڑا حصہ سیم وتھور کی وجہ سے ناقابل کاشت ہوگیا ہے۔ ہر سال اس رقبے میں اضافہ ہورہا ہے۔ جس کی وجہ سے قابل کاشت رقبہ کم ہورہا ہے۔

سیم وتھور والی زمین

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

7. زرعی تعلیم کی کمی

پاکستانی کاشتکار غریب ہونے کے ساتھ ساتھ زرعی تعلیم سے ناخواندہ ہے۔ وہ جدید سائنسی طریقوں سے ناواقف ہے۔ اس لیے بھی زراعت کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا۔

8. پانی کی کمی

اگرچہ پاکستان کے کچھ علاقوں میں آبپاشی کی سہولت موجود ہے مگر اب بھی کئی علاقے ایسے ہیں جہاں پانی کی شدید قلت ہے اور کاشتکاروں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

9. زرعی تحقیق

زرعی مسائل پر تحقیق کے لیے یونیورسٹیوں کی تعداد نہایت کم ہے۔ اس کے علاوہ زرعی تحقیق کے لیے وسائل بھی کم ہیں اور نہ ہی اس مسئلے پر خاص توجہ دی گئی ہے کہ زرعی پیداوار کو بڑھایا جاسکے۔

perfect24u.ocm

زرعی پیداوار بڑھانے کے اقدامات

پاکستان کا وسیع میدانی علاقہ جو بالائی اور زیریں دریائے سندھ کے میدان پر مشتمل ہے، دنیا کا ایک زرخیز خطہ ہے۔ ملک کے دوسرے حصے بھی بہترین پیداوار دیتے ہیں۔ زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔

SALE
NOT FOR SALE

1. سیم وتھور پر قابو:

تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے سیم وتھور پر قابو پایا جاسکتا ہے جو پیداوار بڑھانے کے

perfect24u.cm

لیے اچھا قدم ہے۔

2. غیر استعمال شدہ زمین:

لاکھوں ایکڑ اراضی جاگیرداروں کے پاس ایسی پڑی ہے جو کسی کے استعمال میں نہیں ہے۔ اس لاکھوں ایکڑ زمین کو اگر کاشت کیا جائے تو پیداوار بڑھ جائے گی۔

3. زرعی اصلاحات:

زرعی اصلاحات سے کسانوں کی خوشحالی اور پیداوار بڑھ سکتی ہے۔

4. زرعی تعلیم:

حکومت ایسے آگاہی پروگرام شروع کر سکتی ہے جن میں زمینداروں کو زرعی وسائل، فصلوں کی بیماریاں اور ان سے بچاؤ کے طریقے وغیرہ سکھائے جائیں۔ زرعی تحقیق کی حوصلہ افزائی کرنا ہوگی تا کہ پیداوار بڑھائی جا سکے۔

perfect24u.com

5. زرعی تحقیقی ادارے

حکومت نے ایسے زرعی تحقیقی ادارے اور زرعی یونیورسٹیاں قائم کی ہیں جو زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے تحقیق کر رہی ہیں اور حوصلہ افزا نتائج دیتی ہیں۔ زرعی تحقیق کی حوصلہ افزائی کرنا ہوگی تا کہ پیداوار بڑھائی جا سکے۔

6. کیمیائی کھاد

وافر مقدار میں کیمیائی کھاد کی فراہمی اور استعمال سے پیداوار بڑھ سکتی ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

7. آبپاشی کی سہولیات

کاشتکاری کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور پیداوار بڑھانے کے لیے ملک بھر میں ٹیوب ویل نصب کئے جائیں۔ نہری پانی میں اضافے کیلئے مختلف مقامات پر چھوٹے چھوٹے ڈیم اور بیراج تعمیر کیے جا سکتے ہیں تاکہ آبپاشی کی سہولت بہتر ہو سکے۔

8. قرضوں کی فراہمی

کاشتکاروں کی سہولت کے لیے اور ان کی مالی معاونت کرنے کے لیے حکومت مختلف قرضوں کی سکیمیں شروع کر سکتی ہے تاکہ کاشتکار قرضے حاصل کر کے پیداوار بڑھائیں۔

9. جدید آلات کی فراہمی :

perfect24u.ocm

بنجر زمینوں کو زیرکاشت لانے کے لیے جدید آلات کاشتکاری کی فراہمی انتہائی ضروری ہے تاکہ پیداوار بڑھائی جا سکے۔

10. سیلاب کی روک تھام

نئے ڈیم بنا کر اور نہروں کے پشتے مضبوط بنا کر کھڑی فصلوں کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچایا جا سکتا ہے اور پھر اسی پانی کو ملکی ضروریات پوری کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

SALE
NOT FOR SALE

ذرائع آبپاشی

آبپاشی کا بہترین نظام زیادہ زرعی پیداوار کے لیے ضروری ہے۔ پاکستان ایک ایسے خطے میں

perfect24u.cm

واقع ہے کہ کہیں پانی کی مقدار زیادہ ہے اور کہیں کم۔ شمال مغربی پہاڑوں پر زیادہ بارش ہوتی ہے جبکہ میدانوں میں خشکی ہوتی ہے۔

آبپاشی کا نظام

پاکستان کے زیادہ تر علاقوں میں بارش ناکافی ہوتی ہے اور آبپاشی کے ذریعے ہی فصلیں اُگائی جاتی ہیں۔ نہریں، ٹیوب ویل، کنویں، تالاب اور بیراج وغیرہ آبپاشی کے اہم ذرائع ہیں۔

1. نہری نظام

پاکستان کا نہری نظام دنیا کے بڑے نہری نظاموں میں سے ایک ہے۔ ہمارے ملک میں ڈیم، بیراج، ہیڈورکس اور ان سے نکلنے والی نہروں کا جال پنجاب، سندھ اور صوبہ خیبر پختونخوا میں بچھا ہوا ہے جبکہ بلوچستان میں محدود پیمانے پر نہروں سے آبپاشی کی جاتی ہے۔ اس طرح ہمارے ملک کے زیر کاشت زرعی رقبے کا 70 فیصد نہروں کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔

perfect24u.com

2. ٹیوب ویل

پاکستان میں لاکھوں کی تعداد میں ٹیوب ویل نصب کیے گئے ہیں جنھیں آب پاشی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ کے ان علاقوں جہاں پانی کی کمی ہے، وہاں نئے ٹیوب ویل لگانے کا

ٹیوب ویل

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔

3. کنویں

کنوؤں پر رہٹ لگا کر پانی نکالنے کا طریقہ بہت پرانا ہے۔ پاکستان کے ہر حصے میں جہاں پانی کی زیر زمین سطح بلند ہو وہاں پر کنویں کھودے گئے ہیں۔ رہٹ کے ذریعے نکلنے والے پانی کو آب پاشی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

4. کاریز

پانی کے ذخائر سے زیر زمین جو نالیاں نکالی جاتی ہیں انہیں کاریز کہتے ہیں۔ یہ کاریز پہاڑ کے دامن میں اس حصہ سے شروع کیا جاتا ہے جہاں زیر زمین پانی موجود ہو اور اس حصہ میں سطح پر نمودار ہوتا ہے جہاں ہموار علاقہ شروع ہو جائے اس ہموار علاقہ میں اس کاریز سے آبپاشی کی جاتی ہے۔ آب پاشی کے لیے یہ طریقہ بلوچستان میں رائج ہے۔ مگر اب زیر زمین پانی کی کمی کے باعث یہ طریقہ متروک ہوتا جا رہا ہے۔

5. بیراج

دریاؤں پر مضبوط بند باندھ کر پانی روکا جاتا ہے اور اسکے دونوں کناروں سے نہریں نکالی جاتی ہے۔ پاکستان میں کئی جگہوں پر اس طریقے سے پانی حاصل کرنے کے لیے بڑے بڑے بیراج بنائے گئے ہیں۔ دریائے سندھ پر چشمہ، کالا باغ، تونسہ، گدو، سکھر اور کوٹری کے مقامات پر بیراج بنائے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ دریائے جہلم اور دریائے چناب پر بھی مختلف مقامات پر بیراج موجود ہیں۔ ان کی بدولت ہمارے ملک کے بنجر اور غیر آباد علاقے سرسبز ہو گئے ہیں۔

perfect24u.ocm
SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

6. ڈیم

پاکستان میں تین بڑے ڈیم تربیلہ، منگلہ اور ورسک کے مقامات پر ہیں جو بجلی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ آبپاشی کے مسائل بھی حل کرتے ہیں۔

perfect24u.ocm

پاکستان میں پیدا ہونے والی اہم فصلیں

1. گندم:

یہ ایک اہم فصل اور پاکستان میں تقریباً تمام لوگوں کی غذا ہے۔ یہ غذائی فصل پاکستان کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ عام طور پر نہری زمینوں پر کاشت کی جاتی ہے لیکن بارانی زمینوں پر بھی کاشت کی جاتی ہے۔ پنجاب میں سب سے زیادہ گندم پیدا ہوتی ہے۔

گندم کی فصل

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

2. چاول:

چاول

یہ ایک اہم غذائی اور نقد آور فصل ہے۔ یہ ملکی ضرورت پوری کرنے کے علاوہ برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں دنیا کا اچھی قسم کا چاول پیدا کیا جاتا ہے۔ چاول کی کاشت کے لیے گرم مرطوب آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر پنجاب اور سندھ کے علاقوں کے علاوہ شمالی پہاڑی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔

3. کپاس:

کپاس کی فصل

perfect24u.ocm

کپاس انتہائی اہم فصل اور زرمبادلہ کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ جنوبی پنجاب کے میدانی علاقوں میں اور سندھ میں پیدا کی جاتی ہے۔

4. گنا:

گنے کی فصل

گنے کی فصل ان علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے جہاں درجہ حرارت اور پانی زیادہ ہو۔ یہ پنجاب کے وسیع علاقے، سندھ اور خیبر پختونخوا میں پیدا ہوتا ہے۔

SALE
NOT FOR S

perfect24u.cm

5. جوار:

یہ اہم فصل انسانی خوراک، جانوروں کے لیے چارہ اور خوردنی تیل کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جوار پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا، ہزارہ کے پہاڑی علاقوں اور آزاد کشمیر میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔

6. تمباکو:

یہ پاکستان کی ایک اہم نقد آور فصل ہے۔ تمباکو کی پیداوار 25 فی صد پنجاب میں اور 75 فیصد خیبر پختونخوا میں ہوتی ہے۔

7. دالیں:

مختلف قسم کی دالیں یعنی چنا، مسور، مونگ، ماش وغیرہ پاکستان کے بارانی علاقوں یعنی پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا کے جنوبی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہیں۔

perfect24u.com

حیوانی وسائل

پالتو جانور

جن علاقوں میں بارش کم ہوتی ہے وہاں زیادہ تر لوگوں کا پیشہ گلہ بانی ہوتا ہے۔ پالتو جانوروں سے دودھ اور گوشت حاصل کیا جاتا ہے۔ سواری اور باربرداری کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ گائے، بھینس، بھیڑ اور بکریاں، دودھ اور گوشت کے لیے جبکہ اونٹ، گھوڑا، خچر اور گدھے، سواری اور باربرداری کے لیے پالے جاتے ہیں۔ مرغ بانی بھی پالتو جانوروں کے زمرے میں آتی ہے۔ پاکستان میں مرغ بانی سائنسی بنیادوں پر کی جاتی ہے۔ انڈوں سے بچے نکالنے والی مشین اور مرغیوں کی عام بیماریوں کے خلاف کسی حد تک ٹیکہ لگانے کا انتظام بھی

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

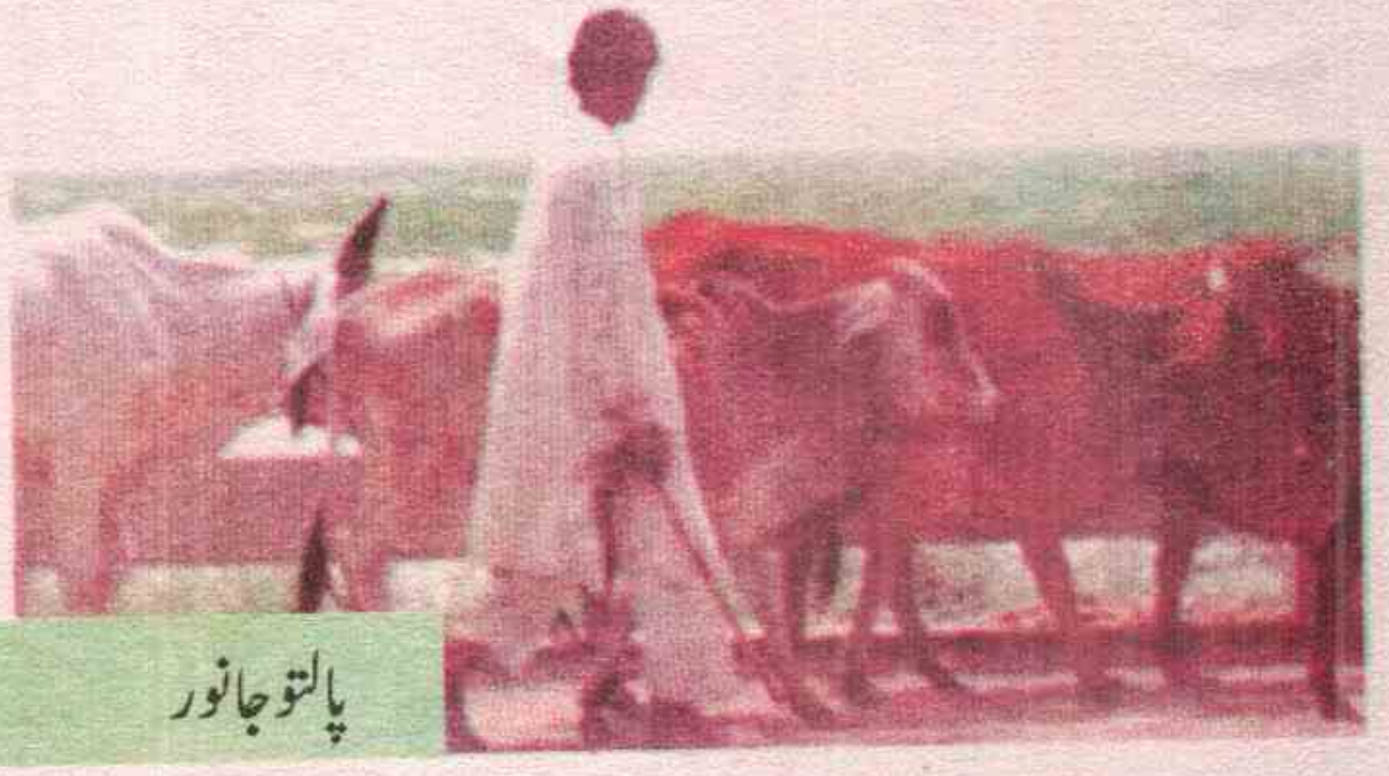

پالتو جانور

وجود ہے۔ انڈوں اور مرغی کے گوشت کی پیداوار میں پاکستان نہ صرف خود کفیل ہے بلکہ انھیں مشرق وسطیٰ اور دیگر ممالک کو برآمد بھی کیا جاتا ہے۔

ماہی گیری

ماہی گیری

ماہی گیری کی اہمیت کے پیش نظر حکومت نے محکمہ ماہی گیری قائم کیا ہوا ہے اور کراچی کے قریب ماہی بندرگاہ بنائی گئی ہے۔ بلوچستان کے ساحلی علاقوں پر اور مختلف جھیلوں، ڈیموں اور بیراجوں میں ماہی گیری کے منصوبے بنائے گئے ہیں اس کے علاوہ ملک میں بے شمار تالاب بنائے گئے ہیں۔ جہاں ماہی گیری کی جاتی ہے۔ ملکی ضروریات پورا کرنے کے بعد مچھلی برآمد بھی کی جاتی اور قیمتی زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔

perfect24u.ocm

صنعتیں

قومی ترقی میں صنعتوں کا کردار

کسی ملک کی ترقی میں صنعتیں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ صنعتوں میں مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں جو نہ صرف ملک کی ضرورت کو پورا کرتی ہیں بلکہ برآمد بھی کی جاتی ہیں جس سے قیمتی زرمبادلہ حاصل ہوتا

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

ہے۔ کارخانوں میں خام مال کو کار آمد چیزوں میں بدلنے سے اس کی مالیت بڑھ جاتی ہے۔ جس سے قومی دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر روئی سے دھاگہ اور پھر کپڑا بنا لیا جائے تو اس کی مالیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

صنعتوں کے قیام سے لوگوں کو روزگار کے مواقع ملتے ہیں جس سے ان کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور معیار زندگی بلند ہو جاتا ہے۔ صنعت ایک ملک کی اقتصادی طاقت کی بنیاد ہوتی ہے اور اسی اقتصادی مضبوطی کے تحت دفاعی اور سیاسی طاقت حاصل ہوتی ہے اور لوگوں کی زندگی بہتر سے بہترین کی طرف جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ صنعتیں ملکی ترقی کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد کئی ایسے ادارے قائم کیے گئے جن کا مقصد صنعتی ترقی کو ممکن بنانا تھا۔ ان اداروں میں پاکستان صنعتی ترقیاتی بورڈ (1948)، پاکستان صنعتی سرمایہ کاری کارپوریشن (1949ء)، پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن (1952) اور پاکستان صنعتی ترقیاتی بینک قابل ذکر ہیں۔

perfect24u.ocm

گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں

گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ملکی معیشت کو ترقی دینے کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ صنعتیں ہماری روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ بڑی مقدار میں برآمدی اشیا بھی تیار کرتی ہیں۔ قالین بافی، دھات کا کام، ہوزری، جفت سازی، کھیلوں کا سامان، آلات جراحی، لکڑی کا سامان، پلاسٹک کا سامان، چمڑے کا سامان وغیرہ چھوٹی گھریلو صنعتوں میں شامل ہیں۔ ان صنعتوں میں مشینوں کی نسبت انسانی وسائل کا زیادہ دخل ہوتا ہے۔

ہمارے ملک میں صنعتی کارکنوں کا 80 فیصد گھریلو صنعت میں کام کرتا ہے۔ اس کام میں عورتیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ مجموعی قومی پیداوار میں ان صنعتوں کا حصّہ 2.5 فیصد ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

بڑی صنعتیں

قالین کی تیاری

بڑے پیمانے پر چلنے والی صنعتوں کے لیے بھاری اور قیمتی مشینیں درکار ہوتی ہیں۔ ان صنعتوں کے قیام کے لیے بنیادی سہولیات کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً وافر مقدار میں پانی، مواصلاتی رابطے (سڑک، ریل، ٹیلی فون، فیکس، انٹرنیٹ) خام مال اور ہنرمند کاریگر وغیرہ۔ جن علاقوں میں یہ سہولیات موجود ہوں وہاں صنعتی ترقی ممکن ہوتی ہے۔ حکومت پاکستان نے صنعتوں کے فروغ کی خاطر ملک کے مختلف حصوں میں صنعتی علاقے قائم کیے ہیں۔

پاکستان کی بڑی صنعتوں میں ٹیکسٹائل، شکرسازی، خوردنی تیل، گھی، چمڑا سازی، جوتا سازی، کیمیکلز، کھاد بنانے کی صنعت، آئل ریفائنریز، سیمنٹ مشینری اور فولاد کی صنعتیں قابل ذکر ہیں۔

perfect24u.ocm

توانائی کے ذرائع

گیس، تیل، کوئلہ، اور پن بجلی پاکستان میں توانائی کے روایتی ذرائع ہیں۔ تقریباً 65 فیصد توانائی کی ضروریات ان ذرائع سے پوری کی جاتی ہے۔ باقی ماندہ 35 فیصد ضروریات لکڑی اور جانوروں کے گوبر کے استعمال سے پوری کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

کوئلہ، معدنی تیل، قدرتی گیس اور یورینیم توانائی کے وہ ذرائع ہیں جو دوبارہ استعمال نہیں ہوتیں۔ توانائی کے ان ذرائع سے مشینیں، کارخانے اور گاڑیاں چلائی جاتی ہیں۔ جبکہ پانی، سورج اور ہوا توانائی کے کبھی نہ ختم ہونے والے ذرائع ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

تھرمل اور پن بجلی

بجلی ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کیونکہ بجلی ہی کی وجہ سے ہمارا کاروبار زندگی چلتا ہے۔ اس سے اگر ایک طرف کارخانے چلتے ہیں تو دوسری طرف ہماری روزمرہ زندگی کا معمولی سے معمولی کام بھی بجلی کے بغیر نہیں چل سکتا۔ بجلی توانائی کے اہم ذرائع میں سے ایک ہے۔

ضلع تھرپارکر میں کوئلے کی کان کے قریب ایک تھرمل بجلی گھر بنایا جارہا ہے۔ جہاں پر بجلی کم لاگت پر پیدا کی جاسکے گی۔ لیکن اس طریقے سے فضائی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ پاکستان میں بجلی کی پیداوار کا 70 فیصد حصہ تھرمل ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے۔ پانی سے پیدا کی جانے والی بجلی کو پن بجلی کہا جاتا ہے۔ ہمارے ملک کی 30 فیصد بجلی آبی ذخائر سے پیدا کی جارہی ہے۔ اس کے لیے بڑے بڑے پاور ہاؤس تربیلا، منگلا، ورسک، درگئی اور غازی بروتھا میں ہیں۔ پاور سٹیشن بنانے پر خرچ بہت زیادہ ہے لیکن بجلی کی پیداواری لاگت بہت کم ہوتی ہے اور اس سے فضا میں آلودگی بھی نہیں ہوتی۔

perfect24u.ocm

گیس

پاکستان میں گیس پہلی دفعہ بلوچستان میں سوئی کے مقام پر دریافت ہوئی۔ 52-1951ء میں یہاں پر تیل کی تلاش کے لیے کنواں کھودا جارہا تھا کہ چار ہزار فٹ کی گہرائی پر گیس برآمد ہوئی۔ تو اسی علاقے میں گیس کی تلاش کے لیے مزید کنویں کھودے گئے جن سے اعلیٰ قسم کی قدرتی گیس حاصل ہوئی۔

گھریلو ضروریات کے علاوہ گیس تھرمل بجلی گھروں، کارخانوں اور گاڑیوں وغیرہ کے چلانے میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ قدرتی گیس سے مصنوعی کھاد کے کارخانے بھی چلائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں سب سے زیادہ گیس سوئی کے ذخائر سے حاصل کی جاتی ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

کوئلہ

کوئلہ پاکستان کی اہم معدنیات میں سے ہے۔ لیکن پاکستان میں پایا جانے والا کوئلہ اچھی قسم کا نہیں ہے۔ اسے اینٹوں کے بھٹوں، بجلی بنانے اور سیمنٹ کے کارخانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں وسیع مقدار میں کوئلہ پایا جاتا ہے۔ تھر میں کوئلے کے ذخائر کا اندازہ 175 بلین ٹن لگایا گیا ہے۔

پٹرولیم

موجودہ ترقی کا سارا دارومدار پٹرول پر ہے۔ قدرتی تیل نہ ہو تو آمدورفت کے تمام جدید ذرائع اور کارخانے چلنا بند ہو جائیں۔

پاکستان میں پٹرول کی پیداوار ضرورت سے بہت کم ہے۔ اٹک، راولپنڈی، جہلم، ڈیرہ غازی خان اور بدین کے ضلعوں میں تیل کے ذخائر موجود ہیں۔ ملک کے کئی علاقوں میں کنویں کھود کر تیل کی تلاش جاری ہے۔ سمندر کی تہہ میں بھی تیل تلاش کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں کراچی، ہب، ملتان اور راولپنڈی میں خام تیل صاف کرنے کے کارخانے قائم ہیں۔

شمسی توانائی

گیس، تیل اور کوئلے کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے موجودہ ذخائر ناکافی ہیں۔ جس سے دنیا میں توانائی کا بحران پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ جبکہ شمسی توانائی کا ذخیرہ نہ ختم ہونے والا ہے۔ شمسی توانائی کو شمسی سیلز (Cells) میں جمع کر کے کیلکولیٹر، گھڑیاں، ریڈیو اور چھوٹی گاڑیاں چلائی جاتی ہیں۔ شمسی بھٹیوں میں بڑی جسامت کے آئینے استعمال کر کے سورج کی شعاؤں کو بوائلر (Boiler) پر مرتکز کر کے بخارات کی طاقت سے بھاری مشینیں چلائی جا سکتی ہیں اور بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔

SALE NOT FOR

perfect24u.cm

پاکستان میں شمسی توانائی سے کارخانے چلانے اور بجلی پیدا کرنے کے سلسلے میں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی ہے کیونکہ شمسی توانائی سے چلنے والے بجلی گھر بنانے پر بہت خرچ آتا ہے اور اس کے لیے مہارت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان میں شمسی توانائی سے چلنے والا ایک چھوٹا پاور ہاؤس اوکاڑہ میں کام کر رہا ہے۔

جوہری توانائی

ایٹم برائے امن کے منصوبے کے تحت ایٹمی توانائی کا حصول پاکستان کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت پاکستان جوہری توانائی کے حصول کی جانب خصوصی توجہ دے رہی ہے۔

کراچی میں جوہری توانائی کا بجلی گھر قائم کیا گیا ہے۔ اس میں 137 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش ہے۔ ایک ایٹمی بجلی گھر میانوالی میں چشمہ کے مقام پر قائم ہے جس کی پیداواری صلاحیت 300 میگاواٹ ہے۔ اسی مقام پر ایک اور ایٹمی بجلی گھر زیر تعمیر ہے۔

perfect24u.ocm

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن جوہری توانائی کے فروغ کے لئے تندہی سے کام کر رہا ہے۔ یورینیم کی افزودگی میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد دیگر امور میں بھی بڑی حد تک کامیابیاں حاصل ہو چکی ہیں۔ حکومت پاکستان ایٹمی ری پراسسنگ پلانٹ کے حصول کے بعد ایٹمی ایندھن کے سلسلہ میں خود کفیل ہو جائے گا۔

درآمدات اور برآمدات

مال کی خرید و فروخت چاہے اندرون ملک ہو یا دوسرے ممالک کے ساتھ، تجارت کہلاتی ہے۔ دنیا کا کوئی بھی ملک ہر لحاظ سے خود کفیل نہیں ہوتا۔ دنیا کے تمام ممالک ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ وہ اشیاء جن کی پیداوار ملکی ضرورت سے زیادہ ہو اور وہ دوسرے ممالک کو فروخت کر دی جاتی ہے ان اشیاء کو برآمدات کہا جاتا ہے اور جن اشیاء کی ملک میں ضرورت ہوتی ہے انہیں خرید کر ملک میں لایا جاتا ہے ان اشیاء کو

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

درآمدات کہا جاتا ہے۔

ملکی معیشت میں برآمدات اہم کردار ادا کرتی ہیں۔جس ملک کی برآمدات جتنی زیادہ ہوں گی اتنا ہی زرمبادلہ میں اضافہ ہوگا اور ملک مالی طور پر مستحکم ہوگا۔

پاکستان کی اہم برآمدات

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے اس لیے برآمدات کا تعلق زیادہ تر زرعی اشیاء سے ہے۔ پاکستان کی اہم برآمدات میں سوتی دھاگہ، سوتی کپڑا، اونی کپڑا، ریڈی میڈ گارمنٹس، ٹیکسٹائل، چاول، چمڑے کا سامان، کھیلوں کا سامان، قالین، آلات جراحی، مچھلی، مچھلی کا تیل، پھل اور سبزیاں وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان یہ اشیا سعودی عرب، دبئی اور دیگر ایشیائی اور افریقی ممالک کے علاوہ امریکہ، جاپان، ہانگ کانگ اور یورپ کو بھی برآمد کرتا ہے۔

پاکستان کی اہم درآمدات

perfect24u.ocm

پاکستان کی اہم درآمدات میں گاڑیاں، گاڑیوں کے پرزے، کیمیکلز، کھادیں، ادویات، مشینری، لوہا، پٹرول، صنعتی خام مال، سٹیشنری، چائے، کھانے کا تیل اور دفاعی سامان وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان یہ چیزیں زیادہ تر چین، جاپان، امریکہ، کویت، سعودی عرب اور ملائیشیا کے علاوہ دیگر ایشیائی، یورپی اور افریقی ممالک سے منگواتا ہے۔

تجارتی توازن

جب ملکی برآمدات اور درآمدات کی مالیت برابر ہو تو اسے تجارتی توازن کہتے ہیں چونکہ ہم زیادہ مالیت کا سامان درآمد کرتے ہیں اور کم مالیت کا برآمد کرتے ہیں اس کو معاشی اصطلاح میں تجارتی خسارہ کہتے ہیں جو

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

عرصہ دراز سے چلا آرہا ہے۔ اس لیے ملک بھاری قرضوں تلے دب گیا ہے جب تک برآمدات میں اضافہ نہیں ہوتا، تجارتی خسارہ کم نہیں ہوگا۔ برآمدات میں یہ اضافہ مصنوعات کا معیار بہتر کرنے اور پیداواری لاگت کم کیے بغیر ممکن نہیں اور دوسرے ممالک میں موجود پاکستانی سفارتخانے برآمدات کے فروغ میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

غربت

جب لوگوں کی آمدن حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم فی کس آمدنی سے کم ہو تو اسے غربت کا نام دیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو زندگی کی بنیادی ضروریات بھی مہیا نہیں ہوتیں اور فاقوں کے شکار ہوتے ہیں۔

پاکستان میں غربت کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1. دولت کی غیر منصفانہ تقسیم:

ملکی دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہے۔ معیشت کے ہر شعبہ پر بااثر طبقہ سوار ہے۔ عوام کی اکثریت محرومیت کا شکار ہے۔ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا جارہا ہے۔

perfect24u.ocm

2. جاگیردارانہ نظام:

زیادہ تر جائیداد جاگیرداروں کے قبضے میں ہے اور مزارعین حق ملکیت نہ ہونے کی وجہ سے مسلسل محنت کے باوجود غربت کی چکی میں پستے چلے جاتے ہیں۔

3. تعلیم کی کمی:

ہمارے معاشرے میں تعلیم کی کمی ہے بلکہ بعض علاقوں میں تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے اس لیے لوگ اپنی حالت بدلنے میں ناکام ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

4. صنعتوں کی کمی:

ملک صنعت میں نہ صرف صنعتی ترقی کی رفتار کم ہے بلکہ اکثر کارخانے بند پڑے ہیں جس کی وجہ سے بے روزگاری اور غربت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

5. بے روزگاری اور نیم روزگاری:

ملک میں بے روزگاری عام ہے۔ کارخانے قائم نہیں ہورہے۔ مالک اور مزدور کا جھگڑا رہتا ہے۔ اکثر لوگوں کو اپنی صلاحیت اور استعداد سے کم روزگار اور درجہ ملا ہے جس کی وجہ سے غربت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

6. زراعت پر انحصار:

perfect24u.ocm

پاکستانی معاشرہ ایک زرعی معاشرہ ہے۔ 65 فیصد لوگ بالواسطہ یا بلاواسطہ زراعت سے وابستہ ہیں۔ زراعت پسماندہ ہے اس لیے لوگ غریب ہیں۔

غربت کے اثرات

1. غریب لوگوں کو مناسب خوراک، لباس، پانی اور مکان وغیرہ میسر نہیں ہیں اس لیے وہ محرومیت کا شکار ہوتے ہیں۔ آپس میں لڑائی جھگڑے کرتے ہیں۔ چوری اور ڈاکہ زنی کے واقعات رونما ہوتے ہیں اور ملک بدامنی کا شکار ہوتا جارہا ہے۔

2. غربت کی وجہ سے لوگوں کو صحت کی سہولیات حاصل نہیں۔

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

3. غربت سے لوگوں میں ذہنی امراض بڑھ جاتے ہیں اور لوگ منشیات کے عادی ہو جاتے ہیں۔

4. ملک میں سیاسی استحکام نہیں رہتا کیونکہ لوگ پریشانیوں کی وجہ سے جھگڑوں میں پڑ جاتے ہیں۔

5. غربت کی وجہ سے ہر قسم کی معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں۔

غربت کے خاتمے کے لیے اقدامات

غربت کو ختم کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں۔

1. تعلیم:

حکومت ملک میں تعلیم عام کرے تمام افراد کو تعلیم یافتہ بنائے تاکہ وہ اپنے لیے خود روزگار ڈھونڈیں۔ کیونکہ جاہل آدمی جہالت کی وجہ سے کچھ بھی ٹھیک طرح سے نہیں کرسکتا۔

perfect24u.com

2. صنعتوں کا قیام:

حکومت اور امیر طبقہ دونوں مل کر ملک میں صنعتی انقلاب لانے اور ہر موزوں جگہ پر مختلف قسم کے کارخانے لگا کر غریب عوام کو روزگار کے مواقع فراہم کریں تاکہ ہر زندہ شخص کو روزی مل سکے اور غربت کا خاتمہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ بند کارخانوں کو چالو کر کے مزدوروں کے مسائل حل کیے جاسکتے ہیں۔

3. زرعی اصلاحات:

حکومت صحیح خطوط پر مبنی زرعی اصلاحات نافذ کر کے غریب کسان کو زمین کا مالک بنائے تاکہ وہ

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

دلجمعی سے کاشتکاری کر کے غربت کے جال سے نکل سکے۔

4. بیرون ملک ملازمت:

حکومت دیگر ممالک کے ساتھ مختلف معاہدات کر کے غریب عوام کو سرکاری سطح پر بیرون ملک ملازمت دلوانے میں مدد کرے۔

5. سمگلنگ اور رشوت ستانی کا خاتمہ:

جب ملک میں سمگلنگ اور رشوت ستانی کا خاتمہ ہو جائے گا تو مہنگائی کم ہوگی اور غربت پر قابو پایا جا سکے گا۔

perfect24u.ocm

پاکستان کی اہم بندرگاہیں

کراچی بندرگاہ

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب ہے جو بحر ہند کا شمالی حصہ ہے۔ یہ بین الاقوامی تجارت کی وجہ سے ہمیشہ خصوصی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ بحیرہ عرب کے کنارے کراچی کی اہم بندرگاہ ہے جو بین الاقوامی بحری اور فضائی راستوں پر واقع ہونے کی وجہ سے یورپی، ایشیائی اور افریقی ممالک کے درمیان روابط میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہمارے ملک کی بیشتر تجارت کراچی کی بندرگاہ سے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ افغانستان اور وسطی ایشیائی ریاستوں کی تجارت بھی اسی بندرگاہ کے ذریعے ہوتی ہے۔

SALE NOT FOR

perfect24u.cm

محمد بن قاسم بندرگاہ

کراچی میں سٹیل مل کی تعمیر اور ملک میں بڑھتی ہوئی تجارتی سرگرمیوں کے پیش نظر ایک نئی بندرگاہ محمد بن قاسم کے نام سے کراچی سے 35 کلومیٹر مغرب کی طرف تعمیر کی گئی ہے۔

محمد بن قاسم بندرگاہ

گوادر بندرگاہ

perfect24u.ocm

بلوچستان کے ساحل پر گوادر کے مقام پر ایک نئی بندرگاہ چین کی مدد سے تعمیر ہوئی۔ اس بندرگاہ سے پاکستان کی بین الاقوامی تجارت پر مثبت اثر پڑے گا اور تجارت کو فروغ ملے گا۔

اس کے علاوہ پاکستان میں چھوٹی بندرگاہیں اور ماڑا، پسنی اور جیوانی میں بھی موجود ہیں۔ یہ بندرگاہیں ماہی گیری کے اہم مراکز ہیں۔ ان بندرگاہوں پر زیادہ تر مچھلیوں کی تجارت ہوتی ہے۔

خشک گودیاں (Dry Ports)

اندرون ملک سامان کی ترسیل میں خشک گودی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ تجارتی سامان بندرگاہوں سے کنٹینرز کے ذریعے خشک گودیوں میں لایا جاتا ہے جو کہ تجارت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ موجودہ وقت میں پاکستان میں مختلف جگہ پر خشک گودیاں ہیں جو لاہور، راولپنڈی، پشاور، سیالکوٹ، فیصل آباد،

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

ملتان، کوئٹہ اور حیدر آباد میں قائم ہیں۔ لاہور کا ڈرائی پورٹ سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے جو کہ 1974ء میں موجودہ ریلوے ڈپو میں قائم کیا گیا۔ یہ شہر کے وسط میں ہے۔

ڈرائی پورٹس کو ریل سے منسلک کر کے پرائیویٹ اداروں کے حوالے کیا جائے اور مزید سہولیات دی جائیں تو تجارتی سامان کی ترسیل میں بڑا فائدہ ہوسکتا ہے۔

مشقی سوالات

مندرجہ ذیل

1۔ مندرجہ ذیل میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) پاکستان میں جامع معاشی منصوبہ بندی کا آغاز کب ہوا۔

(ا) 1950ء (ب) 1952ء (ج) 1953ء (د) 1955ء

perfect24u.com

(ii) پاکستان اپنی ضرورت کا کتنے فیصد تیل درآمد کرتا ہے؟

(ا) 75 (ب) 80 (ج) 85 (د) 90

(iii) قدرتی گیس کا کتنے فیصد کھاد بنانے والے کارخانوں میں استعمال ہوتا ہے؟

(ا) 29 (ب) 24 (ج) 33 (د) 37

(iv) ہمارے ملک کی کل آبادی کا کتنے فی صد زراعت سے وابستہ ہے؟

(ا) 51 (ب) 65 (ج) 70 (د) 75

(v) ہمارے ملک کی کتنی فیصد بجلی آبی ذخائر سے حاصل کی جاتی ہے؟

(ا) 30 (ب) 38 (ج) 47 (د) 49

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

(vi) وہ کون سا ذریعہ توانائی ہے جو استعمال سے ختم نہیں ہوتا؟

(ا) پانی (ب) تیل (ج) یورینیم (د) گیس

(vii) مال کی خرید و فروخت کو کیا کہا جاتا ہے؟

(ا) صنعت (ب) درآمدات (ج) برآمدات (د) تجارت

(viii) پاکستان میں قدرتی گیس سب سے پہلے کس صوبے میں دریافت ہوئی؟

(ا) خیبر پختونخوا (ب) بلوچستان (ج) سندھ (د) پنجاب

(x) کاریز کے ذریعے آب پاشی کا نظام کس صوبے میں رائج ہے؟

(ا) بلوچستان (ب) پنجاب (ج) خیبر پختونخوا (د) سندھ

(xi) پاکستان میں شمسی توانائی کا پاور سٹیشن کہاں واقع ہے؟

perfect24u.ocm

(ا) لاہور (ب) کوئٹہ (ج) اوکاڑہ (د) فیصل آباد

2۔ مندرجہ ذیل کے مختصر جوابات لکھیں۔

(i) معدنی تیل پر نوٹ لکھیں۔

(ii) درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(ا) قدرتی گیس (ب) کوئلہ (ج) زراعت

(iii) پاکستان میں آبپاشی کے ذرائع کون کون سے ہیں۔ مختصراً بیان کریں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

(iv) چھوٹے پیمانے کی صنعتیں کون سی ہیں؟

(v) درآمدات کسے کہتے ہیں؟ پاکستان کی اہم درآمدات کونسی ہیں؟

(vi) برآمدات کسے کہتے ہیں؟ پاکستان کی اہم برامدات کونسی ہیں؟

(vii) پاکستان کی اہم بندرگاہوں پر نوٹ لکھیں۔

3۔ مندرجہ ذیل کے مفصل جوابات لکھیں۔

(i) پاکستان کے معدنی وسائل پر نوٹ لکھیں۔

(ii) پاکستان میں زرعی پیداور میں کمی کے اسباب بیان کریں۔ اور زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے کئے جانے والے اقدامات بیان کریں۔

(iii) پاکستان میں کون کون سی فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ تفصیل کے ساتھ بیان کریں۔

perfect24u.com

(iv) قومی ترقی میں صنعتوں کا کردار بیان کریں نیز پاکستان کی چھوٹی اور بڑی صنعتوں کا جائزہ لیں۔

(v) ذرائع توانائی سے کیا مراد ہے؟ توانائی کے ذرائع تفصیلاً بیان کریں۔

سرگرمی:

- پاکستان کی مختلف فصلوں کے ماڈل اورچارٹ بنائیں اور کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔
- قومی ترقی میں صنعتوں کے کردار پر مضمون نویسی کا مقابلہ کرائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

باب
4

پاکستان کی آبادی، معاشرہ اور ثقافت

حاصلاتِ تعلیم

اس سبق کی اموزش کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- پاکستان کی آبادی میں اضافے اور اس کی تقسیم پر بحث کر سکیں۔
- آبادی کی شہری اور دیہاتی ترکیب اور جغرافیائی تقسیم کا تجزیہ کر سکیں۔
- پاکستان میں جنس کے لحاظ سے آبادی کی ترکیب پر بحث کر سکیں۔
- پاکستانی معاشرے کے بنیادی خدوخال اور اس کے اہم معاشرتی مسائل کی وضاحت کر سکیں۔
- پاکستان میں تعلیم اور صحت کی صورتحال پر بحث کر سکیں۔
- پاکستان کی ثقافت کے اہم خدوخال اور قومی یک جہتی کا مظہر علاقائی ثقافتوں کی مشترک خصوصیات کی نشاندہی کر سکیں۔
- قومی اور علاقائی زبانوں کی ابتداء اور ارتقاء معلوم کر سکیں۔
- قائداعظمؒ کے 11 اگست 1947ء کے خطاب کے خصوصی حوالے سے پاکستان میں اقلیتوں کا کردار اور مقام معلوم کر سکیں۔

perfect24u.com

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

پاکستان کی آبادی

پاکستان کی آبادی 1951ء میں 33 ملین تھی جو بڑھ کر 1998ء میں 130.6 ملین ہوگئی اور 2010ء میں 170 ملین سے تجاوز کرگئی ہے یعنی گزشتہ 63 سالوں میں آبادی بڑھ کر پانچ گنا سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ اگر اضافہ اسی طرح ہوتا رہا تو 2020ء میں پاکستان کی آبادی 200 ملین تک پہنچ جائے گی۔ اگرچہ 1981ء میں آبادی میں اضافے کی شرح 3.1 فیصد تھی جو اب کم ہوکر 1.9 فی صد ہوچکی ہے اس کے باوجود آبادی میں اضافے کا یہ رجحان ہمارے لیے بہت مسائل پیدا کر رہا ہے۔ بیروزگاری میں حد سے زیادہ اضافہ ہورہا ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم، صحت، رہائش، زراعت اور شہری سہولتوں پر دباؤ میں بھی اضافہ ہورہا ہے۔

شہروں اور دیہاتوں میں آبادی کا تناسب

پاکستان کی کل آبادی کا 63.66 فیصد دیہی علاقوں میں رہتا ہے جبکہ 36.34 فیصد شہروں میں آباد ہے اور 1947ء میں 84.6 فیصد دیہی علاقوں اور صرف 15.4 فیصد شہروں میں رہائش پذیر تھا اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی بڑے پیمانے پر دیہاتوں سے شہروں کی طرف منتقل ہورہی ہے۔

perfect24u.ocm

شہری ترقی اور ان علاقوں میں بنیادی ضروریات پورا کرنے کے لیے زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں مکانات کے اعداد و شمار کے مطابق اندازاً 60 فیصد سے زائد گھروں میں بنیادی سہولیات یعنی بجلی، پینے کا صاف پانی، نکاسی آب اور بیت

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

الخلا کی سہولیات موجود نہیں ہیں۔

شہری آبادی میں تیزی سے ہونے والے اضافے کے باعث زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے شہری سہولتوں میں اضافے کی ضرورت ہے۔ شہروں میں بنیادی سہولتیں میسر نہ ہوں تو کچی آبادیاں وجود میں آنے لگتی ہیں جو بذات خود ایک مسئلہ ہے۔

دیہی علاقوں میں زیادہ تر لوگ کاشتکاری کے پیشے سے منسلک ہیں جو کہ کُل کام کرنے والی آبادی کا 51 فیصد ہے۔ دیہی علاقوں میں ضروریات زندگی پوری نہ ہونے کی وجہ سے لوگ شہروں کی طرف نقل مکانی کر رہے ہیں تاکہ شہری سہولیات سے فائدہ اٹھا سکیں اور روزگار حاصل کر سکیں۔ شہروں پر بڑھتی ہوئی آبادی کے دباؤ کی وجہ سے آبادی اور وسائل میں عدم توازن بڑھتا جا رہا ہے۔

تقسیم بلحاظ جنس و عمر

perfect24u.ocm

1950ء میں آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا چودھواں بڑا ملک تھا اور 2004ء میں یہ چھٹے نمبر پر آ گیا ہے۔ پاکستان میں مردوں کی تعداد 49 فیصد اور عورتوں کی تعداد 51 فیصد ہے۔

آبادی کی تقسیم کچھ اس طرح سے ہے	
عمر کے لحاظ سے مردوں کی آبادی کی تقسیم	عمر کے لحاظ سے عورتوں کی آبادی کی تقسیم
14 سال کی عمر تک 43.1 فیصد،	14 سال کی عمر تک 43.2 فیصد
15 سے 64 سال کے درمیان 53.3 فیصد	15 سے 64 سال کے درمیان 53.6 فیصد
65 سال سے اوپر 3.6 فیصد	65 سال سے اوپر 3.2 فیصد

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

پاکستانی معاشرہ کے خدوخال

1. مذہبی ہم آہنگی:

پاکستانی معاشرہ میں مذہب کو اونچا مقام حاصل ہے۔کل آبادی کے 97 فیصد لوگ مسلمان ہیں اور مذہبی رشتے میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔اس کے علاوہ اقلیتوں کا بھی بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ اقلتیں پاکستان کی سماجی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

2. خاندانی نظام:

پاکستانی معاشرہ خاندان پر مبنی معاشرہ ہے لوگ مل جل کر کام کرتے ہیں اور خاندان کا سربراہ پورے خاندان کا حاکم ہوتا ہے۔

perfect24u.ocm

3. مشترکہ زبان:

اردو کو قومی زبان کا درجہ حاصل ہے اور آبادی کی اکثریت اردو زبان کو بول اور سمجھ سکتی ہے۔ اسکے علاوہ علاقائی زبانیں، پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، ہندکو، سرائیکی، کشمیری وغیرہ ہیں جو اپنے اپنے علاقے کی ثقافت کی ترجمانی کرتی ہیں۔

4. کثیر النسلی معاشرہ:

پاکستانی معاشرہ کثیر النسلی معاشرہ ہے جس میں بہت سے نسلوں کے لوگ آباد ہیں لیکن سب پاکستانی ہونے کے ناطے ایک ہیں۔

perfect24u.cm

5. مرد کی فوقیت:

پاکستانی معاشرہ میں مرد کو فوقیت حاصل ہے کیونکہ گھر کی کفالت مرد کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

6. درجہ بندی:

پاکستانی معاشرہ میں اختیارات یا فرائض کے لحاظ سے افراد میں درجہ بندی موجود ہے۔

پاکستانی معاشرہ کو درپیش مسائل

1. جہالت:

معاشرہ کو درپیش سب سے بڑا مسئلہ تعلیم کی کمی کا ہے۔ تعلیم ہر فرد کا بنیادی حق ہے لیکن تاحال معاشرہ کو جہالت کا سامنا ہے۔

perfect24u.ocm

2. غربت:

غربت برائیوں کی جڑ ہے۔ وسائل کی کمی ہے اور وسائل کا صحیح استعمال نہیں ہے اس لیے لوگ غربت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جس نے کئی برائیوں کو جنم دیا ہے۔

3. صحت کے مسائل:

صحت کی سہولیات مثلاً ہسپتال، ڈاکٹر اور ادویات کی کمی کی وجہ سے لوگ کئی بیماریوں میں مبتلا ہو کر بے وقت موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

4. معاشرتی ناہمواری:

معاشرے میں اونچ نیچ اور نسلی نظام کی وجہ سے معاشرتی مسائل جنم لے چکے ہیں۔ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کی وجہ سے امیر اور غریب میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے جو برائیوں کی جڑ ہے۔

5. جاگیرداری نظام:

زمینیں اور جائیدادیں جاگیرداروں کی ملکیت ہیں اور غریب کسان اور کاشتکار محرومیت کا شکار ہے۔

6. جہیز کی لعنت:

جہیز ایک لعنت ہے جس کی وجہ سے غریب والدین اپنی بچیوں کی شادی کے سلسلے میں انتہائی پریشان ہیں۔

7. سمگلنگ اور منشیات:

perfect24u.ocm

سمگلنگ اور منشیات نے معاشرہ کی بربادی میں اہم کردار ادا کیا ہے جب تک اس عذاب سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوتا۔ معاشرہ خوشحال نہیں ہوسکتا۔

8. دہشت گردی:

معاشرہ میں دہشت گردی نے ایسے بدامنی کی فضا پیدا کی ہے کہ نہ تو کوئی محفوظ ہے اور نہ ہی مطمئن۔

9. چائلڈ لیبر:

بچوں کو تعلیم دینے کی بجائے ان سے مشقت لی جاتی ہے جو کہ نہ صرف ایک مسئلہ بلکہ برائی بھی ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

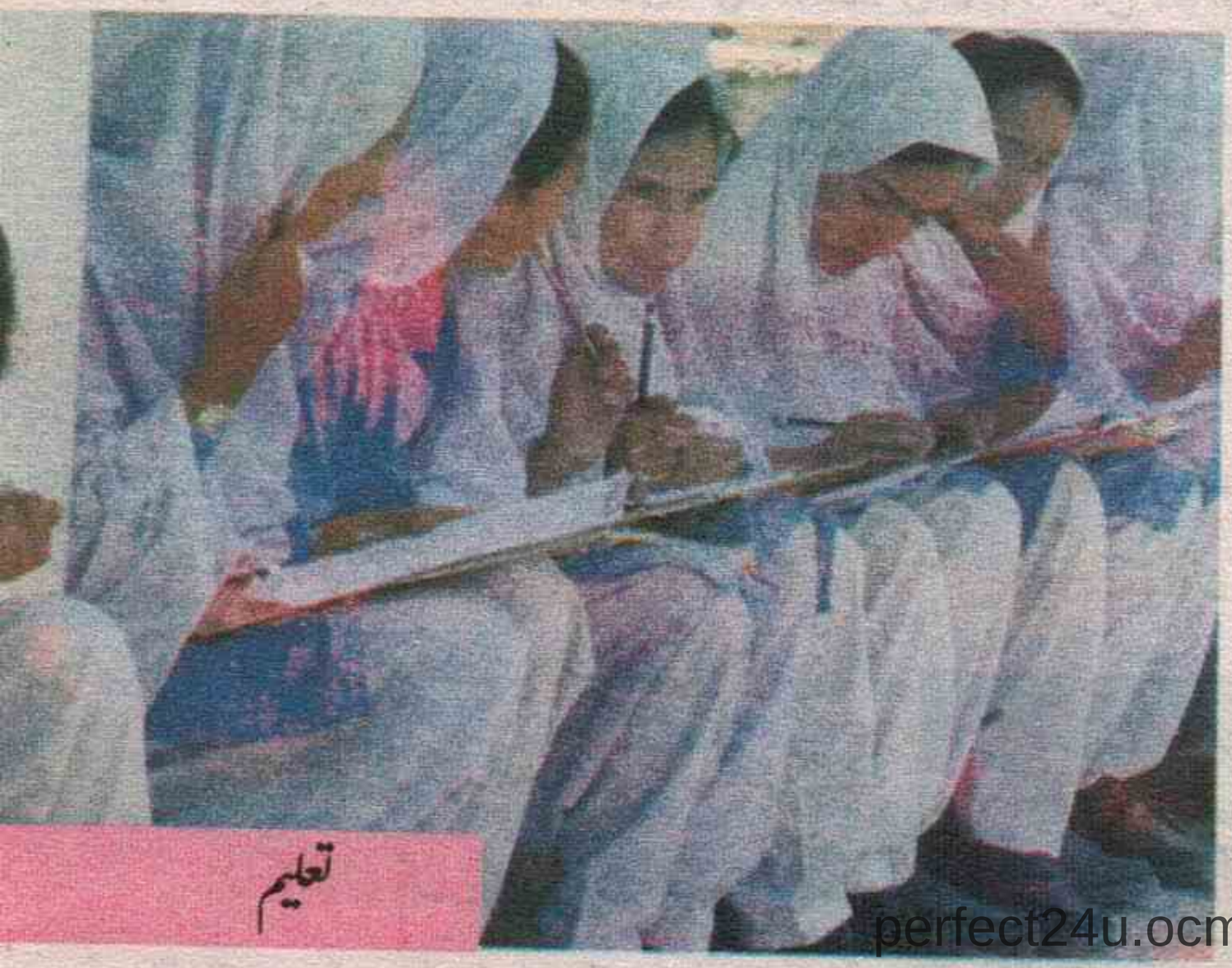

تعلیم

شرح خواندگی ملک میں تعلیمی ترقی کے جانچنے کا معیار ہے یعنی کہ 100 میں کتنے افراد خواندہ ہیں۔ 1998ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی 45 فیصد تھی۔موجودہ اعداد وشمار کے مطابق شرح خواندگی 58 فی صد تک پہنچ گئی ہے۔ بھارت ، چین اور سری لنکا کی شرح خواندگی پاکستان سے زیادہ ہے۔

تعلیم کے سلسلے میں پاکستان بہت پیچھے ہے۔ اعلی تعلیم ،تحقیقاتی سرگرمیوں اور سائنس وٹیکنالوجی میں مہارت کا فقدان ہے۔ 1990ء میں سکول جانے والے بچوں (جن کی عمر 5 سے 9 سال تھی) کی تعداد ایک کروڑ 63 لاکھ تھی لیکن آبادی کے مسلسل اضافے کی وجہ سے 2005ء میں سکول جانے والے 5 سال سے 9 سال کی عمر کے بچوں کی تعداد بڑھ کر 2 کروڑ 70 لاکھ ہو گئی ہے ۔ سکولوں کی تعداد کو بڑھا کر سکول جانے والے عمر کے بچوں کی تعداد کے مطابق کرنا ہوگا ۔ تب ہی 100 فیصد شرح شمولیت کا ہدف حاصل ہو سکے گا۔

perfect24u.ocm

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

صحت

پاکستان میں صحت کی سہولتیں آبادی کے مقابلے میں بہت کم ہیں ۔ پاکستان میں نومولود بچوں کی شرح اموات 83 فی ہزار ہے اور زچگی کے دوران خواتین کی اموات کی شرح 350 فی لاکھ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے صحت کی سہولتوں میں اضافے کی تمام کوششیں ناکام ہوگئی ہیں یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں اوسط متوقع عمر 64 سال ہے۔ جو ایشیا کے اکثر ممالک سے کم ہے ۔ مثال کے طور پر سری لنکا میں 73 سال، چین میں 70 سال، ملائشیا میں 73 سال، انڈونیشیا میں 66 سال، تھائی لینڈ اور فلپائن میں 69 سال اوسط متوقع عمر ہے۔ 2014ء کے اعداد وشمار کے مطابق 1073 افراد کے لیے ایک ڈاکٹر، 2105 افراد کے لیے ایک نرس اور 1593 افراد کے لیے ہسپتال کا ایک بستر میسر ہے جو بین الاقوامی معیار سے بہت کم ہے۔

نجی شعبہ میں بھی ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں لیکن ان ہسپتالوں میں ادویات اور علاج بہت مہنگا ہونے کی وجہ سے یہ عام آدمی کی پہنچ سے بہت دور ہیں۔ پاکستان میں گرتی ہوئی صحت کی سہولتوں میں بیماریوں سے بچنے اور حفظان صحت کے اصولوں پر عدم توجہ ہے۔ اس سلسلے میں لوگوں کی انفرادی صفائی اور اپنے اردگرد کے ماحول کی صفائی بہت اہمیت کی حامل ہے۔

نجی ہسپتال کا ریلیف کیمپ

پاکستانی معاشرہ اور ثقافت

ثقافت میں کسی معاشرے کی وہ تمام خصوصیات شامل ہوتی ہیں جو علم، عقیدے، فن، اخلاق، قانون، دستور اور دوسری صلاحیتوں اور عادات سے معاشرے کو ایک طویل وقت میں حاصل ہوئی ہوں۔ ثقافت ایک معاشرتی ورثہ ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل کو انفرادی اور اجتماعی تجربات سے منتقل ہوتا رہتا ہے۔ اجتماعی انسانی برتاؤ اور اس کی روزمرہ زندگی کو ایک مجموعے کی شکل میں ہم ثقافت کہتے ہیں۔ انسانی معاشرے کا وجود

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

اور اس کی ترقی ثقافت کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

پاکستانی معاشرہ بنیادی طور پر سادہ ہے۔ لوگ عام طور پر روایت پسند ہیں اور ان کے رسم ورواج سادہ اور دلچسپ ہیں۔ زیادہ تر لوگ مشترکہ خاندانی نظام کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آتے ہیں۔ عورتوں کا احترام کرتے ہیں اور انھیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک دوسرے سے عزت اور احترام سے پیش آتے ہیں۔ شادی بیاہ اب بھی روایتی انداز میں ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ معاشرتی ترقی کا عمل بھی رواں دواں ہے۔ یہاں ہم پاکستان کی صوبائی ثقافتوں کا مختصراً جائزہ لیں گے۔

پنجابی ثقافت

برصغیر پاک وہند کا زرخیز ترین علاقہ پنجاب پانچ دریاؤں کی سرزمین ہے۔ پنجاب میں بولی جانے والی زبان کو پنجابی کہتے ہیں۔ مجموعی طور پر پنجابی ثقافت میں میلے، تہوار، عرس، لڈی ناچ، گھڑسواری ودوڑ، بسنت، صوفیاء سے محبت، لوک ادب سے عشق، خوش خوراکی اور قصہ گوئی اب بھی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ موجود ہیں۔ پنجابی ثقافت میں ہیر رانجھا، سوہنی ماہیوال اور مرزا صاحباں کی لوک داستانیں مشہور ہیں۔ ان داستانوں اور قصوں میں اس وقت کے پنجاب کی ثقافت اور معاشرتی زندگی کی نمایاں جھلک نظر آتی ہے۔

پنجابی ثقافت

perfect24u.ocm

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

پشتون ثقافت

پشتون ثقافت خیبر پختونخوا، وفاقی وصوبائی قبائلی علاقہ جات، بلوچستان کے چند اضلاع اور میانوالی میں موجود ہے۔ اس خطے کے لوگوں کی زندگی کے عادات واطوار پشتون ثقافت کا مجموعہ ہیں۔ جفاکشی، مہمان نوازی، لوک گیت، نشانہ بازی، گھڑ دوڑ، فتح یابی، اسلام سے محبت، پردہ، غیرت، ایک دوسرے کے دکھ درد میں شرکت، بزرگوں کی قدر وعزت، آزادی اور ناموس کی حفاظت پشتون ثقافت کے نمایاں خدوخال ہیں۔

پشتون ثقافت

سندھی ثقافت

انسانی بود وباش کے حوالے سے سندھ پاکستان کا قدیم علاقہ ہے۔ سندھ کے بیشتر علاقوں میں سندھی بولی جاتی ہے۔ زراعت اور ماہی گیری سندھ کے دو بڑے پیشے ہیں۔ قدیم ثقافت کے اثرات اب بھی یہاں پر نمایاں نظر آتے ہیں۔ جیسے ملا کھڑا، بیلوں کی دوڑ، خواتین کے لباس پر گلکاری، مردوں کی کلاہ و لنگی، اکثر مردوں کا لمبی لمبی مونچھیں رکھنا، مہمان نوازی، جرگہ نظام، سندھی ٹوپی، اجرک اور خواتین میں چوڑیوں کی غیر معمولی مقبولیت اس ثقافت کی چند نمایاں جھلکیاں ہیں۔

سندھی ثقافت

perfect24u.ocm
SALE
NOT FOR SALE

perfect24u.cm

بلوچی ثقافت

بلوچی ثقافت

بلوچی ثقافت اپنی تمام تر قدیمی روایات کے ساتھ اب بھی رائج ہے۔ دیہات کی دستکاریوں اور ظروف میں بلوچی ثقافت نمایاں ہے۔ قدیم روایات سرداری نظام، شادی بیاہ اور خوشی کے مواقع کی خاص رسومات، لباس پر گلکاری، انواع و اقسام کی خاص بلوچی غذائیں اور خانہ بدوشی اس ثقافت کے بنیادی اجزاء ہیں۔

پاکستانی ثقافت کی مشترکہ خصوصیات

ہر علاقے اور قوم کے رسم و رواج دوسروں سے مختلف ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دنیا میں کئی قسم کی ثقافتیں پائی جاتی ہیں۔ یہی چیز ایک علاقے کی ثقافت کو نمایاں مقام دلاتی ہے۔ ہماری پاکستانی ثقافت میں اسلامی رنگ نمایاں ہے۔ پاکستان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اسلام نسلی برتری اور ذات پات کی بنیاد پر تقسیم کی نفی کرتا ہے۔ یہ ایک مضبوط کڑی ہے جو ہمیں بھائی چارے، محبت اور دوستی کے رشتوں میں باندھے ہوئے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں آئین پاکستان کے مطابق ہر طرح کی مراعات اور آزادی حاصل ہے۔ اتحاد و یکجہتی میں یہی طرزِ عمل معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے۔ پاکستانی ثقافت کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔

مخلوط ثقافت

پاکستانی ثقافت ایک مخلوط ثقافت ہے۔ مقامی قدیم باشندوں کے علاوہ یہاں عربی، ایرانی، آریائی،

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

افغانی، تورانی اور یونانی نسل کے لوگ آباد ہیں۔ ہر گروہ اپنے ساتھ اپنے اپنے علاقائی اور نسلی رسم و رواج، رہن سہن کے طریقے، لباس اور زبان لے کر آیا تھا۔ اس گروہی ثقافت نے دوسرے گروہوں پر اثر ڈالا۔ ان تمام ثقافتوں سے مل کر پاکستانی ثقافت وجود میں آئی۔

معاشرت

پاکستانی معاشرت بنیادی طور پر سادہ اور حیادار ہے۔ رسم و رواج سادہ ہیں۔ زیادہ تر لوگ مشترکہ خاندانی نظام کے زیر اثر زندگی گزارتے ہیں۔ بڑوں کی عزت کرتے ہیں۔ لوگوں میں رواداری اور بردباری کا جذبہ موجود ہے۔ زیادہ تر آبادی دیہات میں ہے جہاں لوگ کھیتی باڑی کر کے اور مویشی پال کر گزارہ کرتے ہیں۔ شہروں کے لوگ ملازمت اور تجارت پیشہ ہیں۔ شادی بیاہ اب بھی روایتی انداز میں ہوتے ہیں۔ مذہبی تہوار جوش اور عقیدت سے منائے جاتے ہیں۔

perfect24u.ocm

لباس

پاکستان کا قومی لباس نہایت سادہ اور باوقار ہے۔ مرد شلوار قمیض یا کرتہ اور ٹوپی یا پگڑی پہنتے ہیں۔ عورت کے لیے شلوار قمیض اور دوپٹہ عام لباس ہے۔ علاقائی لباسوں میں بھی شلوار قمیض، پگڑی اور ٹوپی بڑی حد تک قدرِ مشترک ہے۔ اس کے علاوہ ہر علاقے کا اپنا لباس ہے کڑھائی والا لباس عورتوں میں عام ہے لیکن اس کی کانٹ چھانٹ، رنگ اور ڈیزائن مخصوص ہوتے ہیں تاہم تمام تر لباس حیادار اور پردے کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔

خوراک

پاکستان میں عام لوگوں کی خوراک نہایت سادہ ہے۔ گندم کی روٹی، چاول کے ساتھ گوشت، دال،

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

سبزیوں کی ترکاری استعمال کرتے ہیں اور پینے کے لیے دودھ، لسی، چائے، قہوہ اور سادہ پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ البتہ شادی بیاہ اور دعوتوں میں پرتکلف کھانوں اور مشروبات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ علاقائی اور موسمی تغیر وتبدل کے زیر اثر مختلف علاقوں میں بعض غذائیں دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ مقبول ہیں۔ مثلاً صوبہ خیبر پختونخوا کے لوگ چونکہ سرد اور خشک علاقے میں رہتے ہیں اس لیے یہاں گوشت اور قہوہ کا بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ سندھ اور پنجاب میں دودھ، دہی، گھی، سبزیاں وغیرہ زیادہ پسند کی جاتی ہیں جبکہ بلوچستان میں دنبے کا گوشت، پھل اور خشک میوہ جات زیادہ پسند کیے جاتے ہیں۔

فنون

پاکستانیوں نے کئی فنون میں کمال حاصل کر رکھا ہے۔ دھاتوں سے مختلف قسم کے زیورات، برتن اور آلات بنانے کا فن اس خطے میں رہنے والے لوگوں نے پانچ چھ ہزار سال پہلے سیکھ لیا تھا۔ لوہے کا استعمال بعد میں شروع ہوا۔ قدیم وادی سندھ اور گندھارا تہذیب کے لوگ کانسی کو پگھلا کر ڈھلائی کے فن، پتھر تراش کر مختلف اشیا بنانے اور مہریں کندہ کرنے کے فن سے بخوبی آشنا تھے۔ اب بھی اس علاقے میں ایسے لوگ موجود ہیں جو سنگ تراشی کا کام بڑی خوبصورتی سے کر لیتے ہیں۔ لاہور، ملتان، اُچ شریف اور ٹھٹھہ کی بے شمار عمارتیں مسلمانوں کے فن تعمیر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مسلمانوں نے خطاطی اور تصویر کشی کے فن کی بھی سرپرستی کی۔ دیگر چھوٹے فنون مثلاً زیورات سازی، سکہ سازی اور قیمتی پتھروں کے زیورات بنانے میں ہمارے فنکار پیش پیش رہے ہیں۔ پشاور، ٹیکسلا، لاہور، حیدر آباد اور کراچی کے عجائب گھروں میں رکھے ہوئے زیورات اور مہریں یہاں کی قدیم تہذیب کے آئینہ دار ہیں۔

perfect24u.com

دستکاریاں

پاکستانیوں کو دستکاری کا ہنر عرصہ قدیم سے ورثے میں ملا ہے۔ پاکستان کے دستکار نہایت ماہر، تیز اور اعلیٰ ذوق

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

برتنوں پر کندہ کاری

کے حامل ہیں۔ یہاں پر دستکاریوں کا ہنر زیادہ تر نسل در نسل ایک ہی خاندان کے مختلف افراد کے ہاتھوں چلتا رہتا ہے کچھ دستکاریاں مرد اور عورتیں ایک ساتھ تیار کرتے ہیں ۔ پنجاب کا شہر گجرات مٹی کے ظروف پر گلکاری کے لیے مشہور ہے ۔ پیتل، تانبے اور کانسی کے برتنوں پر کندہ کاری کا بہترین کام اب بھی پشاور شہر میں ہوتا ہے۔ اہل پاکستان کو خوبصورت زیورات بنانے کا فن بھی ورثے میں ملا ہے۔ چاندی کے زیورات بنانے میں پشاور، ملتان، بہاولپور اور حیدر آباد کے سنار بڑے ماہر مانے جاتے ہیں۔ قالین بافی کے لیے بلوچستان اور پنجاب مشہور ہیں۔ اہل پاکستان کو کشیدہ کاری، سوزن کاری اور پیچ ورک کے ہنر بھی ورثے میں ملے ہیں۔

perfect24u.ocm

کھیل تماشے اور میلے

کھیل تماشے اور میلے پاکستانی تہذیب و ثقافت کا ایک اہم حصہ ہیں ملک کے ہر حصے میں میلے، موسموں یا فصلوں کے حساب سے یا بزرگان دین کے عرس کے موقعوں پر لگتے ہیں۔ دور دور سے لوگ خوبصورت سادہ لباس پہن کر دنیا کے غم بھول کر ان میلوں میں شرکت کرنے آتے ہیں۔ ان میلوں میں ملکی ثقافت کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ پاکستان میں منعقد ہونے والے مشہور میلوں میں ہارس اینڈ کیٹل شو لاہور ، سالانہ میلہ مویشیاں سبی (بلوچستان) اور شیندور پولو فیسٹول چترال قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ کھیلوں کے مقابلے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ نشانہ بازی، کُشتی،

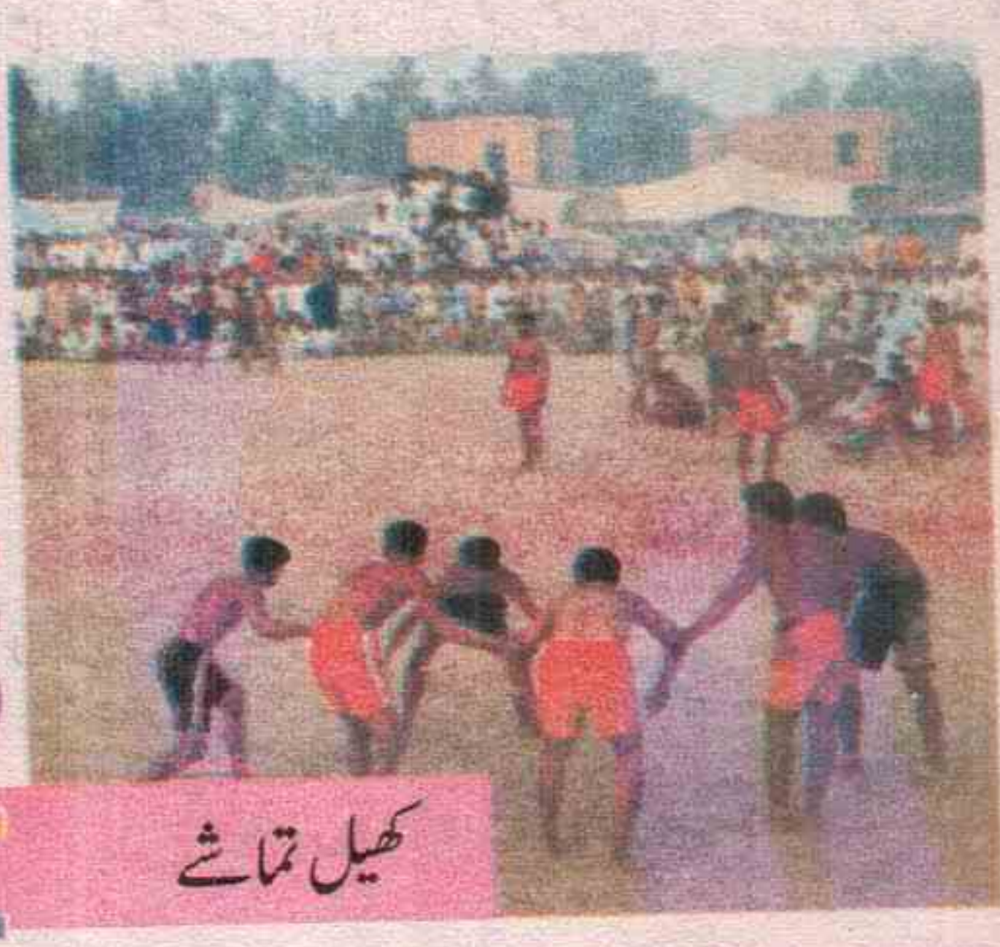

کھیل تماشے

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

کبڈی اور ملاکھڑا پاکستان کے علاقائی کھیلوں میں سے ہیں۔

شادی بیاہ کی رسمیں

شادی بیاہ کے رسموں کے سلسلے میں پاکستانی ثقافت ایک منفرد انداز رکھتی ہے۔ ان رسموں میں اسلامی رنگ صاف نظر آتا ہے۔اسلام میں شادی کا آغاز نکاح جیسی پاکیزہ رسم سے کیا جاتا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر ملک کے ہر حصے میں لوگ اپنی استطاعت کے مطابق خوشی مناتے ہیں اور دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں۔

شادی کی رسم

اسلام ہمیں شادی جیسے خوشی کے موقع پر سادگی اپنانے کا درس دیتا ہے۔لیکن پھر بھی ہمارے ہاں کئی ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں جنہیں اسلام میں پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ جیسا کہ زیادہ جہیز وغیرہ۔ لوگوں میں تعلیم اور اسلامی شعور کی وجہ سے اب انفرادی اور حکومتی سطح پر بھی کوشش کی جارہی ہے کہ ان بُری رسومات سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ جہیز کے سلسلے میں تو جہیز آرڈیننس بھی جاری کیا جاچکا ہے۔

perfect24u.cm

پیدائش اور موت کی رسمیں

پیدائش کے وقت مٹھائی وغیرہ تقسیم کر کے خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق نومولود کے کان میں اذان دی جاتی ہے تاکہ دنیا میں آتے ہی اس کے دماغ میں یہ بات بٹھا دی جائے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس خوشی کے موقع پر عزیز و اقارب مبارکباد دینے اور نومولود کے لیے تحفے تحائف لے کر جاتے ہیں۔

اگر کسی کے ہاں کوئی فوت ہوجائے تو اس صورت میں عزیز واقارب اور محلّے دار غم میں شریک ہوتے

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

ہیں اور اس موقع پر تجہیز و تدفین کے لئے آنے والے لوگوں کے لیے کھانے پینے کا انتظام بھی عزیز و اقارب کرتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کا آپس میں تعلق بڑھتا ہے اور معاشرے میں بھائی چارے اور تعاون کو فروغ ملتا ہے۔

پاکستانی زبانیں

زبان کے ذریعے ہم اپنے خیالات اور احساسات کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے خیالات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ مختلف آوازوں نے مل کر مختلف الفاظ کا روپ دھارا ہے۔ ان الفاظ سے زبانیں وجود میں آئیں۔ ہر زبان ایک طویل شعوری اور لاشعوری کوششوں کے بعد وجود میں آئی ہے۔

اردو

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے۔ جسکے معنی لشکر کے ہیں مسلمانوں کی حکومت جب برصغیر جنوبی ایشیا میں قائم ہوئی تو اس کے کارندوں میں مختلف علاقوں کے لوگ جن میں عرب، ایرانی، ترک، ہندوستانی، پنجابی، پختون، بنگالی، بلوچی، اور سندھی وغیرہ، شامل تھے۔ یہ تمام لوگ مختلف زبانیں بولتے تھے۔ ان کے میل جول سے ایک نئی زبان اُردو وجود میں آئی۔

اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ یہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں بولی جاتی ہے۔ اردو زبان میں کافی لچک ہے۔ مقامی زبانوں کے بہت سے الفاظ اس میں شامل ہو رہے ہیں اور اردو کا بھی ان مقامی زبانوں پر بڑا گہرا اثر ہے۔

اردو نے برصغیر کے مسلمانوں کی اسلامی روایات کی ترجمانی کرنے اور تحریک پاکستان کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ موجودہ دور میں اردو زبان کافی ترقی کر رہی ہے۔ ''انجمن ترقی اردو''، ''اُردو سائنس بورڈ'' اور ''اِدارہ فروغِ قومی زبان'' نے سائنسی علوم و فنون، تاریخ، اقتصادیات اور بین الاقوامی تعلقات پر

SALE
NOT FOR

perfect24u.cm

کتب تصنیف اور ترجمہ کی ہیں۔ اردو کا رسم الخط علاقائی زبانون سے ملتا جلتا ہے۔ فارسی ،عربی اور علاقائی زبانیں اردو کی بنیاد ہیں۔ اس لیے ان زبانوں میں بہت سی قدریں اور روایات مشترک ہیں۔ اردو زبان رابطے کے ساتھ ساتھ قومی تشخص کی علامت بھی ہے۔

پشتو

پشتو ایک قدیم زبان ہے۔ یہ زبان صوبہ خیبر پختونخوا کے زیادہ تر علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ خیبر پختونخوا کے علاوہ بلوچستان کے کافی علاقوں، پنجاب کے ضلع میانوالی اور اٹک کے کچھ حصوں میں بھی بولی جاتی ہے۔ پشتو زبان پر فارسی کا بڑا گہرا اثر ہے۔ اس کا رسم الخط عربی جیسا ہے۔ پشتو زبان میں پہلی نظم امیر کروڑ نے آٹھویں صدی عیسوی میں لکھی ۔ تیرہویں صدی عیسوی میں سلمان ماکو نے کتاب "تاریخ الاولیاء" لکھی۔ ان کے علاوہ بھی پشتو ادب میں بہت مشہور شخصیات گزری ہیں۔ جن میں بایزید انصاری (پیر روخان)، خوشحال خان خٹک ،رحمان بابا اور حمزہ شنواری شامل ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد ناول، ڈرامے، تنقیدی ادب، تاریخ، افسانہ، آزاد نظم وغیرہ پر پشتو میں کافی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ پشتو اکیڈمی پشتو زبان کے فروغ میں بہت اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

perfect24u.ocm

پنجابی

پنجابی زبان اپنی اصل شکل میں پنجاب کے شمالی اضلاع میں بولی جاتی ہے۔ پنجابی ادب میں دو ہے اور بابا فرید گنج کے نکتہ آفرین اشعار مشہور ہیں۔ اس کے بعد مشہور رومانی داستان مرزا صاحباں لکھی گئی۔ اس زبان کے مشہور شعراء میں بابا فرید، بلّھے شاہ ، سلطان باہو، وارث شاہ شامل ہیں۔ سلطان باہو نے پنجابی میں عارفانہ کلام سترہویں صدی میں لکھا۔ اس کے بعد وارث شاہ نے ہیر رانجھا کو مثنوی کی شکل میں لکھا۔ ان بزرگوں کے کلام کی وجہ سے اس زبان نے خاص ترقی حاصل کی۔

سندھی

سندھی کی بنیاد سنسکرت یا پراکرت سے ہے جو آریائی دور میں سندھ کے علاقے میں بولی جاتی تھی۔ مسلمانوں کی سندھ میں آمد کے بعد سندھی میں عربی کا ایک بڑا ذخیرہ الفاظ شامل ہوگیا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

سندھی زبان کو ترقی دینے والوں میں شاہ عبداللطیف بھٹائی ، سچل سرمست اور عبدالقادر بیدل سرفہرست ہیں۔ سندھی میں ناول نویسی کی بنیاد مرزا قلیچ بیگ (1929ء— 1853ء) نے رکھی اور کئی مغربی ادبی شاہکاروں کا سندھی زبان میں ترجمہ کیا۔

بلوچی

صوبہ بلوچستان کے ان علاقوں میں بلوچی زبان بولی جاتی ہے جہاں بلوچ آباد ہیں۔ اس کے علاوہ بلوچی میدانی بلوچستان، ڈیرہ اسماعیل خان، ڈیرہ غازی خان اور سندھ کے بعض علاقوں میں بھی بولی جاتی ہے۔ اس زبان پر فارسی زبان کا گہرا اثر ہے۔ اس زبان میں زیادہ تر رزمیہ نظمیں ملتی ہیں جن میں قبائلی بہادروں کے کارنامے اور مسلمان سرفروشوں کی داستانیں بیان کی گئی ہیں۔ بلوچی زبان کا شمار مشہور علاقائی زبانوں میں ہوتا ہے اور رسم الخط پشتو زبان کی طرز پر ہے۔ بلوچی نے تحریری زبان کا درجہ یہیں سے حاصل کیا ہے اور اب ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ مست توکلی اور ملا فاضل بلوچی کے مشہور شعرا ہیں۔

perfect24u.ocm

براہوی

براہوی زبان وادی سندھ کی قدیم زبانوں میں سے ہے۔ اس زبان کے بولنے والے چونکہ کسی خاص مقام میں مستقل طور پر رہائش پذیر نہیں تھے بلکہ نقل مکانی کیا کرتے تھے اس لیے اس پر مختلف مقامی زبانوں کا گہرا اثر ہے۔ وسطی سندھ کے مشرقی اضلاع، جنوبی پنجاب اور جنوبی بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں براہوی زبان بولی جاتی ہے لیکن ہر جگہ میں اس پر مقامی زبانوں کے لب ولہجے کا اثر غالب ہے۔ پاکستان بننے کے بعد براہوی زبان نے کافی ترقی کی ۔ کلام پاک کے ترجمے کے علاوہ بہت سے مذہبی ، علمی اور ادبی موضوعات پر بھی براہوی زبان میں کافی کام ہوا ہے۔ ملک داد براہوی زبان کا ممتاز شاعر سمجھا جاتا ہے۔

ہندکو

ہندکو صوبہ خیبر پختونخوا کے وسیع علاقہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق یہ زبان آریاؤں کی آمد سے پہلے بولی جاتی تھی۔ اس زمانے کی مشہور زبانوں منڈا اور دراوڑی میں ہندکو کے

SALE
NOT FOR SALE

perfect24u.cm

نقوش ملتے ہیں۔اس کے علاوہ یہ زبان دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر آباد لوگ بھی بولتے اور سمجھتے ہیں۔

دو ہزار سال پہلے کا ایک کتبہ ٹیکسلا سے ملا ہے جس کی زبان آج کی ہندکو سے مشابہ ہے۔ ہندکو کے علاوہ خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں میں سرائیکی، چترالی، کوہستانی اور گوجری بھی بولی جاتی ہے۔

کشمیری

کشمیری زبان آزاد کشمیر کے بعض علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ یہ زبان زیادہ تر وہ لوگ بولتے ہیں جو مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہوئے۔ کشمیری زبان کے مشہور شعراء میں حبہ خاتون، محمود گامی، ارمنی لعل شامل ہیں۔

سرائیکی

پنجاب سے جب سندھ کی طرف جائیں تو زبان یک دم پنجابی سے سندھی نہیں ہوجاتی ہے بلکہ یہ تبدیلی رفتہ رفتہ سرائیکی کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔ یہ بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، جنوبی پنجاب، صوبہ سندھ کے شمالی علاقوں اور صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں بولی جاتی ہے۔ سندھی اور پنجابی زبان کے شاعروں نے سرائیکی زبان میں لکھا ہے۔ خواجہ فرید اس زبان کے مشہور شاعر تھے۔ سندھی شاعر سچل سرمست نے بھی سرائیکی زبان میں بہت کچھ لکھا ہے۔ مشہور گلوکارہ شازیہ خشک، عابدہ پروین کے علاوہ گلوکار عطاء اللہ عیسیٰ خیلوی نے سرائیکی زبان کی خوب تشہیر کی ہے۔

perfect24u.ocm

تخلیق پاکستان میں اقلیتوں کا کردار

قائداعظم محمد علی جناح سیاست میں رواداری کے علمبردار تھے۔ اس لئے تحریک پاکستان میں غیر مسلموں نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ اقلیتوں کے بارے میں قائداعظم محمد علی جناح کی بصیرت پاکستان کے مستقبل کی آئین ساز اسمبلی کے خطاب کے دوران عیاں ہوئی۔ آپ نے فرمایا "تم اپنی مسجدوں، مندروں اور گرجوں وغیرہ میں عبادت کرنے میں آزاد ہو۔ تمہارا تعلق چاہے کسی مذہب، نسل یا عقیدہ سے ہو۔ ریاست پاکستان کا اس سے کوئی سروکار نہیں ہے"۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

مشقی سوالات

1- مندرجہ ذیل میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) 1951ء میں پاکستان کی آبادی کتنے ملین تھی؟

(ا) 28 (ب) 30 (ج) 33 (د) 35

(ii) پاکستانی آبادی کا کتنے فیصد دیہاتوں میں آباد ہے؟

(ا) 63.66 (ب) 68.5 (ج) 70 (د) 75

(iii) پانچ دریاؤں کی سرزمین کسے کہتے ہیں؟

(ا) سندھ (ب) خیبر پختونخوا (ج) بلوچستان (د) پنجاب

(iv) پاکستان کی کل آبادی کا کتنے فیصد شہروں میں آباد ہے؟

(ا) 25 (ب) 28.5 (ج) 36.33 (د) 34

perfect24u.com

(v) امیر کروڑ کون سی زبان کے شاعر تھے؟

(ا) پشتو (ب) سندھی (ج) پنجابی (د) سرائیکی

(vi) اردو کون سی زبان کا لفظ ہے؟

(ا) فارسی (ب) ترکی (ج) عربی (د) ایرانی

(vii) سندھی زبان میں ناول نویسی کی بنیاد کس نے رکھی؟

(ا) سچل سرمست (ب) عبدالقادر بیدل

(ج) مرزا قلیچ بیگ (د) شاہ عبداللطیف بھٹائی

(viii) پاکستان کی آبادی میں سالانہ اضافہ کی شرح کتنے فیصد ہے؟

(ا) 1.9 (ب) 2.8 (ج) 3.4 (د) 4

(ix) پاکستان میں اوسط متوقع عمر کتنے سال ہے؟

(ا) 66 (ب) 69 (ج) 70 (د) 64

SALE
NOT FOR SALE

perfect24u.cm

2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(i) پاکستان میں شہروں اور دیہاتوں کی آبادی کا تناسب کیا ہے؟

(ii) پاکستان کی آبادی کی جنسی لحاظ سے تقسیم بیان کریں۔

(iii) پنجابی ثقافت پر نوٹ لکھیں؟

(iv) سندھی ثقافت سے کیا مراد ہے؟

(v) پاکستانی فنون کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(vi) مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔ (ا) لباس (ب) شادی بیاہ کی رسمیں

(vii) اُردو زبان پر نوٹ لکھیں۔

(viii) ہندکو زبان کی تاریخ بیان کریں۔

(ix) آبادی میں اضافہ صحت کی سہولیات پر کیسے اثر انداز ہو رہا ہے؟

3۔ مندرجہ ذیں کے مفصل جوابات دیں۔

(i) پاکستان کی قومی زبان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں نیز پاکستان کی علاقائی زبانوں پر نوٹ لکھیں۔

perfect24u.ocm

(ii) پاکستانی معاشرے اور ثقافت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

(iii) پاکستان کی آبادی کی افزائش اور تقسیم پر بحث کریں۔

(iv) شرح خواندگی سے کیا مراد ہے؟ پاکستان میں خواندگی کی شرح کو بیان کریں۔

سرگرمی:

- آبادی میں اضافے سے عام آدمی کی زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات کے موضوع پر طلبا و طالبات کے مابین مباحثہ کرائیں۔
- پاکستانی ثقافت کی چیدہ چیدہ خصوصیات چارٹ پر درج کر کے کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- پاکستان کے علاقائی لباسوں کی تصاویر کے حوالے سے چارٹ بنوائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.cm

مصنفین

مس ثانیہ مراد (ایم اے پاکستان سٹڈیز)

مس ثانیہ مراد نے پشاور یونیورسٹی سے پاکستان سٹڈیز میں ایم۔اے کیا ہے اور آج کل اسلامیہ کالج اینڈ یونیورسٹی پشاور سے ایم۔فل کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ خیبر پختونخواہ ٹیکسٹ بک بورڈ کے کئی کتابوں کی مصنفہ بھی ہیں اور نصابی کتب کی تیاری، نظر ثانی اور ایڈیٹنگ کی کئی ورکشاپوں میں حصہ لے چکی ہیں۔

perfect24u.ocm

مس آسماء خاتون (ایم اے بی ایڈ)

مس آسماء خاتون ایک سرگرم ماہر تعلیم ہیں جو پچھلے کئی سالوں سے گورنمنٹ سکولوں میں پڑھاتی آ رہی ہے۔ اس کے علاوہ وہ خیبر پختونخواہ ٹیکسٹ بک بورڈ کے کئی کتابوں کی مصنفہ بھی ہیں۔
وہ سکول کے ہر نصابی اور ہم نصابی سرگرمی میں حصہ لیتی رہی ہیں۔ وہ نصابی کتب کی تیاری، نظر ثانی اور ایڈیٹنگ کے کئی ورکشاپوں میں حصہ لے چکی ہیں۔

NOT FOR SALE